# تاریخِ بلوچ و بلوچستان

جلد دوئم

تصنیف

میر نصیر خان احمد زئی
(کمبرانی)

بلوچی اکیڈمی
مکران ہاؤس۔ کوئٹہ

۱۹۸۶ء

# تاریخِ بلوچ و بلوچستان

## جلد دویم

Balochi Academy Quetta
ACC NO. 161/4
LIBRARY

تصنیف

میر نصیر خان احمد زئی (کمبرانی)، بلوچ۔ بی۔ اے

سابق وزیر دربار ریاست عالیہ قلات بلوچستان
سابق ڈپٹی کمشنر بلوچستان اسٹیٹس یونین
سابق چیرمین ٹیکسٹ بک بورڈ صوبہ بلوچستان
سابق چیرمین انٹرمیڈیٹ بورڈ صوبہ بلوچستان

نشیمن ڈاکر
ناشاد بکس 65 ریگل پلازہ
جناح روڈ کوئٹہ فون نمبر 837996

« جملہ حقوق محفوظ »

طباعتِ اوّل : ——— اپریل ۱۹۸۹ء

طابع : ——— بلوچی اکیڈمی

مطبع : ——— یونائیٹڈ پرنٹرز کوئٹہ

قیمت ——— [redacted]/= 150/- روپے

CHAIRMAN
Balochi Academy
Saryab Road Quetta.

Balochi Academy Quetta
Acc.No. 162
LIBRARY

# اِنتساب

حضرت امیر کمبر میروانی بلوچ

کے نام

جن کی تدبر و فراست نے بلوچوں کی

## چوتھی

حکومت کو بامِ عروج پر پہنچایا۔

(سن ۱۳۴۰ء سے سن ۱۳۶۰ء)

# فہرست مضامین


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| | سرنامہ کتاب نام مصنف | ۷۸۶ |
| ۱ | انتساب | ک |
| ۲ | دیباچہ | |
| ۳ | باب اول ۔ بلوچستان پر یونانی قبضہ | ۱ |
| ۴ | باب دویم ۔ آشکانی خاندان کے برسر اقتدار آنے کا سبب | ۲۳ |
| ۵ | باب سویم ۔ اکراد بلوچ کی اپنے آبائی وطن کو منتقلی | ۴۱ |
| ۶ | باب چہارم ۔ سیت یا ساکا کون تھے ۔ | ۶۰ |
| ۷ | باب پنجم ۔ کوشانیوں کی وجہ تسمیہ ۔ | ۸۲ |
| ۸ | باب ششم ۔ ساسانی کون تھے ۔ | ۱۰۵ |
| ۹ | باب ہفتم ۔ قبائل ہیتال کا خروج | ۱۳۲ |
| ۱۰ | باب ہشتم ۔ ولادت سعید حضرت محمد مصطفےٰ پیغمبر اسلام | ۱۵۳ |
| ۱۱ | باب نہم ۔ توران و مکران سندھ کے زیر نگیں ۔ | ۱۷۴ |
| ۱۲ | باب دہم ۔ بلوچستان کا اسلامی سلطنت کے زیر نگیں آنا | ۲۱۴ |

# فہرست مضامین



| صفحہ | مضمون | نمبر شمار |
|---|---|---|
| ۲۳۶ | باب یازدھم۔ اکراد بلوچ قوم پر ایک اجمالی نظر۔ | ۱۳ |
| ۲۵۵ | کتابیات | ۱۴ |

# دیباچہ

قارئین گرامی کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ یہ بلوچ اور بلوچستان کی تاریخ کی دوسری جلد ہے۔ جو پہلی جلد کے تاریخی واقعات کی تسلسل ہے۔ جب کہ سکندر اعظم یونان کی ریاست مقدونیہ کے بادشاہ نے وسطی ایشیا کے کئی ایک مملکتوں کو روندتا ہوا وسطی ایشیا کے عظیم سلطنت مادستان (موجودہ ایران) پر ۳۳۰ ق م میں، ہنخامنشی خاندان کے آخری تاجدار دارا سوئم کو شکست دے کر قابض ہو گیا تو اس فتح کے بعد موجودہ ایران، افغانستان بلوچستان پر یونانی

بالا دستی قائم ہو گئی۔ اس فتح کے بعد سکندر نے ہندوستان کا رُخ کیا۔ پنجاب اور سندھ کے کچھ حصے فتح کیئے۔ اسکی فوج آگے جانے سے انکار کر دیا۔ جسکے نتیجے میں سکندر کو ہندوستان سے واپس لوٹنا پڑا۔ جب وہ عراق عرب میں بابل کے مقام پر پہنچا۔ تو اُسکا عین عالم شباب میں انتقال ہوا۔ چونکہ سکندر جوانی میں فوت ہوا۔ اُسکا اپنا کوئی جائز وارث نہ تھا۔ اس لیئے اسکے سپہ سالار اُسکی وسیع سلطنت کے بٹوارے پر آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ آخر کار اُس کے تین کامیاب سپہ سالاروں نے اُس کے سلطنت کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ اُسکی مشرقی سلطنت یعنی موجودہ ایران۔ افغانستان اور بلوچستان اُس کے مشہور سپہ سالار سیلوکس کے حصہ میں آئی۔ ۳۰۵ ق۔م میں سیلوکس بغیر سوچے سمجھے ہندوستان پر دوبارہ حملہ کیا۔ مگر ہندوستان کے بادشاہ چندر گپت موریا نے اُسے شکست دی۔ اور وہ صلح کی درخواست کی۔ موجودہ مشرقی افغانستان اور بلوچستان سے سیلوکس دست بردار ہوا۔ اور ان علاقوں کو تاوان جنگ میں ہندوستان کے بادشاہ کو دیا۔ اس سیاسی تبدیلی کی وجہ سے بلوچستان کے خطہ توران کے

اکراد براہوئی اور خطہ مکران کے اکراد۔ آدرگانی بلوچوں کی سیاسی حالات مزید ابتر ہوئے۔ اکراد بلوچ یونانیوں کی وجہ سے نڈھال ہو چکے تھے۔ اب ان پر ایک اور مصیبت نازل ہوگئی۔ یعنی ہندوستان کے بادشاہ چندر گپت موریا کی افواج سے مقابلہ کرنا۔ کیونکہ قدیم دور میں مملکتوں کا یہ دستور تھا۔ کہ نئے مقبوضہ علاقوں میں اپنی ہم نسل لوگوں کو آباد کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ سندھ کے قبائل۔ جنہیں بلوچی اصطلاح میں جدگال کہا جاتا ہے۔ جنکو اس دور میں ہندی حکومت کی پشت پناہی بھی حاصل تھی۔ ٹڈی دل کی طرح بلوچستان (خطہ توران و مکران) پر یلغار کی۔ اس موقع پر اکراد بلوچ نے اپنی روایتی جرأت اور مردانگی سے کام لیتے ہوئے۔ جدگالوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ چونکہ جدگال تازہ دم تھے۔ اور تعداد میں بھی بہت زیادہ تھے۔ اسلئے وہ سارا خطہ مکران اور خطہ توران کی جنوبی حصہ ارمابیل اور وسطی حصہ غزدار پر قابض ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ چنانچہ خطہ مکران کے اکراد بلوچ اور گانی۔ مالی۔ کرمانی اور خطہ توران کے اکراد بلوچ۔ براہوئی شمال توران کے علاقہ کیکانان میں جمع ہوگئے جو اب تک اُن کے قبضہ میں تھا۔ یہاں سے انہوں نے جنوب کے

طرف مقام سہر آباد ان (موجودہ سوراب) کے مقام پر جدگالوں کے چھاؤنی پر حملہ بول دیا۔ اس لڑائی میں جدگالوں کو شکست فاش ہوئی۔ اس کامیابی سے جدگالوں کی پیش قدمی رک گئی۔ اور فریقین نے وادی سہر آباد ان (سوراب) کو خطہ جدگال اور کردگال اکراد بلوچ کے درمیان حدفاصل قرار دیا۔ گویا توران کا شمالی خطہ جسے کیکانان کہا جاتا تھا۔ اکراد بلوچ کے قبضے میں رہا۔ اس چھوٹے خطے کو اکراد بلوچ دشمنوں کی یلغار سے محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی سیاسی بصیرت سے کام لیتے ہوئے۔ علاقہ کیکانان کا الحاق حکومت زابلستان سے کیا جس پر اکراد بلوچ کے ہم نسل اکراد زنگنہ حکومت کر رہے تھے۔ اس نے سیاسی حالات میں۔ اکراد بلوچ نے اپنی قبائلی تنظیم نو کا احیا کیا۔ تاکہ ان کے جنگجویانہ عزائم اور ولولوں کو زک نہ پہنچے۔ اسطرح انہوں نے اپنے ایک کنفیڈریسی کو مستحکم بنیادوں پر تشکیل دی۔ اکراد بلوچ سیاست کے میدان میں دوبارہ ایک طاقتور وحدت کی صورت میں ابھر آئی۔ اسطرح اُنکی اہمیت اندرون ملک اور بیرون ملک بڑھ گئی۔ بعد کے ادوار میں ہر حکمران

اُنہیں اپنے حلیف بنانے میں کوشاں رہتا تھا۔ آخرکار ۲۴۷ء ق.م میں اہلِ مادستان (موجودہ ایران) نے یونانیوں کی خارجی حکومت کی جوا اتار کر پھینک دیا۔ آمیر آشک خراسان (پارتیا) کے آمیر نے خراسان میں اپنے حکومت کا اعلان کرکے۔ آشکانی خاندان کی حکمران کی بنیاد مادستان میں ڈالی۔ اور مادستان کے مملکت کو یونانی غلامی سے آزادی دلادی۔ اس دور میں اکراد بلوچ نے آشکانی حکمرانوں کی بھرپور امداد کی۔ اور ۱۷۱ء ق.م میں اکراد بلوچ نے مہرداد پنجم آشکانی بادشاہ کے ساتھ مل کر۔ اپنے آبائی وطن مکران۔ وسطی اور جنوبی توران کو۔ چندرگپت موریا بادشاہ ہند کے دور کے جدگال قبائل کے تسلط سے آزاد کرا لیا۔ اور کوئی ڈیڑھ سو سال بعد۔ تیسری مرتبہ بلوچستان میں خطہ توران اور خطہ مکران میں۔ اپنی امارتوں کو دوبارہ قائم کیا۔ انہی ادوار میں ساکا قبائل کا خروج جنوب کے طرف مرکزی ایشیا سے شروع ہوا۔ اُنکے آمد کے سیلاب کو روکنے کے لیے اکراد بلوچ نے آشکانی حکمرانوں کی دل کھول کر کمک کی۔ بعد میں کچھ عرصہ سکون رہا۔ اور پھر ۴۸ء میں ایک اور قوم جسے کوشانی کہتے تھے۔ کا خروج

بطرف جنوب شروع ہوا۔ یہ ترک قوم کا ایک طائفہ
تھا۔ جنہوں نے باختر کابلستان ۔ ۲۰ راسوشیا میں اپنی حکومت
قائم کر لی اور اکراد بلوچ کی وحدت کو ل فتور پا کر اپنا
حلیف بنایا۔ ۲۲۶ء میں سلطنت ساسان۔ جو اب سلطنت
فارس کے نام سے شہرت پا چکا تھا۔ ساسانی خاندان کا
ایک فرد اردشیر نے اشکانی خاندانی کی آخری حکمران
اردوان پنجم کو شکست دے کر۔ فارس کی سلطنت پر
ساسانی خاندان کی حکمرانی کی بنیاد رکھی۔ جب اردشیر کے
بعد اسکا بیٹا شاہ پور تخت نشین ہوا۔ تو ایک شخص
جس کا نام مانی تھا۔ ہمدان کا باشندہ تھا۔ نے پیغمبری کا
اعلان کیا۔ درحقیقت وہ دین زردشت کی مذہب کی
تجدید کرنا چاہتا تھا۔ وہ تمام غیر مذہبی رسومات سے اس
مذہب کو پاک کرنا چاہتا تھا۔ اسلئے اسکے اس سادہ مذہب
کو زیادہ شہرت حاصل ہو گئی۔ اکراد بلوچ نے مانی مذہب
کو لبیک کہا۔ بعد میں بہرام اول حکمران فارس نے مانی کو بے
دین قرار دیکر قتل کر دیا۔ مانی کے قتل کے دو صدی بعد
مزدک کا خروج ہوا۔ مزدک مانی کے مذہب کا احیا کرنا
چاہتا تھا۔ وہ دنیا کے مادی اشیا کی مساوی تقسیم کا
قائل تھا۔ جس کا پرچار دو سو سال پہلے مانی کر چکا تھا۔

مزدک صاحب علم اور دانشمند شخص تھا۔ اُس کی معقولیت فضیلت اور خوش گفتاری کے سبب لوگ انبوہ در انبوہ اُس کے دین میں شامل ہو گئے۔ اس دور میں کباد ساسانی فارس کا حکمران تھا۔ اُس نے مزدک کو گرفتار کر لیا۔ اس خیال سے کہ شاید وہ اپنے گمراہی سے تائب ہو جائے۔ مگر وہ قید سے فرار ہوا۔ اور کباد اول کے بعد اُس کا بیٹا انوشیروان تخت نشین ہوا۔ جسے اکثر بیشتر تاریخی کتابوں میں عادل کا خطاب دیا گیا ہے۔ اسی عادل حکمران نے مزدک کو گرفتار کروا کر قتل کر دیا۔ اور اس کے تقریباً دس لاکھ پیروکاروں کو بے دریغ تہہ تیغ کیا۔ جسمیں اکراد بلوچ بھی شامل تھے۔ جس کا نامور فارس کا قومی شاعر فردوسی نے نہایت فخریہ انداز میں تذکرہ شاہ نامہ میں کیا۔ مگر انوشیروان کے اس ظالمانہ حرکت نے اکراد بلوچ کو راہ حق سے نہیں ہٹا سکا۔ اور انہوں نے اس بے پناہ مظالم کے باوجود حق کو باطل قرار نہیں دیا۔ اور انہی کے دورِ حکمرانی میں ۵۷۱ء میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ولادت مسعود ہوا۔ انوشیروان کے وفات کے بعد اُسکا بیٹا ہرمز چہارم تخت پر بیٹھا۔ اس کے دورِ حکمرانی میں فارس میں طوائف الملوکی کا دور شروع ہوا۔ جس سے سندھ کے حکمران رائے خاندان نے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ بلوچستان

اخطہ توران و مکران) پر قبضہ کیا ۔ یہ سیاسی تبدیلی اکراد بلوچ کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوا ۔ انہیں ساسانیوں کے ظلم و جبر سے نجات مل گئی ۔ رائے خاندان نے جونا قبیلہ کے سردار سیوا سمرا کو بلوچستان کی حکومت تفویض کر دی ۔ اور وہ توران کے دارالخلافہ کیکانان پہنچ کر حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی ۔ ۶۱۰ء میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان کر دیا ۔ اور اُن کی حین حیات میں جزیرۃ العرب کے تمام عرب قبائل نے اسلامی مذہب کو قبول کر کے اسلامی مملکت کو جنم دیا ۔ ۶۳۲ء میں آنحضرت کا وصال ہوا ۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ۔ اُن کے پہلے جانشین بنے ۔ کوئی ڈھائی سال بعد حضرت صدیق رحلت کر گئے ۔ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اُن کے جانشین ہوئے ۔ اِس دور میں فارس کے حکمران ساسانی خاندان کا آخری بادشاہ یزدگرد سوئم نے جنگی تیاری کر کے مسلمانوں سے لڑائی کی ابتدا کی مگر ہر محاذ پر اُسے اسلامی افواج نے شکست دی ۔ اور فارس پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا ۔ اور بلوچستان کا خطہ مکران بھی حضرت فاروق کے دور خلافت میں فتح ہوا ۔ چنانچہ اکراد بلوچ نے فراست سے کام لیتے ہوئے ۔ فارس کے جنوب مشرقی اسلامی افواج کے ہائی کمان حضرت

ابو موسیٰ اشعری کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، خلیفہ اسلام نے اکراد بلوچ کی سب شرائط مان لئے۔ چنانچہ بعد کے ادوار میں اکراد بلوچ ہر محاذ پر مسلمانوں کے دوش بدوش لڑتے رہے۔ لہٰذا ان تاریخی حالات کے تذکرہ کے بعد اکراد بلوچ کی چند قومی خصوصیات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے عقائد پر راسخ رہے ہیں۔ کہ اس طویل تاریخی دور میں ان کو کئی ایک ناسازگار نشیب و فراز سے دوچار ہونا پڑا۔ مگر ان کے جنگی عزم و ولولہ میں کوئی کمی نہیں آئی۔ بلکہ اُسی طرح وہ اُس عزم کے ساتھ آگے بڑھتے گئے۔ دویم کہ انہوں نے مذہبی عقاید بار بار نہیں بدلے۔ اگرچہ اسلام سے پہلے وہ زردشت مذہب کے پیروکار تھے۔ تو آخیر دم تک اُسی پر قائم رہے۔ نہ بدھ مت نہ جین مت۔ اور نہ ہی ہندو مت نے اُن کو متاثر کیا۔ اگر اُنہوں نے مانی اور مزدک کے مذہب کو اختیار۔ تو در اصل یہ مذہب زردشت کے مذہب سے کوئی جدا مذہب نہ تھا۔ بلکہ مانی اور مزدک زردشت کے مذہب کو اُس کے ابتدائی اصل حالت میں۔ بعد کے آلائشوں سے پاک صورت میں چاہتے تھے۔ جب طلوع اسلام ہوا تو اکراد بلوچ کا تعلق اسلامی دنیا سے پیدا ہوا۔ اُنہوں نے اس مذہب کو اُس کی خوبیوں کی

وجہ ہے زردشتی مذہب پر ترجیح دی۔ اور بلوچ قوم بحیثیت قوم مشرف بہ اسلام ہوا۔ تیسرا یہ کہ اکراد بلوچ کسی تاریخی دور میں بھی حق بات کہنے سے گریز نہیں کیا۔ اگرچہ انہیں کافی نقصان بھی اٹھانی پڑی۔ چوتھا اکراد بلوچ۔ ہمیشہ حق کے پرچار کرنے والے گروہوں اور جماعتوں کے ساتھ دیا۔ اور ہمیشہ حق کی بات کی۔ جو گذشتہ تاریخی ادوار انکے اس خصوصیت کی آئینہ دار ہے۔ پانچواں اکراد بلوچ اپنی قومی شیوہ کے مطابق للکارے بغیر کبھی بھی دشمن پر حملہ نہیں کیا۔ چھٹا بھاگتے دشمن کا کبھی بھی تعاقب نہ کیا۔ اور نہ ہی اُسے مارا۔ ساتواں اپنی باہوٹ کا ہمیشہ حفاظت کیا۔ خواہ اُسکا جان و مال کیوں ضائع نہ ہو۔ آٹھواں ہمیشہ اپنے قول کی پابندی کرتے رہے ہیں۔ نواں انہوں نے اپنے خون کا انتقام لے لیتا۔ خواہ اس میں صدیاں کیوں نہ گذر جائیں۔ دسواں۔ اپنی بیوی۔ بیٹی اور بہنوں کی عزت و ناموس کی خاطر کٹ مرنا۔ گیارواں اپنی سرزمین کی حفاظت اپنے خون سے کرنا۔

لہٰذا ان تاریخی شواہد کے بیان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اکراد بلوچ نے وقت آنے پر یکساں طور پر اپنی کوڈ آف آنر یعنی بلوچی ننگ داری پر عملدرآمد کرتے ہوئے۔ اُس کی ہمیشہ حفاظت کی ہے۔ قارئین کا دعاگو۔

آغا نصیر خان (احمدزئی کمبرانی) بلوچ
۱۸۔ سریاب روڈ۔ کوئٹہ

# باب اوّل

## بلوچستان پر یونانی قبضہ

۲

سکندر یونان کے مقدونیہ کا بادشاہ مشرق میں کافی علاقے فتح کرتا ہوا پنجاب پہنچا تو اسکی افواج نے آگے جانے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ ۳۲۵ سنہ ق۔م۔ میں اُسے مجبوراً واپس لوٹنا پڑا۔ وہ پنجاب سے سندھ پہنچا۔ اور یہاں اُس نے اپنی افواج کو دو حصّوں میں تقسیم کر کے۔ ایک حصے کو بذریعہ بحری راستہ روانہ کیا۔ اور دوسرے حصے کو اپنی سربراہی میں لیکر خشکی کے راستے سے روانہ ہوا۔ اور یہ راستہ بلوچستان کے جنوبی حصے سے گزر کر ایران جاتا تھا۔ چنانچہ وہ موجودہ بلوچستان کے خطہ توران اور مکران سے گزر کر فارس پہنچا۔ جنوبی بلوچستان سے گزرتے وقت اسکی افواج کی۔ کئی ایک مقامات پر اکراد۔ بلوچ کے قبائلی لشکر سے مڈ بھیڑ ہوئی۔ سب سے بڑا لڑائی موجودہ ضلع لسبیلہ کے ساحلی مقام کو کالا (راس کچاری) کی وادی میں ہوئی۔ سکندر کے یونانی سپہ سالار۔ لیوناتوس۔ نے ایک خونریز جنگ میں۔ اکراد بلوچ کے قبائلی لشکر کو۔ جو براخوئی اور گانی۔ ماملی۔ کرمانی قبائلی پر مشتمل تھا۔ شکست دی اور مکران اور توران پر قبضہ کر لیا۔ سکندر کے ہمرکاب مورخین نے ان دونوں علاقوں کو گوروسیا کے نام سے منسوب کر کے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ گو کہ مکران کا قدیم نام اب تک اس خطہ پر چسپان ہے۔ اور آج تک مکران

کہلاتا ہے۔

اگرچہ یونانی مؤرخین نے گدروسیا کے ایک خطہ کا نام ماکا۔ بھی بیان کیا ہے۔ جو غالباً مکران کے خطے سے ہوگی۔ البتہ توران کے متعلق وضاحت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ خطہ بوقت موجودہ اپنے اس قدیم نام سے موسوم نہیں ہے۔ بلکہ بلوچستان کا یہ وسطی پہاڑی خطہ سطح مرتفع قلات کے نام سے معروف ہے۔ جو تین خطوں۔ سراوان۔ جھالاوان اور لسبیلہ پر مشتمل ہے۔

سکندر ۳۲۳ ق۔م۔ میں بابل پہنچ کر بیمار ہوا۔ اور داعی اجل کو لبیک کہا۔ اُسکے مرنے کے بعد۔ اسکی جانشینی پر اسکے سپہ سالاروں کے درمیان ایک طویل کشمکش شروع ہوگئی۔ جو ۳۲۳ ق۔م۔ سے لیکر ۳۰۵ ق۔م۔ تک جاری رہی۔ گویا اُسکے سپہ سالار پورے اٹھارہ سال تک آپس میں دست و گریبان رہے۔ ان میں قابلِ ذکر سپہ سالار یہ ہیں۔ پیری ڈکاس۔ اینٹی پیٹر۔ اینٹی گونس۔ کریٹی رس۔ بطلیموس ٹالمی۔ اور سیلوکس۔ آخر کار ان میں سے کامیاب سپہ سالاروں نے جو تعداد میں تین رہ گئے تھے۔ سکندر کی سلطنت کو اپنے مابین تقسیم کرلیا۔ اس کشمکش کے اختتام پر سکندر کی مشرقی سلطنت فارس۔ افغانستان اور بلوچستان۔ سپہ سالار سیلوکس کے حصے میں آئی سیلوکس نے ۳۰۵ ق۔م۔ میں اس وسیع سلطنت پر جلوس

کیا۔ جس کا دار الخلافہ سیلوکیہ تھا۔ جو ظہورِ اسلام کے بعد مدائین کے نام سے مشہور ہوا۔ چونکہ اُسکی سلطنت میں موجودہ افغانستان اور بلوچستان کے خطے بھی شامل تھے۔ جو سلطنت ہند سے متصل تھے۔ لہٰذا اس علاقائی اتصال کی وجہ سے۔ اُسکے سیاسی روابط ہندوستان کے فرمان روا چندر گپت موریا سے پیدا ہو گئے۔

سیلوکس نے اپنی وسیع سلطنت کے گھمنڈ میں آکر بغیر سوچے سمجھے ہندوستان پر حملہ کر دیا۔ سلطنت ہند کے فرمان روا چندر گپت موریا نے اُسے شکست فاش دی۔ سیلوکس نے صلح کی درخواست کی۔ اسکی اس ناعاقبت اندیشی کے سبب دریائے سندھ سے متصل تمام علاقے یعنی افغانستان اور بلوچستان کے خطے اُسے تاوان جنگ کے طور پر ہندوستان کے فرمان روا کو دینے پڑے۔ اور دوستانہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کیلئے سیلوکس نے اپنی بیٹی کا عقد بھی چندر گپت سے کر دیا۔ اس رشتہ اور دوستانہ روابط کے بدلے چندر گپت نے سیلوکس کو سالانہ پانچ سو تربیت یافتہ ہاتھی دینے کا وعدہ بھی کیا۔ ان واقعات کی روشنی میں یونانی تسلط بلوچستان پر صرف اٹھارہ سال رہا۔ پہلے توران اور مکران کے اکراد بلوچ اپنی بقا کے لئے یونانیوں سے لڑتے رہے۔ ابھی تک ان کے اور یونانیوں کے درمیان مفاہمت کسی نتیجے پر پہنچی ہی نہ تھی۔ کہ یہ سیاسی تبدیلی وقوع پذیر ہوئی۔ جس نے

اکرادبلوچ کے لئے مزید مشکلات پیدا کردیں۔ اکراد کو بحیثیت نسل۔ نیست و نابود ہونے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ دورِ قدیم میں یہ دستور تھا کہ جب فاتح بادشاہ مفتوحہ علاقوں پر قابض ہوتا تھا۔ تو وہ مفتوحہ علاقوں کے باشندوں کو اپنے علاقے میں لے جاکر بسایا کرتا تھا۔ یا انہیں اپنے علاقے میں غلامانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کرتا تھا۔ چنانچہ یہ دونوں صورتیں اکرادبلوچ کیلئے قابلِ قبول نہ تھیں اسی لئے اکراد بلوچ آخر دم تک اپنی آزادی کو بحال رکھنے کے لئے پہلے یونانیوں اور پھر جدگالوں کے خلاف لڑتے رہے۔ جس کے کوائف۔ جلد اوّل کے باب دہم اور یازدہم میں مفصل بیان کئے جاچکے ہیں۔

## لفظ جدگال کی تشریح

لفظ جدگال دو لفظوں کا مرکب ہے۔ جد اور گال۔ بلوچی زبان میں جاٹ کو جد کہتے ہیں۔ گال۔ بولی کو کہتے ہیں۔ یعنی جاٹوں کی زبان بولنے والے لوگ۔ چونکہ بلوچستان کی مشرقی سرحد سندھ سے متصل ہے۔ لہٰذا یہاں کے لوگوں کے روابط زمانہ قدیم سے بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ رہے ہیں۔ لہٰذا بلوچ سندھ کے اصلی باشندوں کو جدگال کہتے آئے ہیں۔ آج بھی یہی لفظ بلوچ سندھ کے اصلی باشندوں کیلئے استعمال کرتے ہیں جیسے بلوچ سندھ کے اصلی باشندوں کو جدگال کہتے ہیں اسیطرح سندھ کے باشندے بلوچستان

کے اصل باشندوں کو کردگال۔ یا کوردگال کہتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس کا تاریخی ثبوت یہ ہے۔ کہ آج بھی جنوبی بلوچستان اور زیرین سندھ میں براہوئی زبان کو۔ کردگالی۔ یا کوردگالی کہتے ہیں۔

## لفظ زرنج یا زرنگ کی تشریح

موجودہ دور کے خطہ سیستان کا قدیم نام زرنج یا زرنگ تھا۔ جسے یونانی مؤرخین نے سکندر کے دور میں۔ زرنگا نیا۔ یا۔ درنگانیا۔ تحریر کیا ہے۔ تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس خطے کا نام۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں بدلتا رہا ہے۔ اور اس کا تذکرہ مختلف ناموں سے ہوتا رہا ہے یعنی اس سرزمین کا۔ زاول۔ زابل۔ زرنگ۔ زرنج۔ نیمروز اور سجستان کے ناموں سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ دور حاضر میں یہ علاقہ سیستان کہلاتا ہے جو ایران کا ایک صوبہ ہے۔ اور اس کے وہ حصے جو موجودہ افغانستان میں شامل ہیں۔ ولایت نیمروز اور ولایت ہلمند کہلاتے ہیں۔ اسکے وہ خطے جو بلوچستان میں شامل ہیں۔ ضلع چاغی اور ضلع خاران کے ناموں سے موسوم ہیں۔ اس قدیم ریاست کی جنوب مشرقی سرحدات توران اور مکران سے ملتی تھیں۔ تاریخ سیستان کے مولف۔ ملک الشعراء بہار۔ سیستان کے مختلف ادوار کے اسما کی یوں توجیہ

وتشریح بیان کرتا ہے۔

## زاول

زاول نام اس وجہ سے پڑ گیا۔ کہ یہاں کی عمارات میں صرف گارا استعمال ہوتا تھا۔ مٹی سے بناتے ہوئے گارے کو زاوَ کہتے ہیں۔ چنانچہ مؤلف کی تصدیق اس سے ہوتی ہے۔ کہ بلوچستان میں اکثر و بیشتر گاؤں کے مکانات کی تعمیر میں گارا استعمال ہوتا ہے۔ اور اسی گارے کو بلوچی اور براہوئی زبانوں میں بھی زاوَ۔ کہتے ہیں۔

## زرنگ یا زرنج

زرنگ یا زرنج کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رستم کا والد۔ زال۔ اسی علاقے کا رہنے والا تھا۔ اور یہاں کا امیر تھا۔ اس علاقے کی اراضیات اس قدر زرخیز تھیں۔ کہ سونا۔ یعنی۔ زر۔ اگلتی تھیں۔ پیداوار اس قدر زیادہ ہوتی تھی۔ کہ فروخت کرنے پر۔ مالکان کو کافی دولت ملتی تھی۔ جسکی وجہ سے خطہ کا نام زرنگ یا زرنج پڑ گیا۔ یعنی زر اُگلنے والی زمین۔

## نیمروز

نیمروز نام پڑنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ سلطنت ایران کے بادشاہ۔ سال میں ایک دفعہ اس علاقے کا دورہ کرنے آتے تھے۔ اور یہاں کے مقدمات کے فیصلوں کے لئے آدھا

دن مقرر کرکے۔ تمام فیصلے اُسی آدھے دن میں کرتے تھے۔ اِس واسطے اِس خطے کا نام نیمروز مشہور ہوا۔

## سیلوکس یونانی کا بادشاہ ہونا ۳۱۱ ق م تا ۲۸۱ ق م

بلوچستان میں سیلوکس نے بہت کم عرصہ حکمرانی کی۔ جب ۳۰۵ ق۔ م میں اُس نے چندر گپت موریا سے شکست کھائی۔ تو اُس نے بلوچستان کا علاقہ چندر گپت موریا کو تاوان جنگ میں دے دیا۔ اُس دور کا بلوچستان ان دو خطوں۔ توران اور مکران پر مشتمل تھا۔ اس سیاسی تبدیلی کے بعد جدگال قوم کے یہ تین گروہ قبائل بنیان۔ تاکیں۔ اور موسیان ان علاقوں پر آکر قابض ہو گئے اور اکراد بلوچ کو یہاں سے نکال دیا۔ صرف توران کا شمالی علاقہ کیکانان اکراد بلوچ کے قبضے میں رہا جس کا انہوں نے زرنگ سے الحاق کیا۔ اپنے اس علاقے کے الحاق کی وجہ سے وہ دوبارہ یونانی عملداری میں آگئے۔

## اکراد براخوئی و ادرگانی زرنگ میں

کیکانان کا علاقہ جب زرنگ کی عملداری میں آگیا۔ اُس وقت حکومت یونانیوں کی تھی۔ مگر زرنگ پر ان کی طرف سے امارت۔ آمیر برسان زنگنہ کرد کو

ملی تھی۔ جو اکراد براخوئی اور اور گانی قبائل کا ہم نسل تھا۔ مطابق کوُردگال نامک۔ آمیر برسان نے اپنے علاقائی مفادات کے پیشِ نظر۔ سکندر کی اطاعت قبول کرلی تھی۔ اور بعد میں جب سکندر کی سلطنت کا یہ حصہ سپہ سالار سیلوکس کو ملا۔ تو اس نے سیلوکس کی بالادستی بھی تسلیم کرلی۔ اور وہ اپنی امارت پر فائز رہا۔ اکراد براخوئی۔ اورگانی۔ ماملی اور کرمانی اپنے ہم نسل کردوں کی حکومت کے تحت زرنگ میں رہ کر۔ انہیں از سر نو اپنی قبائلی تنظیم کو منتظم کرنے کا موقع ہاتھ آیا۔ زرنگ۔ آشکانی خاندان کے کے برسراقتدار آنے تک۔ سیلو کی مملکت کا حصہ رہا۔ سیلوکی خاندان کے مندرجہ ذیل حکمران فارس اور زرنگ پر حکومت کی۔

| چارٹ حکمرانان | | خاندان سیلوکی | مملکت فارس |
|---|---|---|---|
| نمبر شمار | نام حکمران | نام انگریزی میں | میعاد حکمرانی |
| ۱ | سیلوکس نیکا تُر اول | SELEUCUS-NICATOR I | سنہ ۳۱۱ ق-م تا سنہ ۲۸۰ ق-م |
| ۲ | انطیوکوس سوُتر اول | ANTIOCHUS-SOTER | سنہ ۲۸۰ ق-م تا سنہ ۲۶۲ ق-م |
| ۳ | انطیوکوس تیوس دویم | ANTIOCHUS-THEOS-II | سنہ ۲۶۲ ق-م تا سنہ ۲۴۷ ق-م |
| ۴ | سیلوکس کالینکس دویم | SELEUCUS-CALLINICUS-II | سنہ ۲۴۷ ق-م تا سنہ ۲۲۶ ق-م |

## انطیوکوس تیوس دویم کے دور کا ایک واقعہ

انطیوکوس دویم کے دور حکومت میں باکتریا د بلخ کا ستراپ دیودتوس

تھا۔ دیودتوس (DIODOTUS) نے اپنے یونانی حکمران انطیوکوس دوئم سے باغی ہو کر باکتریا (بلخ) میں اپنی حکمرانی کا اعلان کر دیا اس واقعہ سے سیلو کی حکومت پر بُرے اثرات پڑے۔ یونانی گورنروں کے لئے اپنی حکومت سے سرکشی کرنے کی ایک نظیر قائم ہو گئی۔ دوئم اس واقعہ نے اہل فارس کے اُمرا کی آنکھیں کھول دیں۔ کہ وہ یونانیوں کی غلامی سے اپنی آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔

## پارتیا کے یونانی ستراپ کی غلطی

دیودتوس کی بغاوت کو ابھی کچھ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ پارتیا۔ (خراسان) کے یونانی ستراپ۔ اندرا گوراس نے۔ کسی معاملہ میں خراسان کے ایک آمیر۔ آشک اور اُسکے بھائی تیرداد کی بے حُرمتی کی۔ جسے آشک (ARACASES) نے بہت محسوس کیا۔ اور یونانی گورنر۔ اندراگوراس سے بدلہ لینے کا مصمم ارادہ کیا۔ چنانچہ اُس نے پارتیا (خراسان) کے دیگر پانچ اُمراء سے ساز باز کر کے۔ اندرا گوراس کو قتل کر دیا۔ چونکہ خراسان کے باشندے اُسکے زیر اثر تھے۔ اس لئے انہیں بغاوت پر اُکسایا۔ اشک نے شہر۔ اساک۔ (ASAAK) جو وادی اترک میں واقع تھا۔ میں آکر اپنی حکمرانی کا اعلان کر دیا۔ اندراگوراس کا غلط رویّہ۔ آشکانی خاندان کا برسرِ اقتدار آنے کا سبب بنا۔

آشک نے جب اپنی حکومت کو تشکیل دیا۔ تو اس نے ہر طرح سے اس کا دفاع کیا۔ اور اس کا سارا دور حکمرانی جنگ و جدل میں گزرا وہ ایک لڑائی میں مارا گیا۔ اس کے بھائی تیرداد (TIRIDATES) نے عنان حکومت سنبھال لی۔ اسی اثناء میں باکتریا (بلخ) کا گورنر دیودوتوس۔ اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ تیرداد نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ اسکے بیٹے۔ جس کا نام بھی دیودوتوس (DIODATUS) تھا۔ کو اپنے ساتھ ملایا۔ اس اتحاد کی وجہ سے تیرداد کی حکومت کو استحکام حاصل ہوا۔ اور وہ مزید علاقے اپنے تصرف میں لایا۔

## سیلوکوس دویم کا پارتیا پر حملہ

انطیوکوس دویم کی وفات پر سیلوکوس دویم تخت نشین ہوا۔ اُس نے پارتیا (خراسان) کو دوبارہ حاصل کرنے کی ایک اور کوشش کی۔ ۲۲۸ ق-م میں بابل سے روانہ ہو کر۔ خراسان پر حملہ کیا۔ چونکہ یہ حملہ اچانک تھا۔ تیرداد نے حملے کی تاب نہ لا کر راہ فرار اختیار کی۔ بحیرہ خزر کے مشرقی علاقوں میں جہاں۔ ساکا۔ قبائل آباد تھے اُن کے پاس جا کر پناہ گزین ہوا۔ ساکا قبیلے کے طائفہ اپاسا کا نے اُسے پناہ دی۔ تیرداد کی قسمت یوں چمکی کہ شام میں بغاوت ہو گئی۔ سیلوکوس دویم مجبوراً فارس سے سوریہ (شام) کی طرف روانہ ہوا۔ اور مشرقی مقبوضات کو اپنی حالت پر چھوڑ کر مغربی

علاقوں پر گرفت مضبوط کرنے کا بندوبست کرنے لگا۔ اس دوران میں۔ تیرداد نے اپنی فوجی قوت کو منظم کر کے۔ درہ۔ گز گے قریب ایک مقام پر۔ دارا۔ کے نام سے ایک نیا شہر بسایا جسے اپنی مملکت کا دار الخلافہ قرار دیا۔ تیرداد نے ۲۴۷ءھ ق۔م سے ۲۱۱ءھ ق۔ م تک حکمرانی کی۔ گویا کل چھتیس سال برسرِ اقتدار رہا۔ اُسکے فوت ہو جانے کے بعد۔ اس کا بیٹا۔ اردوان۔اوّل تخت پر بیٹھا۔ سیلو کی سلطنت کو فارس میں۔ یونانی گورنروں اور فارس کے امرا کے آئے دن کی شورشوں اور بغاوتوں کی وجہ سے دوام حاصل نہ ہو سکا۔ سیلوکوس کے خاندان کے وہ حکمران جو وقتاً فوقتاً مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مشرقی سلطنت مادستان و فارس کو آشکانیوں سے حاصل کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہے ہیں۔ ان کے اسما کی فہرست نیچے دی جاتی ہے۔

---

چارٹ اسمائے حکمرانان سیلو کی خاندان جو سلطنت مادستان و فارس کی۔ دوبارہ فتح کی لا حاصل کوشش کرتے رہے ہیں:

| شمار نمبر | نام حکمران | نام انگریزی میں | میعاد حکمرانی |
|---|---|---|---|
| ۱ | سیلوکوس سوئتر سویم | SELEUCUS-SOTER III | سنہ ۲۲۶ ق۔م تا سنہ ۲۲۳ ق۔م |
| ۲ | انطیوکوس کبیر سویم | ANTIOCHUS-GREAT-III | سنہ ۲۲۳ ق۔م تا سنہ ۱۸۷ ق۔م |
| ۳ | سیلوکوس فیلوپاتر چہارم | SELEUCHUS-PHILQPATOR IV | سنہ ۱۸۷ ق۔م تا سنہ ۱۷۵ ق۔م |
| ۴ | انطیوکوس اپیفانس چہارم | AHTIOCHUS EPIPHANES IV | سنہ ۱۷۵ ق۔م تا سنہ ۱۶۳ ق۔م |
| ۵ | انطیوکوس اوپاتر پنجم | ANTIOCHUS EUPATOR V | سنہ ۱۶۳ ق۔م تا سنہ ۱۶۲ ق۔م |
| ۶ | دمتریوس سوئتر اول | DEMETRIUS SOTER-I | سنہ ۱۶۲ ق۔م تا سنہ ۱۵۰ ق۔م |
| ۷ | الکساندر بلاس اول | ALEXANDAR BALAS-I | سنہ ۱۵۰ ق۔م تا سنہ ۱۴۵ ق۔م |
| ۸ | دمتریوس نیکاتر دوئم | DEMETRIUS NICATOR II | سنہ ۱۴۵ ق۔م تا سنہ ۱۳۸ ق۔م |
| ۹ | انطیوکوس اپیفانس ششم | ANTIOCHUS EPIPHANES VI | سنہ ۱۳۸ ق۔م تا سنہ ۱۳۶ ق۔م |

سیلوکی خاندان کے مندرجہ بالا حکمرانوں کے علاوہ کئی ایک غیر معروف سیلوکی حکمران بھی گزرے ہیں۔ جنہوں نے حسب موقع۔ مشرقی سلطنت یعنی مادستان اور فارس کے بعض صوبوں کی بازیابی کے لئے ناکام کوششیں کی ہیں۔ مگر ان کو آشکانی فرمانرواؤں۔ مادستان و فارس نے ہمیشہ شکست فاش دی۔

## زرنگانیا پر یونانی حکمرانی

جب سیلوکس سلطنت مادستان اور فارس پر قابض ہوا۔ تو اس نے اپنی وسیع سلطنت کو بہتر (۷۲) صوبوں میں تقسیم کیا۔

تاکہ انتظامی لحاظ سے آسانیاں پیدا ہوں۔ اُس نے ہر صوبہ پر ایک ستراپ یا گورنر مقرر کیا۔ چونکہ یونانی اور اہل فارس میں بعض مشترکہ قومی خصوصیات ایک پائی جاتی تھیں۔ جیسا کہ دونوں اقوام کو گھوڑسواری اور شکار کا بے حد شوق تھا۔ دونوں میں مے خواری کا عام رواج تھا۔ دونوں کے اشراف کو جنگ و جدل سے بے حد لگاؤ تھا۔ دونوں میں مال غنیمت جمع کرنے کی حرص بدرجہ اتم موجود تھی۔ فارس کے بعض مذہبی اصولوں کو۔ یعنی راست بازی راست گوئی۔ کو یونانی بہت پسند کرتے تھے۔ اسی پسندیدگی کی وجہ سے سکندر نے تسخیر فارس کے بعد۔ فارس کی ایک دوشیزہ رُخسانہ سے شادی کی۔ پھر وہ دارا سوئم۔ کی لڑکی ستارہ کو اپنے عقد میں لایا۔ اسی طرح جب سکندر کی مشرقی سلطنت یعنی مادستان و فارس سیلوکس سپہ سالار کی حصے میں آئی۔ تو اُس نے فارس کی ایک خاتون۔ آپاما۔ سے شادی کی۔ اسی خاتون کے بطن سے جو اولاد پیدا ہوئی۔ وہ فارس پر حکومت کرتی رہی ہے۔ اسی نسلی میل ملاپ کے ملکی معاملات پر اچھے اثرات پڑے۔ اور اسی وجہ سے سیلوکی دور حکومت میں صوبوں کے ستراپ اکثر و بیشتر مادکرد نسل کے تھے۔ یا فارس کے باشندے تھے۔ مادستان اور فارس کے باشندوں کو باقاعدہ یونانی فوج میں بھی بھرتی کیا جاتا تھا۔ ان پر بھروسہ کر کے۔ انہیں فوجی عہدے بھی دیئے جاتے تھے۔ گوردگال نامک کے ان بیانات کی تصدیق ـــ

"اے ہسٹری آف پرشیا" کے مصنف سر پرسی سائیکس بھی اپنے کتاب کی جلد اوّل - باب چھبیس - صفحہ (۳۰۲) پر کرتا ہے - جس کا عنوان ہے - "پرشیا انڈر میسوڈونین رول"۔

## زرنگا نیا پرزنگنہ کردوں کی ستراپی

آمیر برسان زنگنہ کردوں کے طائفے کا آمیر تھا ۔ھنما منشی دور سے ہی خاندان زرنگ کی امارت پر مامور تھا - جبکہ سکندر بادشاہ مقدونیہ نے فارس اور ماد ستان کو فتح کیا - تو آمیر برسان کی زرنگ امارت بھی خطرے میں پڑ گئ - اُسے بھی - کافی دشواریوں سے دوچار ہونا پڑا. مگر وہ سمجھدار اور با تدبیر شخص تھا - اُس نے سکندر کی بالادستی کو تسلیم کر کے اپنے منصب کو بچا لیا - سکندر کی وفات کے بعد جب اس کی مشرقی سلطنت اُس کے سپہ سالار سیلوکس کو ملی - تب بھی آمیر برسان نے عقلمندی اور معاملہ فہمی سے کام لے کر سیلوکس کے اقتدار کے سامنے سرتسلیم خم کیا - آمیر برسان کی وفات پر اُس کا بیٹا - فیروز - مسند امارت پر بیٹھا - جو انطیوکوس اول ولد سیلوکس کا ہم عصر تھا - فیروز کے بعد اس کا بیٹا - اسپیبد - زرنگے یا زابلستان کا آمیر بنا - اُس نے انطیوکوس دویم کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دیں - جس کی وجہ سے اُس نے آمیر اسپیبد کو انعام و اکرام سے نوازا. آمیر اسپیبد

کے بعد حکمرانی اسکے بیٹے آمیر۔ کورنگے کو ملی۔

آمیرا سپیبُد کے دور امارت میں۔ باکتریا (بلخ) کے یونانی ستراب (گورنر) دیودتوس نے سیلو کی حکومت کے خلاف بغاوت کی۔ اور اپنے صوبے کا خود مختار حاکم بن گیا۔ اگرچہ سیلوکس دوئیم نے اسکی کئی بار گوشمالی اور سرزنش کی۔ تاکہ اُسے سزا دے۔ مگر اُسے کامیابی نہیں ہوئی۔ اور اسی دور میں پارتیا (خراسان) کے گورنر اندراگوراس نے پارتیا کے آمیر کبیر آشک اور اُسکے بھائی تیرداد کی کسی معاملے میں بے حُرمتی کی۔ جس کے نتیجے میں اشک نے گورنر کو جان سے مار ڈالا۔ اور خود پارتیا (خراسان) کی حکومت پر قابض ہو گیا اس واقعہ سے باکتریا (بلخ) کے یونانی گورنر کو شہہ مل گئی۔ اور اُس نے اشک سے متحد ہو کر سیلو کی حکومت کی پرزور مخالفت شروع کر دی۔ جسکی وجہ سے انطیوکوس دوئیم کو مزید مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ اور وہ ان دونوں کی صحیح طور پر سرزنش نہ کر سکا۔ اور فارس میں آشکانی خاندان کی حکمرانی کی داغ بیل ڈالدی۔ جسکے اُمرا نے آہستہ آہستہ سارے فارس اور ماردستان پر قابض ہو کر۔ آشکانی خاندان کی فرمانروائی کی بنیاد رکھی۔ اور سیلو کی خاندان کے حکمرانوں کو مملک سے نکال باہر کیا۔ زرنگانیا کے والی آمیر برسان زنگنہ کرد کے خاندان کے آمیر جوان سیلو کی خاندان کے فرمانرواؤں کے ہم عصر تھے۔ نقشہ ملاحظہ ہو۔

| ہم عصر والیان زرنگ وحکمرانان سیلوکی خاندان ۔ مادستان و فارس | | |
|---|---|---|
| نمبر شمار | نام سیلوکی حکمران ۔ مادستان وفارس | نام والی زرنگ یا زرنگا نیا ۔ |
| ١ | دارا سویم سنہ ٣٣٨ ق ۔ م تا سنہ ٣٣٠ ق ۔ م | آمیر برسان زنگنہ کرد ۔ |
| ii | سکندر مقدونی سنہ ٣٣٠ ق۔م تا سنہ ٣٢٣ ق۔م | |
| iii | سیلوکوس سنہ ٣٢٣ ق ۔ م تا سنہ ٢٨١ ق۔م | |
| ٢ | انطیوکوس اول سنہ ٢٨١ ق ۔ م تا سنہ ٢٦٢ ق ۔ م | آمیر فیروز زنگنہ کرد ۔ |
| ٣ | انطیوکوس دوئم سنہ ٢٦٢ ق ۔ م تا سنہ ٢٤٦ ق ۔ م | آمیر اسپیکہ زنگنہ کرد ۔ |
| | ابتدائے عروج فرمان روائی خاندان آشکانی ۔ اشک بانی خاندان آشکانی ۔ سنہ ٢٤٧ ق ۔ م تا سنہ ٢٣٩ ق ۔ م | |

# اکراد بلوچ توران ومکران کی تنظیم نو

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے ۔ کہ توران کے شمالی خطہ کیکانان کا ۔ زرنگ ۔ یا زرنگا نیا کے ساتھ الحاق کے بعد اکراد توران ومکران ۔ زرنگ کی حکومت کی عملداری میں شامل ہوگئے ۔ چونکہ زرنگ کی حکومت کا والی بھی زنگنہ کرد تھا ۔ لہٰذا اکراد توران ومکران کو اپنی قبائلی تنظیم کو از سر نو منظم کرنے کا زرین موقع ہاتھ آگیا ۔ کیونکہ جدگالوں کا مکران ۔ وسطی اور جنوبی توران پر قبضہ

کے بعد اکراد توران اور مکران کی حالت ناگفتہ بہ ہوگئی تھی۔ ان کی قبائلی تنظیم پارہ پارہ ہو چکی تھی۔ آہستہ آہستہ ان کے بکھرے ہوئے طائفے زرنگ کے ملک میں جمع ہوتے چلے گئے۔ جب سب طائفے ایک جگہ اکٹھے ہوگئے۔ تو ان کے اُمراء نے از سرِ نو اپنی برادری کا اعلان کر دیا۔ اس طرح اکراد نے دوبارہ اپنی ممدنی اور فوجی تنظیم کا احیا کر کے اپنی ایک مضبوط کنفیڈریسی زرنگ میں قائم کر لی۔ جس کو زرنگ کی حکومت کی پشت پناہی حاصل تھی۔ بہ مطابق کورُدگال نامک۔ اس کنفیڈریسی میں باسٹھ طائفے شامل ہوئے جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) براخوئی (۲) اردگانی (۳) زنگنہ (۴) اشکنہ (۵) مالی (۶) کرمانی (۷) درمانی (۸) سباہی (۹) سُفّاری (۱۰) حسانی (۱۱) خُلّی (۱۲) سنجاوی (۱۳) شیرکماری (۱۴) شاری (۱۵) شاماری (۱۶) سنجانی (۱۷) بازیجانی (۱۸) سولانی (۱۹) سریانی (۲۰) بابینی (۲۱) ماسکی (۲۲) توکانی (۲۳) آسکانی (۲۴) ستوکانی (۲۵) صلاحی (۲۶) شینوانی (۲۷) منلسانی (۲۸) جادی (۲۹) گرجینی (۳۰) جلابکے (۳۱) ہوتکاری (۳۲) نوتانی (۳۳) شکاگانی (۳۴) نداماني (۳۵) شوون (۳۶) جمارانی (۳۷) مُترانی (۳۸) منجانی (۳۹) کیشانی (۴۰) شمبد (۴۱) خاوری (۴۲) کیذکے (۴۳) مُجاک (۴۴) سوہانی (۴۵) دیوری (۴۶) حبنانی (۴۷) سویانی (۴۸) حیرانی (۴۹) دیگانی (۵۰) گوجاری (۵۱) شاہولی (۵۲) اتوانی (۵۳) شنبانی (۵۴) شالمانی (۵۵) انیزی (۵۶) شاہلی (۵۷) بیوانی (۵۸) سارولی (۵۹) سمدینی (۶۰) الزاری (۶۱) حبکانی (۶۲) کرمالی۔

اکراد کے اس اتحاد کا۔ جس میں باسٹھ قبیلے شامل ہوئے —

مقصد یہ تھا کہ ان کی ایک طاقتور وحدت وجود میں آجائے۔ تاکہ اندرون ملک وہ کسی دشمنی کا آسانی سے مقابلہ کر سکیں۔ اور اگر کسی حکومت کا حلیف بنیں۔ تو اسکی کماحقُہٗ امداد کر سکیں۔

## اتحاد اکراد بلوچ پنجگانہ کی تشریح

اکراد کے اِس قبائلی اتحاد یا کنفیڈریسی کا تذکرہ مصنف کوردگال نامک نے (اکراد بلوچ پنجگانہ) کے نام سے کیا ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ وہ تمام کرد قبائل جنہوں نے کیقباد ماد کرد۔ فرمان روائے مادستان و فارس کے ساتھ ۸۵۳ سال قبل از مسیح۔ مشرقی علاقوں کی فتوحات میں حصّہ لیا تھا۔ فتح یابی کے بعد۔ زرنگ۔ توران مکران کی امارتیں انہی اکراد کو ملیں۔ اور وہ ان علاقوں میں مستقل طور پر آباد ہو گئے۔

مرورزمانہ کے ساتھ ھخا منشی اور سیلو کی ادوار میں یہ قبائل اکراد "اکراد بلوچ" کے نام سے موسوم ہوئے۔ مصنف کوردگال نامک۔ اسکی وجہ یہ بیان کرتا ہے۔ کہ اکراد کا یہ قبائلی گروہ۔ اس واسطے بلوچ کہلانے لگا۔ کہ ان کا امتیازی قبائلی فوجی نشان مرغی کی کلغی (تاج خروس) تھا۔ جیسا کہ موجودہ دور میں بھی جتنے ممالک ہیں۔ ان کی افواج کی رجمنٹوں۔ بٹالینوں۔ اور کمپنیوں کے مختلف امتیازی نشانات ہوتے ہیں۔ جو شناخت کے لئے۔ سپاہیوں اور افسروں کے بازو یا ٹوپی پر لگائے جاتے

ہیں۔ اسی طرح زمانۂ قدیم میں بھی یہی دستور رہا ہے۔ کہ افواج کے مختلف طبقوں کے مختلف امتیازی نشانات ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ اکراد کی وہ قبائلی فوج۔ جس کا نشان (تاج خروس) تھا۔ وہ بلوچ کے نام سے مشہور ہوئی۔ کیونکہ قدیم پہلوی زبان میں (مرغے کی کلغی) کو بلوچ کہتے ہیں۔

لفظ پنجگانہ کا مصنف یہ تشریح کرتا ہے۔ کہ اکراد بلوچ کی قبائلی فوج پانچ حصوں میں منقسم تھی۔ یعنی موجودہ دور کی اصطلاح میں۔ اُن باسٹھ کرد قبائل کے اتحاد سے جو فوج تشکیل پائی تھی۔ اسکے پانچ ڈویژن ہوتے تھے۔ ہر ڈویژن کو (یسل مزار) کہتے تھے۔ یسل۔ کردی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ گروہ یا دستہ۔ چونکہ اکراد کی قبائلی فوج کے جھنڈے پر۔ پلنگ۔ یعنی چیتے کا نشان ہوتا تھا۔ اس لئے۔ اسے یسل مزار۔ کہتے تھے۔ یعنی وہ ڈویژن جس کے جھنڈے پر پلنگ کا نشان ہے۔ کردی زبان کے گورانی لہجے میں (چیتے) کو مزار کہتے ہیں۔

ان پانچوں حصوں کی ترتیب اس طرح تھی۔

(۱) براخین یسل مزار (۲) زنگین یسل مزار (۳) اوردگین یسل مزار (۴) ماملیں یسل مزار (۵) کرمیں یسل مزار

دوسرے الفاظ میں ہم اس کی اس طرح تشریح کر سکتے ہیں۔

(۱) براخوئی ڈویژن (۲) زنگنہ ڈویژن (۳) ادرگانی ڈویژن (۴) ماملی ڈویژن (۵) کرمانی ڈویژن۔ چونکہ یہ پانچوں نیسل یا ڈویژن۔ ایک ہی فوج کے حصے تھے۔ لہٰذا ان سب کا جھنڈا بھی ایک تھا۔ جس پر چیتے کا نشان تھا۔ لہٰذا مصنف کورد گال نامک نے ہر ایک نیسل کے ساتھ لفظ مزار بھی لکھا ہے۔ تاکہ اس امر کی نشاندھی کرے کہ یہ سب نیسلوں کا ایک ہی قسم کا جھنڈا تھا۔

## ایلیات بولک

بہ مطابق۔ کورد گال نامک اکراد بلوچ کے اتحاد یا کنفیڈریسی کی فوج (ایلیات بولک) کہلاتی تھی۔ ایل۔ کردی زبان میں قبیلہ کے طائفے کو کہتے ہیں۔ اور۔ بولک۔ قبیلہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اس کے یہ معنیٰ ہوئے کہ (کردوں کے قبیلوں کے طائفوں سے بنی ہوئی فوج) جس کا رجمنٹل نشان تاج خروس یا مرغے کی کلغی تھا۔

اس دور کے افواج کے سپہ سالار یہ امراء تھے۔

(۱) براخین نیسل مزار کا سپہ سالار۔ آمیر کیکان براخوئی
(۲) ادرگیں نیسل مزار کا سپہ سالار۔ آمیر لبوسان ادرگانی
(۳) مالمیں نیسل مزار کا سپہ سالار۔ آمیر کیشان ماملی
(۴) کرمیں نیسل مزار کا سپہ سالار۔ آمیر آتو کرمانی
(۵) زنگیں نیسل مزار کا سپہ سالار۔ آمیر برسان زنگنہ

آمیر برسان زنگنہ چونکہ والی زرنگ تھا۔
اس لئے سارے افواج کا سپہ سالار اعظم بھی
وہ تھا۔

نقشه حدود شاهنشاهی پارت (اشکانیان) و شهرهای مهم

(اقتباس از پرفسور گریشمان)

[illegible] درهم مهرداد دوم

[illegible] مجموعه شخصی [illegible]

[illegible]

# بابِ دُوُم

# آشکانی خاندان کے برسر اقتدار آنے کا سبب

پارتیا۔ فارس کے صوبہ خراسان کا قدیم نام ہے۔ سکندر مقدونیہ کے بادشاہ کے بعد۔ جب اس کی مشرقی سلطنت ہمادستان و فارس۔ اُسکے سپہ سلار سیلوکوس کے حصے میں آئی۔ تو اس نے اپنے ایک فوجی آمیر انڈا گوراس۔ کو پارتیا کا ستراب یا گورنر مقرر کیا۔ جو کافی عرصہ اسی عہدے پر فائز رہا۔ اندرا گوراس کے دوران گورنری۔ اُسکے اور پارتیا کے ایک آمیر اور اسکے بھائی تیرداد کے درمیان۔ کسی ملکی معاملے پر اختلافات پیدا ہو گئے۔ اُس نے ان دونوں بھائیوں کو اپنے دربار میں بُلا کر ان کی بے حُرمتی کی۔ یہ واقعہ ۲۴۷ سال قبل از مسیح۔ میں پیش آیا۔ آشک نے اپنے تذلیل کو محسوس کرتے ہوئے گورنر سے بدلہ لینے کا مصمم ارادہ کیا۔ اس واقعہ سے کچھ عرصہ پہلے۔ باکتریا (بلخ) کا یونانی گورنر۔ دیودوتوس۔ اپنی حکومت سے بغاوت کرکے اپنی آزادی کا اعلان کر چکا تھا۔ اسی طرح اُسکے نقشِ قدم پر چل کر۔ سغدانیا۔ اور مارگیانا کے یونانی گورنروں نے بھی۔ اپنے صوبے۔ مرکزی حکومت سے آزاد کرا لئے تھے۔ ان واقعات سے۔ یونانیوں کی جو دھاک فارسیوں کے دلوں پر بیٹھ گئی تھی۔ اُسکے اثرات زائل ہو گئے۔ اور

وہ سوچنے لگے۔ کہ اگر وہ ہمت اور جرأت سے کام لیں۔ تو یونانیوں کی غلامی سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ آمیر آشک کے تذلیل کے واقعہ نے آگ پر تیل چھڑکنے کا کام کیا۔ وہ سوچنے لگے۔ کہ اگر وہ ہمت اور مردانگی سے کام لیں۔ تو وہ یونانیوں کی غلامی سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ اہل فارس نے آمیر آشک کا ساتھ دیا۔ اور اس کا نظریہ تقویت پکڑ گیا۔ اُس نے اپنے معتمد اُمرا سے ساز باز کر کے۔ علم بغاوت بلند کیا۔ جب پارتیا کا گورنر اندراگوراس اس کی سرکوبی کے لئے نکلا۔ تو اُسے ہزیمت اٹھانی پڑی اور وہ خود میدان جنگ میں مارا گیا۔ آمیر آشک نے صوبہ پارتیا پر قبضہ کر کے۔ اپنی بادشاہت اعلان کر دیا۔ اور اس طرح۔ اس نے سلطنت مادستان اور فارس پر خاندان آشکانی کی فرمان روائی کی بنیاد رکھ دی۔

## آشکانی خاندان کی وجہ تسمیہ

قبیلہ آشکانی کے متعلق قدیم تاریخی دستاویزات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آشکانی پارنی قبیلہ کا ایک ذیلی طائفہ تھا۔ اور پارنی قبیلہ خود ابتدا میں۔ داہا قبیلہ کی ایک ذیلی شاخ تھا۔ جو بعد میں ایک بڑے قبیلہ کی شکل اختیار کر گیا۔ داہا قبیلہ کے اُمرا۔ خراسان کے شمال میں صحرائے (قوم) میں سکونت رکھتے تھے۔ مرور زمانہ کے ساتھ۔ پارنی

طائفہ نے جنوب کے طرف ہجرت کر کے ۔ فارس کے علاقہ (پارشاوا) میں داخل ہوکر۔ مستقل سکونت اختیار کی ۔ اس علاقائی سکونت کی مناسبت سے پارنی کہلانے لگے ۔ سیلو کی دورِ حکومت میں ۔ اس طائفہ کا آمیر اشک تھا ۔ جس کی تذلیل کا واقعہ پارتیا کے ستراب اندراگوراس ۔ کے ہاتھوں وقوع پذیر ہوا تھا ۔ اور جس کے نتیجے میں اشک نے گورنر سے ۔ اپنی بے حرمتی کا بدلہ لینے کے لئے اُسے قتل کر دیا ۔ اور پارتیا کی حکومت پر قبضہ کر کے اپنی مملکت کی بُنیاد رکھ دی ۔

## اَشک کا بادشاہ ہونا
## سنہ ۲۴۷ ق ۔ م تا سنہ ۲۴۹ ق ۔ م

اَشک نے سنہ ۲۴۷ ق ۔ م میں پارتیا (خراسان) کے یونانی گورنر ۔ اندراگوراس کو شکست دینے کے بعد اپنی حکومت کا اعلان کر دیا ۔ چونکہ اندراگوراس ۔ لڑائی میں کام آ گیا تھا ۔ اور اس کے بعد اس کا کوئی ایسا جانشین باقی نہ رہا تھا ۔ جو یونانی بالادستی کو قائم رکھنے کیلئے ۔ جنگ کو جاری رکھتا ۔ لہٰذا اشک کے لئے یہ امر بھی آسان ہوگیا ۔ کہ وہ پارتیا (خراسان) میں اپنی حکومت کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کر سکے ۔ چنانچہ اشک اس نوزائیدہ مملکت کو استحکام بخشنے کے بعد ۔ گرد و نواح کے

ACC NO.......

Balochi Academy Quetta LIBRARY ACC NO. 79



متصل علاقوں کے یونانی گورنروں سے لڑتا رہا۔ اور بہت سے
دیگر علاقے اپنے مملکت پارتیا میں شامل کر لئے۔ اس
کا مقصد یہ تھا۔ کہ سلطنت مادستان اور فارس کو یونانیوں
کی غلامی سے چھٹکارا دلا دے۔ چنانچہ اسی مقصد کے حصول
کے لئے وہ آخری دم تک لڑتا ہوا۔ کام آیا۔ اُس نے کل دو سال
حکمرانی کی۔ اشک کا لڑائی میں مارے جانے کے بعد اسکا
بھائی تیرداد اس کا جانشین بنا۔

## تیرداد اوّل کا بادشاہ ہونا
## سنہ ۲۴۹ ق۔م تا سنہ ۲۱۱ ق۔م

اَشک کے بعد اُس کا بھائی تیرداد اوّل۔ اسکا جانشین بنا۔ پارتیا کے
تخت پر جلوس کیا۔ تیرداد بہت مُدبّر اور سمجھدار آدمی تھا۔
اُس نے یونانی دور کے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا۔ جسمانی
ایذا دینے کے قوانین منسوخ کر دیئے۔ صوبہ ہرکانیہ (گرگان)
کو فتح کر کے۔ مملکت پارتیا میں شامل کر دیا۔ اپنی نوزائیدہ
سلطنت کے استحکام کو مدِ نظر رکھکر۔ اپنی افواج کو از
سر نو تربیت دے کر۔ شہر (دارا) کی بنیاد ڈالی۔ اور اُسے
اپنی مملکت کا دار الخلافہ قرار دیا۔ اُس نے ۲۴۹ ق۔م سے
لیکر سنہ ۲۱۱ ق۔م تک فرمانروائی کی۔ گویا اپنے سینتیس
سالہ دورِ حکمرانی میں اُس نے ایسے اقدام کئے جس سے

اُس کی سلطنت طاقتور ہوتی چلی گئی۔ اُس کی وفات پر اُس کا بیٹا۔ اردوان اوّل۔ تخت نشین ہوا۔

## اکراد بلوچ اور بادشاہان آشکانی کے روابط

آشکانی خاندان کا ماد ستان اور فارس کی سلطنت پر برسر اقتدار آنے کے دوران اکراد بلوچ کے تمام طائفے زرنگ یا زابلستان میں قیام پذیر تھے۔ آمیر کورنگ زنگنہ کرد۔ زرنگ کا والی اور آمیر کبیر تھا۔ انہی کے دور امارت میں آمیر آشک نے پارتیا فتح کر کے۔ آشکانی خاندان کی حکمرانی کی بنیاد رکھی۔ اس کی وفات کے بعد۔ اُس کا بھائی تیرداد اس کا جانشین بنا۔ اور حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔ قومی تحریک آزادی مزید زور پکڑ چکی تھی۔ آمیر کورنگ نے اس صورتحال کو دیکھ کر۔ اکراد بلوچ زابلستان کے روسائے طوائف کی ایک مجلس مشاورت طلب کی۔ تاکہ مشاورت کے بعد یہ فیصلہ کیا جا سکے۔ کہ اکراد بلوچ کو اس صورتحال میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ بمطابق کورد گال نامک۔ اس مجلس مشاورت میں باسٹھ قبائل اکراد بلوچ کے امرا نے شمولیت کی۔ ان اُمراء نے قومی تحریک آزادی میں بھرپور حصّہ لینے کا متفقہ فیصلہ کیا۔ تاکہ سارے مُلک کو یونانی غلامی سے جلد از

جلد نجات ملے - اور اہل فارس و ہندوستان کی اپنی بالا دستی قائم ہو - چنانچہ آمیر کورنگ زنگنہ کردنے اپنے اور اپنے رفقائے کار اُمراء - آمیرسام براخوئی - آمیر بختیار ادرگانی - آمیر بسران مالی - آمیر مالک کرمانی - جو اکراد بلوچ پنجگانہ کے آمیر کبیر تھے - کے فیصلہ سے تیرداد اوّل کو مطلع کیا - اور اسکی بالادستی کو تسلیم کرتے ہوئے - قومی مسائل میں - تیرداد اوّل کو اسکی حمایت کرنے کا یقین دلایا - اکراد بلوچ کے ان قوم پرستانہ جذبات سے متاثر ہو کر - تیرداد نے زرنگ پر آمیر کورنگ کی امارت کی توثیق کردی - اُمرائے اکراد کو خلعت فاخرہ سے نوازا اس نے کل سینتیس (۳۷) سال فرمان روائی کی - اور اپنی سلطنت کو کافی وسعت دی -

## اردوان - اوّل کا بادشاہ ہونا - سنہ ۲۱۱ ق م تا سنہ ۱۹۲ ق م -

تیرداد اوّل کی وفات پر - اس کا بیٹا - اردوان اول تخت نشین ہوا - اس کے دور میں سیلوکی خاندان کی حکمرانی - صرف سوریہ (شام) پر تھی - انطیوکوس سویم اس خاندان کا چھٹا بادشاہ تھا - اور اردوان - اول کا ہم عصر تھا وہ صرف مملکت شام پر حکمرانی کر رہا تھا - مشرقی سلطنت کے از دستِ رفتہ علاقوں کی بازیابی کا خیال اس کے ذہن پر سوار تھا - چنانچہ وہ ایک

لشکر جرار کے ساتھ سوریہ سے براستہ عراق (میسوپوٹیمیا) فارس پر حملہ آور ہوا اکباتانا (ہمدان) کے شہر کو فتح کیا۔ جو فارس کا دارالخلافہ تھا۔ فارس کے مفتوحہ علاقوں میں۔ عبادت گاہوں کو تاراج کیا جسکی وجہ سے کافی دولت اُسکے ہاتھ لگی۔ وہ اکباتانا۔ سے آگے بڑھ کر۔ ہرکانیہ (گرگان) کا علاقہ بھی فتح کیا۔ جب دمنان کے کوہستان پہنچا۔ تو اُس کی مڈبھیڑ۔ آشکانی افواج سے ہوئی۔ مطابق کوردگال نامک۔ آشکانیوں کی فوج کے علاوہ اکراد بلوچ پنجگانہ کے چالیس ہزار جنگجو جوان بھی۔ اس لڑائی میں شامل تھے۔ جو آشکانی فوج کے دوش بدوش یونانی افواج سے لڑ رہے تھے۔ اس کوہستانی علاقے سے انطیوکوس کی افواج پیش قدمی نہ کر سکی۔ اسکو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ اُس نے جب دوسرا کوئی چارہ کار نہ دیکھا۔ تو اردوان سے صلح کی درخواست کی۔ پارتیا (خراسان) اور فارس کے دیگر تمام مغربی علاقوں پر۔ اردوان۔ اوّل کی بادشاہت کو تسلیم کیا۔ اس سے ایک دوستانہ معاہدہ کر کے شام واپس لوٹا۔

## اکراد بلوچ پنجگانہ کی کمک!

جیسے کہ اکراد بلوچ پنجگانہ کے اُمراء نے تیرداد اوّل سے حمایت کا عہد و پیمان کیا تھا۔ اس عہد نامے کی پابندی کرتے ہوئے انہوں نے اُسکے لڑکے اردوان۔ اوّل کو انطیوکوس کی جنگ میں بھرپور مدد دی۔

اور اکراد بلوچ کی ساری فوج نے جو پانچ ئیلوں (ڈویژن) پر مشتمل تھی۔ اس جنگ میں حصّہ لیا۔ جن کے سپہ سالار یہ اُمرائے اکراد بلوچ تھے۔ آمیر کورنگ زنگنہ - آمیر سام براخوئی - آمیر بسول اورگانی - آمیرادجان مالی - آمیر گوران کرمانی - اردوان اوّل - کل اُنیس سال حکمرانی کے بعد وفات پائی۔

## پرپاتیوس آشکانی کا بادشاہ ہونا؛ سنہ ۱۹۲ ق م تا سنہ ۱۷۶ ق م

اردوان کے بعد - اُس کا بڑا بیٹا۔ آشکانی دستور کیمطابق باپ کا جانشین بنا۔ پرپاتیوس نے جب زمام حکومت اپنے ہاتھوں میں لی۔ تو وہ مفاد عامہ کو مدِّ نظر رکھکر۔ وقتاً فوقتاً - قوانین میں رد و بدل کرتا رہا۔ جسکی وجہ سے لوگ اُس سے خوش رہتے تھے - اس لئے۔ اسکی سلطنت کو مزید استقامت حاصل ہوگئی - اور اسکے عہد میں امن و امان رہا - کوئی نامناسب واقع ظہور پذیر نہیں ہوا۔ وہ ہمیشہ رعایا سے حُسن سلوک سے پیش آتا تھا۔ اُسکے دو بیٹے تھے - فرہاد اور مہرداد - بڑا بیٹا فرہاد تھا۔ جسکو پرپاتیوس نے اپنی زندگی میں ولی عہد مقرر کیا تھا۔ سولہ سال آمن و سکون سے حکومت کرنے کے بعد پرپاتیوس نے وفات پائی -

## فرہادِ اوّل کا بادشاہ ہونا
### سنہ ۱۷۶ ق م تا سنہ ۱۷۱ ق م

فرہاد اوّل۔ جب تخت نشین ہوا۔ تو اُس کی تخت نشینی کے فوراً بعد البُرز کے باشندوں نے بغاوت کی۔ یہ بغاوت سارے شمالی علاقے میں پھیل گئی۔ اور بحیرہ خزر کے جنوبی علاقوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ فرہاد نے اس بغاوت کو سختی سے کچل دیا۔ اس بغاوت میں دیگر قبائل کی نسبت قبیلہ مردیاں شورش برپا کرنے میں پیش پیش تھا۔ چنانچہ فرہاد نے اس قبیلہ کو البُرز کے کوہستان سے نکال کر۔ بحیرہ خزر کے ساحل کے قریب مقام چرخ میں اجتماعی طور پر منتقل کیا۔ اس کامیابی کے دوران اُسے ایک ایسا روگ لگ گیا۔ جس سے وہ جانبر نہ ہوسکا۔ پانچ سال بعد فوت ہوا۔

## مہردادِ اول کا بادشاہ ہونا
### سنہ ۱۷۱ ق م تا سنہ ۱۳۸ ق م

چونکہ فرہاد جوانی میں فوت ہوا۔ اسکی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ اسلئے سلطنت فارس کے امراد رؤسا نے اُسکے بھائی مہرداد اول۔ کو تخت پر بٹھادیا۔ مہرداد اول کی تخت نشینی کے ساتھ۔ آشکانی سلطنت کا ایک درخشاں باب شروع ہوگیا۔ اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ بادشاہت کے تمام اوصاف۔ مہرداد۔ میں بدرجہ اتم موجود تھے۔

وہ بُرد بار۔ معاملہ سنج ۔ دور اندیش ۔ اور مدبر شخص تھا ۔ فنِ جنگ کا ماہر تھا۔ میدانِ جنگ میں ۔ حالات کے مطابق ۔ اسکو جنگی چالیں وضع کرنے کا خداداد ملکہ حاصل تھا۔ وہ اپنی افواج کی خود کمان کرتا تھا۔ اس لئے اسے ہزیمت نہیں اٹھانی پڑتی تھی۔

## یوکراتیدس کا بلخ پر حملہ

دمتریوس باختر (بلخ) کا گورنر تھا۔ وہ ہندوستان کے علاقے پنجاب میں مصروفِ جنگ تھا اس دور میں ایک شخص یوکراتیدس جو کہ باغی تھا۔ اور اس کی گزر بسر لوٹ مار پر تھا۔ اس نے باختر کے گورنر کی غیر موجود گی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ۔۔بلخ پر حملہ کیا۔ جب مہرداد کو اس واقع کی اطلاع ملی۔ تو وہ بہت شرمسار ہوا۔ کہ اس جیسے فرمان روا کے دورِ حکومت میں اس قسم کی شوریدہ سری اور بے راہ روی اسکے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے ۔ چنانچہ اس نے ایک لشکرِ جرار کے ساتھ باختر (بلخ) پر ہلہ بول دیا۔ اور باختر سے لیکر یورپا اور ماورالنہر تک کے علاقے اس نے دوبارہ فتح کر لئے ۔ ان فتوحات کے بعد ۔ وہ اپنے دار الخلافہ پہنچا۔ زابلستان یا زرنگ سے متصل جنوبی و مشرقی علاقے ہندوستان کے قبضے میں تھے ۔ یہ وہی علاقے تھے ۔ جنہیں سیلوکوس نے چندر گپت موریا ۔ بادشاہ ہند کو تاوانِ جنگ میں دیئے تھے ۔ مہرداد اول ۔ کے

دور میں ہندوستان کی حکمرانی چندر گپت موریا کے خاندان میں تھی۔ چندر گپت کا بڑا پوتا (برہادرتا) تخت پر بیٹھا۔ یہ اشوک کے پائے کا حکمران نہ تھا۔ لہٰذا اسکے دور حکومت میں ہندوستان میں طوائف الملوکی کا دور۔ دورہ شروع ہوا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ زابلستان کی جنوب مشرقی سرحد توران اور مکران سے متصل تھی۔ اکراد بلوچ اور جدگالوں کی ہمیشہ آپس میں جھڑپیں ہوتی رہتی تھیں۔ سرحدات پر امن و امان کا فقدان تھا اور اکراد بلوچ اپنے اس آبائی وطن کو دوبارہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اکراد بلوچ نے مہرداد اول کی توجہ ان علاقوں کی بازیابی کی طرف مبذول کرائی۔ اور اسکو ہر قسم کی جانی و مالی امداد دینے کا عہد کیا۔ چنانچہ مہرداد نے توران پر پیش قدمی کر کے۔ بحر عمان تک سارے علاقے فتح کر لئے۔

جنوبی علاقوں کی فتوحات میں۔ اکراد بلوچ پیش پیش رہے ان کی سالم افواج نے ان جنگوں میں بھرپور حصہ لیا۔ جنگوان کے فوجی تنظیم کی رو سے۔ آمیر بہرام براخوئی۔ آمیر بورگان زنگنہ۔ آمیر گنتران ادرگانی۔ آمیر کالانخ لسا ملی آمیر استال کرمانی۔ کمان کر رہے تھے۔

## سرآبادان پر حملہ

اکراد بلوچ جب آشکانی افواج کے ساتھ جنوبی علاقوں کی تسخیر کے لئے نکلے۔ تو ان کا سب سے پہلا حملہ سرآبادان پر ہوا۔ جو جدگالوں کی ایک مستحکم چھاؤنی تھی یہ دبی علاقہ تھا۔

جو چندر گپت موریا کے دور میں ۔ کورد گال اور جدگال اقوام کے خطوں کے درمیان حد فاصل مقرر کیا گیا تھا ۔ اکراد بلوچ نے ان کے کیمپ ۔ گاڑدان (موجودہ گیشدغان) پر بلہ بول دیا ۔ گاڑدان کے قلعے کا محاصرہ کیا ۔ دو دن تک سخت لڑائی ہوتی رہی ۔ تیسرے دن اکراد قلعہ کی دیوار میں سوراخ کر کے اندر داخل ہو گئے ۔ جہاں جدگالوں نے دست بدست لڑکر اپنی شجاعت کا مظاہرہ کیا ۔ ان کا سپہ سالار (پوران ودّا) مع اپنے دیگر فوجی افسران بالرا ۔ اور موترلان وگیا ۔ میدان جنگ میں کام آیا ۔ ان کے بچے کچھے سپاہیوں نے کوہیار (رغزدار) کی طرف راہ فرار اختیار کی بلوچ اور آشکانی افواج نے مہرداد اوّل کی قیادت میں ان کے تعاقب میں کوہیار (رغزدار) کا رُخ کیا ۔

## کوہیار کی لڑائی

آشکانی فوج کی آمد سے پہلے کوہیار میں جدگال رڈسا کو خبر مل چکی تھی ۔ کہ شہر آبادان فتح ہو چکا ہے ۔ اور عنقریب اُن پر حملہ ہونے والا ہے ۔ شہر آبادان کی جنگ سے بچ نکلنے والے جدگال سپاہی کوہیار کی جدگال فوج کے لشکر میں شامل ہو گئے تھے ۔ جدگال فوج کا سپہ سالار (رادھان) جنگ کی تیاری کر چکا تھا ۔ جب آشکانی فوج وادی کوہیار پہنچ گئی ۔ توزیدک کے مقام پر آشکانی اور اکراد بلوچ کی افواج کا جدگال لشکر سے آمنا سامنا

ہوا۔ بمطابق۔ کوردگال نامک۔ اس جنگ کی لڑنے کی ترتیب اس طرح تھی آشکانی لشکر کے قلب کی کمان۔ آشکانی سپہ سالار آمیر سورن کر رہا تھا۔ اسی لشکر کے یمین کے آمیر بہرام براخوئی اور یسار کی آمیر گنزان اورگانی کمان کر رہے تھے۔ لڑائی شروع ہوئی۔ صبح سے عصر تک لڑائی جاری رہی۔ اور بڑے جوش وخروش سے لڑی گئی تاجہ گالوں کو شکست فاش دی گئی۔

توران کا جنوبی علاقہ تا ساحل سمندر جسے یونانی مورخین نے (ربیداسپس) کے نام سے یاد کیا ہے۔ فتح ہوا۔ جسے آج کل پورالی کی وادی کہتے ہیں۔ جدگالوں کا سپہ سالار (رادھان) جنگ میں کام آیا۔ آمیر بورگان زنگنہ کرد نے مکران کا علاقہ فتح کیا۔ یہاں بھی جدگالوں کا سپہ سالار (برہما بین) لڑتے ہوئے مارا گیا۔ ان فتوحات کے بعد۔ مہرداد اوّل نے اکراد بلوچ پنجگانہ جو طائفہ براخوئی۔ اورگانی۔ زنگنہ۔ مالی۔ کرمانی پر مشتمل تھا کو دوبارہ۔ توران اور مکران کا علاقہ دے دیا۔ کیونکہ سلطنت مادستان وفارس کے دور میں یہ قبائل انہی خطوں میں آکر آباد ہوگئے تھے۔ یہ ان کا آبائی وطن تھا۔ مہرداد اول نے قدیم دستور کے مطابق۔ ان دور دراز علاقوں کی سرحدات کی حفاظت کی ذمہ داری دوبارہ اکراد بلوچ پر ڈال دی۔

# امراء اکراد بلوچ کا شجرہ نسب دوران جلاوطنی

جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ جب فارس کے فرمان روا۔ دارا سویم کو سکندر بادشاہ مقدونیہ نے شکست دے کر فارس اور ماد ستان پر قبضہ کیا۔ اور اس کی وفات کے بعد۔ فارس اور ماد ستان کی سلطنت یونانی سپہ سالار سیلوکوس کو ملی۔ تو سیلوکوس نے مملکت ہند پر حملہ کیا۔ مگر اسے ہزیمت اٹھانی پڑی۔ اس نے توران اور مکران کے علاقے چندر گپت موریا۔ بادشاہ ہند کو تاوان جنگ میں دے دیئے۔ اس دوران ہند کے جدگال قبائل سندھ نے ان علاقوں پر قبضہ کر کے اکراد بلوچ کو یہاں سے باہر نکال دیا۔ تو اکراد بلوچ زرنگ یا زابلستان میں پناہ لیکر۔ جلاوطنی کے دن گزارنے لگے۔ اس ہنگامی دور میں توران کا آمیر۔ آمیر کیکان براخوئی تھا۔ اور مکران کا آمیر۔ آمیر لبوسان ادرگانی تھا۔ انہوں نے اپنے قبائل کے ساتھ زابلستان میں پناہ گزین ہو کر۔ از سر نو اپنی قبائل تنظیم کے احیاء کی جدوجہد شروع کی۔ ان امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ کے شجرہ نسب کی تفصیل نیچے دی جاتی ہے۔

(۱) قبیلہ براخوئی = آمیر کیکان دویم - آمیر بختیار - آمیر مہراب
= آمیر سام - آمیر شابک - آمیر بہرام۔
(۲) قبیلہ ادرگانی = آمیر لبوسان - آمیر شابک - آمیر منگیب۔
= آمیر بختیار - آمیر بسول - آمیر گنتزان۔
(۳) قبیلہ مالی = آمیر بولان - آمیر کیشان - آمیر کنجان۔
= آمیر بسران - آمیر ارجان - آمیر کالا پنج۔
(۴) قبیلہ کرمانی = آمیر توران - آمیر الو - آمیر ماہداد۔
= آمیر مالک - آمیر گوران - آمیر استال۔

## چارٹ ہم عصر حکمرانان مادستان و فارس وجلاوطن امرائے اکراد بلوچ - پنجگانہ

| نمبر شمار | جلاوطن آمیر توران | جلاوطن آمیر مکران | حکمرانان مادستان و فارس |
|---|---|---|---|
| ۱ | آمیر کیکان دویم براخوئی | آمیر لبوسان ادرگانی | ۱- دارا سویم ہنحا منشی سنہ ۳۳۸ ق-م تا سنہ ۳۳۰ ق-م<br>۲- سکندر مقدونی سنہ ۳۳۰ ق-م تا سنہ ۳۲۳ ق-م<br>۳- سیلوکوس مقدونی سنہ ۳۲۳ ق-م تا سنہ ۲۸۱ ق-م |

| نمبر شمار | جلاوطن آمیر تودران | جلاوطن آمیر مکران | حکمرانان مادستان و فارس |
|---|---|---|---|
| ۲ | آمیر بختیار براخوئی | آمیر شاہک ادرگانی | سیلوکوس مقدونی<br>سنہ ۳۲۳ ق-م تا سنہ ۲۸۱ ق-م |
| ۳ | آمیر مہراب براخوئی | آمیر منگیپ ادرگانی | i- انطیوکوس اول<br>سنہ ۲۸۱ ق-م تا سنہ ۲۶۲ ق-م<br>ii- انطیوکوس دویم۔<br>سنہ ۲۶۲ ق-م تا سنہ ۲۴۹ ق-م<br>iii- اشک اول آشکانی<br>سنہ ۲۴۹ ق-م تا سنہ ۲۴۶ ق-م<br>iv- تیرداد اول آشکانی<br>سنہ ۲۴۶ ق-م تا سنہ ۲۱۱ ق-م |
| ۴ | آمیر سام براخوئی | آمیر بختیار ادرگانی | i- اردوان اول آشکانی۔<br>سنہ ۲۱۱ ق-م تا سنہ ۱۹۲ ق-م<br>ii- پرپاتیوس آشکانی<br>سنہ ۱۹۲ ق-م تا سنہ ۱۷۶ ق-م |
| ۵ | آمیر شاہک براخوئی | آمیر سہول ادرگانی | i- فرہاد اول آشکانی<br>سنہ ۱۷۶ ق-م تا سنہ ۱۷۱ ق-م<br>ii- مہرداد اول آشکانی<br>سنہ ۱۷۱ ق-م تا سنہ ۱۳۸ ق-م |

| نمبر شمار | جلاوطن آمیر توران | جلاوطن آمیر مکران | حکمرانان مادستان و فارس |
|---|---|---|---|
| ۶ | آمیر بہرام براخوئی | آمیر گنزان اردگانی | i. فرہاد دویم آشکانی<br>سنہ ۱۳۸ ق-م تا سنہ ۱۲۸ ق-م<br>ii. اردوان دویم آشکانی<br>سنہ ۱۲۸ ق-م تا سنہ ۱۲۴ ق-م<br>iii. مہرداد دویم آشکانی<br>سنہ ۱۲۴ ق-م تا سنہ ۸۸ ق-م |

# باب سویم

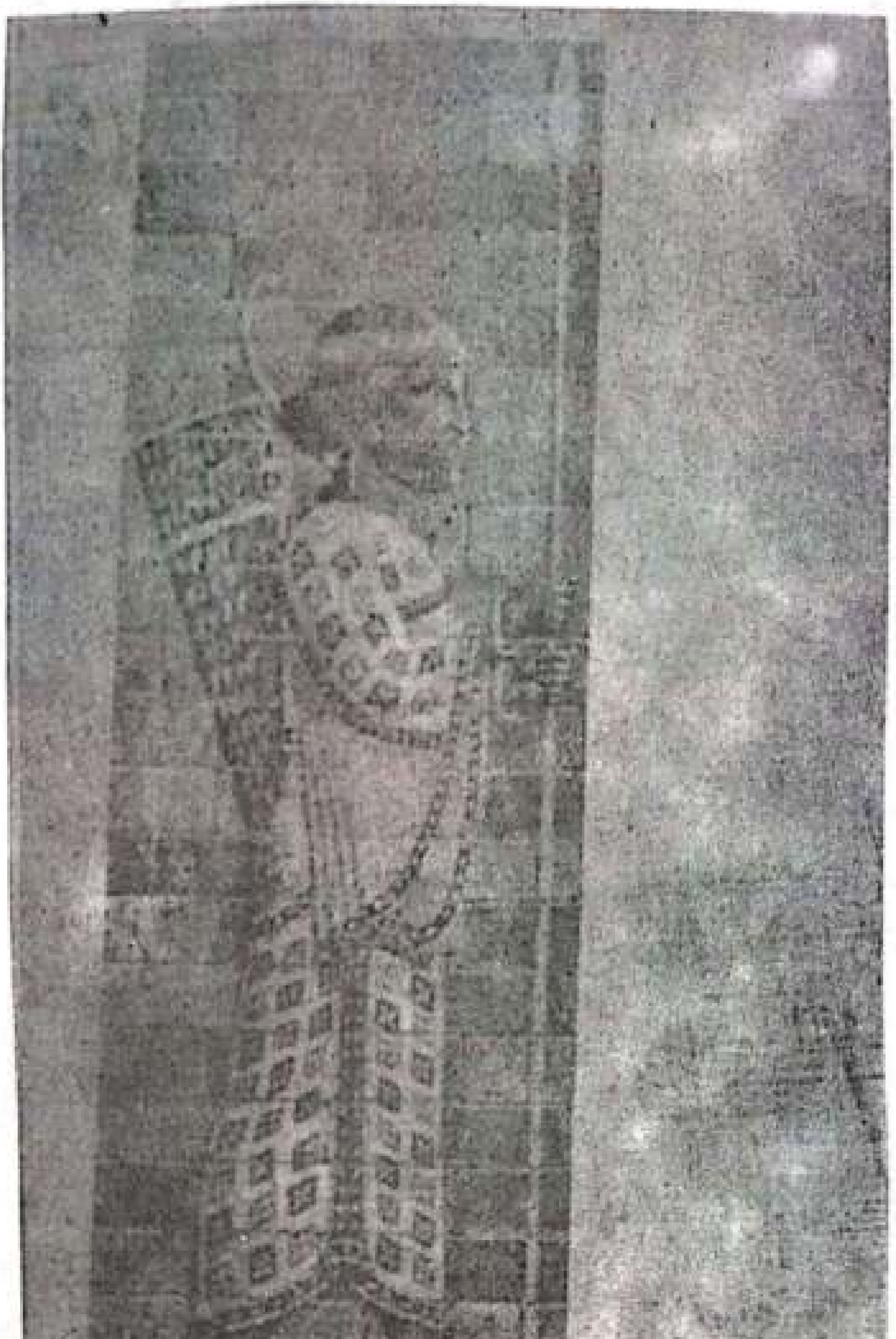

# اکراد بلوچ کی اپنے آبائی وطن کو منتقلی

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ سنہ ۳۳۰ ق-م میں سکندر مقدونیہ کا بادشاہ سلطنت مادستان و فارس پر حملہ کر کے۔ دارا سویم ھخا منشی فرمان روائے فارس کو شکست دے کر سلطنت فارس و مادستان پر قابض ہو گیا۔ گویا اس شکست کے بعد ھخا منشی خاندان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اس سیاسی تبدیلی کی وجہ سے۔ مادستان و فارس کی حلیف اور ہمنوا امارتیں بھی ختم ہو گئیں۔ جن میں سر فہرست توران اور مکران کے اکراد بلوچ کی امارتیں تھیں۔ اکراد بلوچ جو توران اور مکران میں رہتے تھے۔ ان کے ساتھ ایک اور المیہ بھی پیش آیا۔ کہ سکندر کی وفات کے بعد اسکی مشرقی سلطنت یونانی سپہ سالار سیلوکوس کو مل گئی۔ سیلوکوس نے سلطنت فارس اور مادستان حاصل کرنے کے بعد۔ سلطنت ہند پر حملہ کیا۔ اور شکست کھائی۔ جسکے نتیجے میں اُسے اُس وقت کے بلوچستان کا خطہ جو توران اور مکران پر مشتمل تھا ہندوستان کے بادشاہ چندر گپت موریا کو تاوان جنگ میں دینا پڑا۔ توران اور مکران کی منتقلی کے بعد۔ فرمان روائے ہند نے اپنے قبائل کو۔ توران اور مکران میں بسایا۔ جس کی وجہ سے اکراد بلوچ کو ان علاقوں کو خیرباد کہنا پڑا۔ وہ بے گھر ہو کر۔ زرنگ یا زابلستان میں پناہ گزین ہوئے۔ جہاں ان کے دیگر قبائل اکراد بھی رہتے تھے۔ اور ان کی امارت بھی قائم تھی۔ گویا اس نقل مکانی

کی وجہ سے اکراد بلوچ دوبارہ یونانی تسلط کے تحت آ گئے۔ یونانی اقتدار کے دوران پارتیا (خراسان) کے قبیلہ آشکانی کے امیر آشک نے ۲۴۷ء ق.م میں۔ اپنی حکومت کی بنیاد۔ پارتیا (خراسان) میں ڈالی۔ بعد میں اپنی سلطنت کو وسعت دیکر۔ ماد ستان اور فارس کو یونانی تسلط سے چھٹکارا دلادیا۔ ۱۶۱ء ق.م میں آشکانی خاندان کے پانچویں بادشاہ مہرداد اول۔ نے زرنگ یا زابلستان کے جنوب مشرقی علاقے۔ جو مکران اور توران کہلاتے تھے۔ ہندی حکومت کے تسلط سے آزاد کرا کر اپنی سلطنت میں شامل کر دیئے۔ گویا اکراد بلوچ کے لئے یہ موقع فراہم کر دیا۔ کہ وہ اپنے آبائی وطن میں دوبارہ جاکر آباد ہوجائیں۔ چنانچہ اکراد بلوچ کے امراء نے ان مہمات میں مہرداد اوّل۔ کو بھرپور امداد دی۔ اور ان کی افواج کے ساتھ شانہ بشانہ لڑکر۔ ان علاقوں کو دوبارہ حاصل کیا۔ اور کوئی ڈیڑھ صدی بعد۔ یعنی ۳۳۰ء ق.م سے لیکر ۱۶۱ء ق.م تک۔ ایسی سیاسی صورتحال پیدا ہوئی۔ کہ اکراد بلوچ کو اپنا آبائی وطن دوبارہ مل گیا۔ مہرداد اوّل۔ بادشاہ آشکانی نے مادکرد خاندان اور ھخا منشی خاندان کے نقش قدم پر چل کر اکراد بلوچ کو۔ دوبارہ توران اور مکران کے علاقے دے کر۔ ان کی امارتیں قائم کردیں۔ اور ان کو ان سرحدی علاقوں کی حفاظت کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ چنانچہ توران اور مکران میں تیسری بار۔ اکراد بلوچ کی امارتیں قائم ہوئیں۔ اکراد بلوچ اپنے زرنگ یا زابلستان کے قیام کے دوران اپنے زابلستانی کرد

بھائیوں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اور اسی اثناء میں ۔ اپنی قبائلی تنظیم کو از سر نو ۔ مرتب کر کے ۔ اپنی ایک قبائلی انجمن یا کنفیڈریسی تشکیل دی ۔ یہ قبائلی برادری اس قدر مضبوط اور مربوط تھی ۔ کہ آئندہ آنے والے انقلابات کے تھپیڑوں کا نہایت استقامت اور پامردی سے مقابلہ کرتی رہی ۔ اور ہر نو وارد حکمران کی یہی کوشش ہوتی ۔ کہ یہ قبائلی ۔ کنفیڈریسی اسکی حلیف رہے ۔ چنانچہ ہر نو وارد حکمران نے ہمیشہ اس کنفیڈریسی کے امراء سے دوستانہ روابط قائم رکھے ۔ ان کو اپنی داد و دہش سے نوازتے رہے ۔۔۔ ان کی مالی امداد بھی کرتے رہے ۔۔۔ اور اس انجمن قبائل کو اپنے حلیف کا درجہ بھی دیا ۔ اس دور میں اکراد بلوچ پنجگانہ کے امراء یہ تھے ۔ آمیر بہرام براخوئی ۔ آمیر گنتران اورگانی آمیر کالانچ مالی ۔ آمیر استال کرمانی ۔

## اکراد بلوچ کی توران اور مکران میں تیسری بار اماراتوں کی قیام

### آمیر بہرام براخوئی کا توران میں میرمیران ہونا سنہ ۱۶۱ ق ۔ م تا سنہ ۱۱۹ ق ۔ م

توران و مکران کی فتح کے بعد ۔ آمیر بہرام براخوئی ۔ پہلا براخوئی آمیر تھا ۔ جو مسند توران پر بیٹھا ۔ وہ اپنے باپ کی جگہ سنہ ۱۶۱ ق ۔ م

میں اپنے براخوئی قبیلے کا آمیر منتخب ہوا اور آسی سال مہرداد اوّل آشکانی فرمان روا نے اکراد بلوچ کے ساتھ مل کر۔ خطہ توران اور مکران فتح کیا۔ اور ان علاقوں کی امارتیں دوبارہ اکراد بلوچ کو تفویض کر دیں۔ آمیر بہرام نے توران پر بیالیس سال حکمرانی کی۔ اس نے بہت بڑی لمبی عمر پائی۔ اس نے تین آشکانی بادشاہوں مہرداد اول۔ فرہاد دوئم اور اردوان دوئم کے دور دیکھے۔ اُس نے توران پر قبضہ کرنے کے بعد۔ سب سے پہلے اسکے دفاعی استحکام کی طرف توجہ دی۔

## قلعوں کی مرمّت

آمیر بہرام نے ان تمام اہم قلعوں کی جو خستہ حالت میں تھے۔ مرمت کرائی۔ ان کے نام کوردگال نامک۔ اس طرح بیان کرتا ہے۔ نغان کیکان۔ غزدار۔ آرمبیل۔ جالاریں۔ مشکان۔ سام پُر۔ بنجبیر۔ نورگان۔ ان قلعوں کی مرمت کرنے کا مقصد۔ توران کے دفاع کو مستحکم کرنا تھا۔

## دارالخلافہ کی منتقلی

شروع ہی سے توران کا دارالخلافہ کیکان تھا۔ براخوئی اکراد کے حکمرانی کے اوّلین اور دوئیم دور۔ تک کیکان توران کا دارالخلافہ رہا۔ مطابق کوردگال نامک۔ آمیر بہرام براخوئی

نے کیکان کی بجائے۔ (غزدار) کو دارالخلافہ قرار دیا۔ گو کہ اپنی جغرافیائی ہیئت کی رو سے کیکان۔ ادوارِ قدیم میں ایک ناقابلِ تسخیر قلعہ تھا۔ جس کی وجہ سے تورانی دور۔ ماد کرد دور اور ھکھامنشی دور میں اکراد براخوئی حاکموں نے کیکان کی۔ اس خصوصیت کے وجہ سے اس کی مرکزی حیثیت کو برقرار رکھا۔ مگر براخوئی حکمران آمیر بہرام نے اپنے تیسرے دورِ حکمرانی میں دارالخلافہ کو کیکان سے (غزدار) منتقل کیا۔ اسکی دو وجوہات ممکن ہوسکتے ہیں۔ اول یہ کہ کیکان سطح مرتفعٔ توران کے بلند ترین مقام پر واقعہ ہونے کی وجہ سے سردیوں میں کافی سرد ہوگا۔ اور یہاں شدت کی سردی پڑتی ہوگی۔ دویم۔ غزدار توران کے وسط میں واقعہ ہونے کی وجہ سے گرد و نواح کے علاقوں کے صدر مقامات سے قریب تر ہوگا۔ لہٰذا آمیر بہرام نے اس انتقالِ دارالخلافہ کو اس وقت کے حالات کے مطابق۔ مناسب سمجھا ہوگا۔

## توران کے علاقوں کی تقسیم

جیسا کہ کتاب ہٰذا کے باب اوّل میں بیان ہوچکا ہے۔ کہ جب ۸۵۳ ق۔م میں۔ ماد کردوں نے مادستان اور فارس میں اپنی سلطنت کی بنیاد ڈالی تو براخوئی کردوں نے سطح مرتفعٔ توران کو فتح کر کے۔ اسمیں سکونت اختیار کی۔ ان کے آمیر۔ آمیر کیکان۔ نے علاقوں کو اپنے طائفوں میں

تقسیم کیا۔ تقریباً سات سو سال بعد جب آشکانی دور میں۔ اکراد براخوئی نے دوبارہ سطح مرتفع توران یعنی موجودہ سطح مرتفع قلات کو فتح کیا۔ تو انکے اس دور کے آمیر۔ آمیر بہرام نے آمیر کیکان کی پرانی تقسیم کو بحال رکھا۔ (۱) خطہ کیکانان — کیکانی اور گورانی قبائل کے طائفوں کو دیا۔ (۲) خطہ غزدار یعنی وسطی توران۔ مشکانی۔ غزداری۔ گریشکانی۔ سارونی قبائل کے طائفوں کے حوالہ کیا گیا۔ (۳) ارمابیل۔ آرمیلی طائفوں میں تقسیم ہوا۔ (۴) درہ بولان۔ بولانی طائفوں کو دیا گیا۔

## ساکا قبائل کا خروج

مہرداد اول نے جب مشرقی علاقے آریان آرا خوزسیا۔ توران اور مکران کی مہمات کو سر کیا۔ اور کامیابی سے ان علاقوں کو دوبارہ فتح کیا۔ تو وہ اپنے دارالسلطنت کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں چند دن قیام کرنے کے بعد۔ ان کو اطلاع ملی کہ شمالی سرحدات کے نزدیک ساکا قبائل کا اجتماع ہو رہا ہے۔ وہ مہرداد ہاتم پیلوس سے گزر کر سلطنت فارس میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ یہ اطلاع ملنے کے بعد۔ مہرداد اول ایک لشکر جرار کے ساتھ۔ سرحدی علاقہ بین النہرین پہنچا۔ تاکہ ساکا قبائل

کی یلغار کو روکا جاسکے۔ مرو پہنچ کر مہرداد اول نے اپنی افواج کو ساکا ہوں کی سرحدات پر واقع کیمپوں پر حملے کا حکم دیا۔ آخر کار ساکا مجبور ہوکر۔ پیچھے ہٹ گئے۔ ساکا ہوں کے امراء نے جب اس طرف سے راستوں کو مسدود پایا۔ توانہوں نے جنوب مشرق کا رُخ کیا اور مرو سے ہرات۔ زابلستان اور بلوچستان ہوتے ہوئے۔ ہندوستان میں داخل ہوگئے۔

## وفات مہرداد اوّل

مہرداد۔ اوّل۔ آشکانی خاندان کا پانچواں نامور بادشاہ تھا۔ وہ تینتیس سال نہایت دبدبہ۔ اور شان و شوکت کے ساتھ حکومت کرنے کے بعد فوت ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا فرہاد دویم تخت نشین ہوا۔

## فرہاد دویم کا بادشاہ ہونا
## سنہ ۱۳۸ ق م تا سنہ ۱۲۸ ق م

فرہاد دویم کے تخت نشین ہوتے ہی۔ شام کے سیلوکی فرماں روا کے ساتھ اُس کے تعلقات خراب ہوگئے۔ شام کے سیلوکی حکمران انطیوکوس ہفتم نے تعلقات میں خرابی کی ابتدا کی۔ اس کی وجوہات

یہ تھیں۔ اسی انطیوکوس ہفتم کا بھائی ڈیمیٹریوس۔ مہرداد اول کے پاس قید تھا۔ وہ اسے چھڑا نہ سکا۔ کیونکہ اسکے تخت کا دعویدار تریغون بہت قوی تھا۔ اور مسلسل اسکے ساتھ برسرِ پیکار رہتا تھا۔ جب مہرداد اول فوت ہوا۔ اور فرہاد دوئم تخت نشین ہو۔ تو اسی اثنا میں انطیوکوس ہفتم اپنے حریف تریغون کو شکست فاش دے کر اس پر غالب آ گیا۔ اب اندرونی طور پر اپنے ملک میں اسے کسی دشمن کا خطرہ نہ تھا۔ لہٰذا وہ اپنے بھائی کو فرمان روائے فارس کی قید سے رہائی دلانے کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اس نے فارس پر حملے کی تیاریاں شروع کیں۔ آخرکار ۱۳۰ ق-م میں وہ ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ فارس پر حملہ آور ہوا۔ تین معرکوں میں اس نے فارس کے بادشاہ فرہاد دوئم کو پے در پے شکستیں دیں۔ اس نے ایک زبردست غلطی کی کہ ان فتوحات کے بعد وہ شام واپس لوٹتا۔ لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ فارس کے سرد ترین مقام کماداستان میں موسم سرما گزارنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس صوبے کے مختلف شہروں پر اپنی سپاہ کو تقسیم کر دیا۔ موسم سرما میں۔ ان فوجیوں کی اقامت کی وجہ سے مختلف شہروں میں شہری باشندوں کو کئی ایک دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اور وہ یونانیوں کے مخالف ہو گئے۔ اور اس تقسیم کی وجہ سے انطیوکوس کی فوجوں کی شیرازہ بندی بھی متاثر

ہوئی۔ وہ جنگ کو موسم سرما میں دوبارہ جاری کرنا چاہتا تھا مگر اسکے مشیروں نے مندرجہ بالا دو وجوہات کی بناء پر اسے جنگ کرنے سے منع کر دیا۔ ان وجوہات کے علاوہ آشکانی فرماں روا کی فوج کی تعداد بھی زیادہ تھی۔ اور وہ کوہستان میں محفوظ مقامات پر مورچہ بند تھے۔ مگر انطیوکوس ہفتم نے اپنے مشیروں کی ایک بات بھی نہ سُنی۔ اور جنگ چھیڑ دی۔ وہ اس غلط فہمی میں مبتلا تھا۔ کہ شکست خوردہ فوج سے وہ کیونکر دامن بچا کر نکل جائے۔ اور ہمیشہ کے لئے بدنامی مول لے۔ جب جنگ چھڑ گئی۔ تو ہر محاذ پر۔ آشکانیوں نے شام کی یونانی افواج کو شکست دی۔ وہ سراسیمگی کے عالم میں ادھر ادھر بھاگتے رہے۔ اور جہاں بھی گئے۔ آشکانی افواج ان کا تعاقب کرکے۔ ان کو تہہ تیغ کرتی رہی آخر کار انطیوکوس ہفتم اپنے چند جاں نثار ساتھیوں کے ساتھ گرفتار ہوا۔ اور آشکانی بادشاہ کے حکم سے قتل کر دیا گیا۔

## فرہاد دویم کا قتل

جب انطیوکوس نے سلطنت فارس پر حملہ کیا۔ تو اس حملے سے پہلے فرہاد دویم نے ساکا قبائل کے بہت طاقتوں کی جنگی خدمات بہ ادائیگی معاوضہ حاصل کی تھیں۔ مگر وہ عین موقع جنگ پر نہیں پہنچ سکے۔ جس کے نتیجے میں انطیوکوس۔ نے تین مرتبہ آشکانی فرمان روا کو شکست دی۔ جب سردیوں میں دوبارہ لڑائی چھڑ گئی۔ اور

فرہاد دویم نے انطیوکوس کو مار بھگایا۔ اور فتح یاب ہوا۔ تو اس نے ساکا قبائل کے اُمراسے اپنی دی ہوئی رقم کا مطالبہ کیا۔ لیکن ساکا کے اُمراء نے یہ عذر لنگ پیش کیا کہ وہ اب بھی جنگ کیلئے تیار ہیں۔ لیکن اب جنگ کی ضرورت نہ تھی۔ اور فرہاد دویم رقم کی واپسی کے لئے برابر اصرار کرتا رہا۔ جس کے نتیجے میں ساکا امراء نے اپنے قبائل کے ساتھ شہروں میں غارت گری شروع کر دی۔ فرہاد دویم نے برآفروختہ ہوکر۔ اُن پر حملہ کر دیا۔ چونکہ اسکی فوج میں اکثریت انطیوکوس کی مغلوب سپاہیوں کی تھی۔ جب انہوں نے ساکاہوں کا پلہ بھاری دیکھا تو فرہاد دویم کو چھوڑ کر ان سے مل گئے۔ اور اس طرح فرہاد دویم کو ساکاہوں نے دورانِ جنگ میں مار ڈالا۔

## اردوان دویم کا بادشاہ ہونا سنہ ۱۲۸ ق م تا سنہ ۱۲۴ ق م

فرہاد کا۔ ساکاہوں کے ہاتھوں قتل ہونے کے بعد۔ اس کا چچا۔ اردوان دویم تخت نشین ہوا۔ اس کے دور میں ساکاہوں نے تمام سلطنت فارس میں اودھم مچا رکھا تھا۔ اور وہ اتنے طاقتور ہو گئے تھے۔ کہ آشکانی حکمران کو ان کے رؤسا کو باج گزاری کی رقم ادا کرنی پڑی۔

## آمیر بہرام براخوئیؔ کا انتقال،

آمیر بہرام براخوئیؔ نے بہت بڑی لمبی عمر پائی۔ اس نے تین آشکانی فرماں روا۔ مہرداد اول۔ فرہاد دویم۔ اور اردوان دویم کی حکمرانی کے دور دیکھے۔ یہ امراء اکراد بلوچ پنجگانہ آمیر مہراب زنگنہ۔ آمیر گنتران ادرگانی۔ آمیر کالانچ مالکی آمیر آستال کرمانی اُسکے ہم عصر تھے۔

## آمیر شاہداد براخوئیؔ کا میر میران ہونا سنہ ۱۱۹ ق م تا سنہ ۸۸ ق م

آمیر بہرام براخوئیؔ کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا۔ شاہداد۔ مسند امارت پر بیٹھا۔ چونکہ فرہاد دویم اور اردوان دویم آشکانی بادشاہ یکے بعد دیگرے ساکاہوں کی سرکوبی کی جنگوں میں مارے جاچکے تھے۔ لہٰذا اس وجہ سے ساکاہوں کی ہمتے بہت بلند ہوچکی تھی۔ وہ مزید جنوب کی طرف بڑھ کر۔ زرنگ یا ذابلتان۔ کوہان اور مکران کے علاقوں میں چیرہ دستیاں کرنے لگے۔ اور لوٹ کھسوٹ کا بازار خوب گرم کررکھا تھا۔ اسی بناء پر ان کے اور اکراد بلوچ کے درمیان نزاع پیدا ہوگیا۔

## اکراد بلوچ کی ساکاہوں سے جنگ

ساکاہوں کے آمیر۔ توغاس نے زابلستان کو تاراج کرنے کے بعد توران کا رُخ کیا۔ چنانچہ اکراد بلوچ کے رؤسا۔ آمیر شاہداد براخوئی۔ آمیر دلگین ادرگانی۔ آمیر دروار مالی۔ آمیر نِدرک کرمانی۔ آمیر نوجہان زنگنہ نے اپنے تمنی لشکروں کو جمع کرکے۔ ساکا آمیر توغاس کی پیش قدمی کو روکنا چاہا۔ بمطابق کوردگال نامک۔ نشکین کے ریگ زاروں میں اکراد بلوچ ڈیرہ ڈال کر ساکا آمیر کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ چنانچہ توغاس نے جب یہاں سے گزرنا چاہا۔ تو پہلے سے اکراد بلوچ نے اسکے راستے کو روک رکھا تھا۔ اسی مقام پر سخت لڑائی ہوئی۔ آمیر توغاس کو شکست فاش دی گئی۔ وہ پسپا ہوکر آراخوسیا اور زابلستان کی طرف بھاگ گیا۔

## مہرداد دویم کا بادشاہ ہونا سنہ ۱۲۴ ق۔م تا سنہ ۸۸ ق۔م

اردوان دویم کا ساکاہوں کی لڑائی میں مارے جانے کے بعد۔ مہرداد دویم کو اراکین سلطنت نے تخت پر بیٹھایا۔ یہ آشکانی خاندان میں بڑا مدبر اور سمجھدار فرمان روا گزرا ہے۔ اپنے ہم نام دادا۔ مہرداد اول کے نقش قدم پر چل کر۔ سلطنت آشکانی

کے نام کو چار چاند لگایا۔ بہت سے علاقے۔ جو اس کے اجداد کے زمانے میں سلطنت آشکانی کے ہاتھوں سے نکل گئے تھے۔ ان کو دوبارہ فتح کیا۔ ہر طرف سے دشمنوں کو زیر کر دیا۔ سلطنت مادستان و فارس کو وسعت دی اور مہرداد کبیر کے نام سے مشہور ہوا۔ ساکاہوں کو شکست فاش دے کر۔ ہمیشہ کے لئے ان کی یلغاروں کا قلع قمع کر دیا۔ اس وجہ سے ساکاہوں کی آمد کے سیلاب کا رُخ سلطنت ہندوستان کی طرف مڑ گیا۔ فارس ان کی مزید تباکاریوں سے محفوظ رہا۔ مہرداد دویم چھبیس سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔

## مہرداد دویم کے دور کے اکراد بلوچ اُمراء

مہرداد دویم کے دور کے اکراد بلوچ کے یہ امراء۔ توران اور مکران میں حکمرانی کر رہے تھے۔ آمیر شاہداو براخوی آمیر نوجہان زنگنہ۔ آمیر زرک کرمانی۔ آمیر دلگین اور گافی آمیر درواد مالی۔

اس دور میں توران اور مکران کے اکراد بلوچ نے حتی الامکان یہی کوشش کی اور اس غرض کے لئے جنگیں بھی کئے۔ کہ ساکاہوں کے توران اور مکران میں میں پاؤں جمنے نہ پائیں۔ جسکے نتیجے میں ساکا قبائل کے طائفے اکثر بلیشتر سلطنت ہند کی طرف جاکر وہاں آباد ہوتے رہے۔

## آمیر فیروز براخوئی کا میر میران ہونا توران میں ۸۸ق م تا ۶۸ق م

آمیر شاہداد کے بعد اس کا بیٹا۔ آمیر فیروز براخوئی منصب امارت توران پر بیٹھا۔ جس کے دور میں دوبارہ ساکاہوں کی یلغار کا رُخ توران اور مکران کی طرف مُڑ گیا۔ چنانچہ ساکاہوں کا آمیر موغو اپنے تمنات کے ساتھ شمالی توران کیکانان میں داخل ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ وہ کیکانان کے علاقے مساتنج یا مساتنگ کی وادی میں سام پوران میں۔ خیمہ زن ہوا۔ اُمرائے اکراد بلوچ اُسے یہاں سے نکالنے کے منصوبے بنانے لگے۔ جس کے نتیجے میں ساکاہوں سے لڑائی ہوئی۔

## سام پوران کی لڑائی

اکراد بلوچ پنجگانہ کے امراء نے پانچوں نسلوں (ڈویژنز) کے لشکروں کو اکٹھا کرکے بمقام سام پوران۔ ساکاہوں کے کیمپ پر حملہ بول دیا۔ آمیر موغو نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ لیکن بعد میں اُس نے صلح کی درخواست کی۔ اکراد بلوچ نے آمیر موغو سے صلح کرلی۔ لیکن صلح کے باوجود آمیر موغو وادی مساتنج میں پاؤں نہ جما سکا۔ وہ درہ بولان کے راستے۔ بالائی سندھ

کے علاقے میں چلا گیا۔ اسکی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہو سکتی ہے۔ کہ توران کی بہ نسبت سندھ کے علاقے زیادہ زرخیز تھے۔ وہاں جا کر۔ ساکاہوں کا گزارہ معاش بہتر طریق پر ہو سکتا تھا۔ دوئیم یہ کہ ساکاہوں کو اکراد بلوچ کی صلح پر اعتماد نہ ہوگا۔ وہ یہ خیال کرتے ہوں گے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ آئندہ بلوچ اپنی طاقت کو مجتمع کر کے دوبارہ ان پر حملہ کر کے۔ انکو ملک سے نکالنے کی کوشش کریں۔ اور اس طرح ان کے علاقے میں رہ کر ساکا اُن سے ہمیشہ کے لئے دشمنی مول لینا نہیں چاہتے ہوں گے۔ سام پوران کی جنگ میں اکراد بلوچ کے ان امرائے کبیر فیروز براخوئی۔ آمیر سیامک زنگنہ۔ آمیر بہرام ادرگانی۔ آمیر سام مالی۔ آمیر مہراب کرمانی نے بھرپور حصّہ لیا۔ ساکا آمیر موغونے بھانپ لیا تھا۔ کہ وہ اکراد بلوچ کو شکست نہیں دے سکے گا۔ بہتر یہی سمجھا۔ کہ ان سے وقتی طور پر صلح کرلے۔ چنانچہ اس نے صلح کر کے کچھ مدت بعد سلطنت ہند کی طرف رخ کر لیا۔

## گودرز اول کا بادشاہ ہونا
## سنہ ۸۸ ق م تا سنہ ۸۱ ق م

مہرداد دوئیم کے دو بیٹے تھے۔ گودرز۔ اور اوروود۔ گودرز بڑا بیٹا تھا۔ آشکانی دستور کے مطابق اُسکو بادشاہ ہونا تھا۔

اُسے بادشاہت ملی۔ اور وہ سات سال تک حکمرانی کرتا رہا۔ اورد اورود مسلسل سازشوں میں مصروف رہا۔ تاکہ کسی نہ کسی طریقے سے تخت حاصل کرے چنانچہ اُسے کامیابی ہوئی۔ اور اُس نے بڑے بھائی گودرز کو اُسکے درباریوں کے ذریعے قتل کروا کر خود اسکی جگہ تخت پر بیٹھا۔ اور سلطنت آشکانی کی باگ ڈور سنبھال لی۔

## اورود اول کا بادشاہ ہونا ۵۱ق م تا ۴۵ ق م

اگرچہ اورود۔ تخت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ مگر اسے چین نصیب نہ ہو سکا۔ وہ چھ سال تک تخت پر براجمان رہا۔ مگر اس سارے عرصہ میں۔ اس کے بھائی گودرز کے حمایتوں نے اسکو آرام سے حکومت کرنے نہیں دی۔ وہ برابر شورش برپا کرتے رہے۔ آخر کار اسکے مخالفین نے حیلہ و فریب سے اُسے قتل کروا کر دم لیا۔

## سناترک کا بادشاہ ہونا ۴۵ ق م تا ۶۹ ق م

اورود کے قتل کے بعد۔ خاندان آشکانی میں کوئی نوجوان شہزادہ موجود نہ تھا۔ جسے تخت پر بٹھاتے۔ اس خاندان میں صرف ایک ضعیف العمر شخص

سناترک زندہ تھا. جس کی عمر اکیاسی سال تھی۔ اعیان سلطنت نے اُسے تخت پر بٹھا دیا۔ سناترک مُملکت میں امن و امان قائم کرنے میں کامیاب ہوا۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ساکاہوں کا ایک بہت بڑا قبیلہ ساکارکایو اس کا ہمنوا اور طرف دار تھا۔ سناترک نے صرف چھ سال حکمرانی کی۔ اور ستاسی سال کی عمر میں فوت ہوا۔ اسکی جگہ اس کا بیٹا فرہاد سویم تخت نشین ہوا۔ آمیر فیروز براخوئیؔ آمیر سیامک زنگنہ. آمیر بہرام اودگانی - آمیر سام مالی - آمیر مہراب کرمانی - اکراد بلوچ پنجگانہ کے رؤسا سناترک کے ہم عصر تھے۔

## آمیر مہرداد براخوئیؔ کا میر میران ہونا سنہ ۶۸ ق-م تا سنہ ۵۶ ق-م

آمیر فیروز کے بعد اُس کا بیٹا آمیر مہرداد براخوئیؔ مسند توران پر بیٹھا۔ آمیر مہرداد براخوئی کے دور امارت میں آمیر مُسن ساکا- نے اپنی امارت مشرقی خراسان اور زابلستان میں تشکیل دی۔ آمیر بیدلمر زنگنہ آمیر فیروک اودگانی - آمیر بلغان مالی - آمیر اجبان

کرمانی۔ آمیر مرداد براخوئی کے ہم عصر تھے۔ ان امرائے اکراد کی کونسل توران اور مکران کی امارتوں کے نظام کو مشترکہ طور پر چلاتی تھی۔

# باب چہارم

# باب چہارم

# سیت یا ساکا کون تھے؟

قبیلہ توخاری کا ایک طائفہ یوچین کہلاتا تھا۔ یہ لوگ مرکزی ایشیا کے شمالی خطہ کان سین کے علاقے میں سکونت پذیر تھے۔ دیگر توخاری طائفوں کے ساتھ یوچین طائفہ کی آن بن ہوگئی۔ چنانچہ وہ مسلسل ان کے ساتھ برسرِ پیکار رہے۔ مخالف طائفوں نے ان پر غالب آکر۔ ان کو جنوب کی طرف دھکیل دیا۔ یوچین طائفہ نے بہ امر مجبوری اپنے آبائی وطن کو خیرباد کہا۔ اور جنوب کی طرف نقل مکانی کی۔ ان کے رؤسا۔ ارسک۔ کے لقب سے ملقب تھے۔ چنانچہ ارسک موغان۔ ارسک موساس۔ ارسک توغر۔ جنوب کی طرف رود سیحوں کے علاقے میں وارد ہوئے۔ جو ساکا ہوں کا آبائی وطن تھا۔ یہاں آتے ہی یوچین کا تصادم ساکا ہوں سے ہوا۔ چونکہ یوچین تعداد میں بہت زیادہ تھے۔ وہ ساکا ہوں پر غالب آگئے۔ اور ان کی سرزمین پر قبضہ کر کے۔ ان کو مشرقی خراسان کی طرف دھکیل دیا۔ چونکہ خراسان کا علاقہ سلطنت فارس کا حصہ تھا۔ اور فارس پر آشکانی خاندان کی حکمرانی تھی۔ لہٰذا آشکانی فرمان روا۔ مہرداد اول کو خطرہ محسوس ہوا۔ اس نے ۱۴۰ ق۔م میں خراسان کی سرحد پر حملہ کر کے ساکا ہوں کو سرحد سے پیچھے دھکیل دیا۔ وقتی طور پر ساکا

پیچھے ہٹ گئے۔ مگر ساکا جنوب مغرب کی طرف نقل مکانی کرنے کے لئے مجبور تھے۔ کیونکہ پیچھے کی طرف سے۔ ان پر یوچین قبیلہ کا سخت دباؤ پڑ رہا تھا۔ چنانچہ فرہاد دوئم کے دور میں ساکاہوں کی یلغار پھر شروع ہو گئی۔ وہ خراسان میں داخل ہو کر۔ ساکانی علاقے پر قابض ہو گئے۔ فرہاد دوئم ان کے مقابلے کو نکلا۔ لڑائی ہوئی سنہ ۱۲۸ ق۔م میں فرہاد دوئم ساکاہوں سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ اسکے بعد اس کا بیٹا۔ اردوان دوئم تخت نشین ہوا۔ اس نے بھی ساکاہوں کے زور کو توڑنے کی بہت کوشش کی مگر اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ وہ بھی اپنے باپ کی طرح سنہ ۱۲۴ ق م میں ساکاہوں سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ بادشاہ آشکانی کے مارے جانے کی وجہ سے ساکاہوں کے حوصلے بلند ہوگئے اور انہوں نے خراسان۔ آراخوسیا۔ زابلستان میں پھیل کر بود و باش اختیار کر لی۔

## ساکاہوں کی امارت کا قیام

ویسے تاریخی دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ جس دور میں ساکا قبائل رودسیحوں کے آر پار کے علاقوں میں آباد تھے۔ جو ان کا آبائی وطن تھا۔ تو اس زمانے سے ان کے روابط سلطنت فارس سے قائم تھے۔ وہ کاروبار کے سلسلے میں فارس کے علاقہ خراسان آتے جاتے رہتے تھے۔ جب ھخا منشی خاندان کے

آخری فرمان روا۔ دارا کو سکندر مقدونی نے شکست دے کر سلطنت فارس پر قبضہ کیا۔ تو یونانیوں سے ساکا ہوں کی روابط قائم تھے۔ انہوں نے یونانیوں کی حکمرانی کے دوران ان کی ملازمت بھی اختیار کی۔ اور سلطنت فارس کے شمال مشرقی علاقے۔ خراسان زابلستان آریا میں کاروبار کے سلسلے میں بھی ان کی آمدورفت رہتی تھی۔ چنانچہ ان علاقوں سے وہ بخوبی واقف تھے۔ جب یوچین قبائل نے ان کو ان کے آبائی مسکن رود سیحوں سے بھاگنے پر مجبور کیا۔ تو وہ خراسان۔ زابلستان۔ آریا۔ کے علاقوں میں داخل ہو گئے۔ زابلستان کا علاقہ انہی کے نام سے موسوم ہو کر سکستان کہلانے لگا۔ اور ان کا وطن بن گیا۔ انہوں نے یہاں اپنی امارت قائم کر لی۔ مگر ساکا امراء نے تدبر سے کام لیکر دو اہم پالیسیاں اختیار کیں۔ ایک تو انہوں نے آشکانی بادشاہوں کی بالادستی کو قبول کر لیا۔ دوسرا یہ کہ۔ جہاں کہیں بھی گئے اور جس علاقے میں سکونت اختیار کر لی۔ وہاں کے مقامی باشندوں کے ساتھ گھل مل گئے۔ اور ان کی زبان۔ اور ثقافت کو اختیار کر کے۔ اپنے غیر ہونے کی حیثیت کو ختم کر دیا۔ زابلستان میں اُن کی امارت کے قیام کے بعد۔ ان کے روابط اکراد بلوچ کے ساتھ قائم ہو گئے۔ کیونکہ زابلستان کے مشرق میں توران اور جنوب میں مکران کے خطے واقع تھے۔ ان کی سرحدات زابلستان سے متصل تھیں۔ بعد میں۔ ساکا۔ اکراد بلوچ کے ساتھ بھی گھل مل گئے۔

## آمیر مائی سس کا آمیر ہونا سنہ ۷۵ ق م تا سنہ ۵ ق م

بمطابق کوردگال نامک ـــ یہ ساکاہوں کا پہلا آمیر تھا۔ جس نے زابلستان میں اپنی حکومت قائم کرلی۔ بعد میں اُس نے (کاندارا) کا علاقہ بھی اپنے زیرنگیں کرلیا۔ اس نے فارس کے آشکانی فرمان رواؤں کی بالادستی تسلیم کرکے خراج بھی دیا۔ یہ غالباً وہی ساکا آمیر تھا۔ جس کا ہندوستان کی تاریخ میں۔ مالوس کے نام سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ چونکہ آشکانی خاندان کے فرمان روا۔ مدبّر اور معاملہ فہم تھے۔ وہ گردو نواح کے حکمرانوں سے۔ بغیر جنگ کئے ہوئے۔ اپنی بالادستی منواکر۔ ان کو اپنا حلیف بناتے تھے۔ اور ان کو ہر طرح کی داخلی خودمختاری بھی دیتے تھے۔ تاکہ وہ بھی اپنے علاقوں کا نظم ونسق چلاتے میں مصروف عمل رہیں۔ مائی سس (کاندارا) کی فتح کے بعد۔ کاندارا سے متصل ہندوستان کے بہت سے علاقوں پر قابض ہوکر۔ اپنی مملکت کو وسعت دی۔ تاکسیلان اور وادی سندان کے بہت سے علاقے اسکی قلمرو میں شامل تھے۔ کوردگال نامک میں۔ مائی سس کا تذکرہ مسُن کے نام سے بھی ہوا ہے۔

## اکراد بلوچ اور ساکا۔ کا اتحاد

گودرز۔ اول جو سنہ ۸۸ ق م سے لیکر سنہ ۸۱ ق م

تک حکومت کرتا رہا۔ آشکانی خاندان کا نواں حکمران تھا۔ اسی کے دور میں مشرقی خراسان۔ زابلستان۔ کاندارا میں ساکاہوں نے اپنی امارتیں قائم کرلی تھیں۔ چونکہ انہوں نے آشکانی خاندان کے فرمان رواؤں کی بالادستی کو تسلیم کرلیا تھا۔ لہٰذا اسکے بدلے میں انہوں نے ساکاہوں کی امارتوں کی توثیق کردی تھی۔ اسی دور میں۔ اکراد بلوچ اور ساکاہوں کے درمیان دوستانہ تعلقات پیدا ہوگئے تھے۔ جس کا علم بردار۔ آمیر مائی سس تھا۔ اور یہ ساکا امارت قائم ہونے کے بعد ساکا امراء کا اپنی سیاسی استحکام کی خاطر۔ ان جنوب مشرقی خطوں کے لوگوں اور ان کی امارتوں کے ساتھ دوستانہ روابط قائم رکھنا ضروری تھا۔ تاکہ مصیبت کے وقت ان خطوں کے اکراد بلوچ۔ ان کی خاطر خواہ امداد کرسکیں۔

## ازسس اول ساکا کا آمیر ہونا سنہ ۵ ق م تا سنہ ۲۲ ق م

آمیر مائی سس (مُسُن م) کے دو بیٹے تھے۔ ازسس۔ اور آزون سس۔ ازسس چونکہ بڑا بیٹا تھا۔ باپ کی جگہ تخت نشین ہوا۔ اس نے ھند کے علاقہ۔ بنج آبان کو فتح کرکے اپنی قلمرو میں شامل کرکے۔ اپنی سلطنت کو وسعت دی اور اس نئے مفتوحہ علاقہ کا انتظام اپنے بھائی۔ آزون سس کے سپرد کردیا۔

اس نے اٹھائیس سال حکمرانی کی۔ اسی سا کا حکمران کے دور میں۔ آمیر فرہاد زنگنہ کرد۔ اپنے قبیلہ کے ساتھ توران منتقل ہوا۔ اور دو سا کا طائفے۔ سلگر۔ اور ساگدی۔ جو اسکے قبیلہ کے ساتھ منسلک ہو گئے تھے۔ وہ بھی توران آئے جنہیں آمیر بہمن براخوئی میر میران۔ توران نے غنزدار اور ارمابیل کے علاقوں میں بسایا۔

# آمیر بہمن براخوئی کا میر میران ہونا سنہ ۵۵ ق م تا سنہ ۲۵ ق م

آمیر مہرداد کے بعد اس کا بیٹا۔ آمیر بہمن توران کی مسند پہ بیٹھا۔ اسی کے دور امارت میں۔ آمیر فرہاد زنگنہ کرد مع اپنے طائفہ زنگنہ و دیگر دو طائفے ساکا۔ سلگر۔ اور ساگدی کے زابلستان سے نقل مکانی کر کے توران میں آکر۔ مستقل بود و باش اختیار کر لی۔ آمیر بہمن نے طائفہ زنگنہ کو کیکانان کی وادی گوران میں۔ طائفہ ساگدی کو ایالت غنزدار کی وادی گریشکان میں۔ طائفہ سلگر کو وادی پیلار میں بسایا۔ ساگدی طائفے کے آمیر کا نام کودر تھا۔ چنانچہ ان امراء نے اپنے قبائل کے ساتھ۔ تفویض شدہ علاقوں میں جاکر مستقل طور پر بود و باش اختیار کر لی۔ آمیر بہمن نے انتیس سال حکمرانی کی۔ آمیر بہمن براخوئی کے ہم عصر

رند سائے اکراد بلوچ پنجگانہ کے اسماء یہ ہیں۔ آمیر فرھاد زنگنہ۔ آمیر بو بکے ادرگانی آمیر میوان مالمی۔ آمیر سنہان کرمانی۔

## آمیر ازسس دویم ساکا۔ کا آمیر ہونا ۲۲ق۔م تا ۱ق۔م

ازسس اول کی وفات کے بعد۔ اُس کا بیٹا۔ اسالی سس۔ باپ کی مسند پر بیٹھا۔ حکمران ہونے کے بعد۔ اُس نے ازسس دویم کا لقب اختیار کیا۔ ون سان۔ اُسکا چھوٹا بھائی تھا۔ ازسس دویم نے ہند میں مزید علاقے فتح کئے۔ اور اپنے بھائی۔ ون سان۔ کوان علاقوں کا نائب آمیر مقرر کیا۔ یہ ساکاہوں کا پہلا آمیر تھا۔ جس نے ہند کے مفتوحہ علاقوں پر۔ اپنی باقاعدہ حکومت قائم کرلی۔ ازسس دویم نے اکیس سال حکمرانی کی۔ اور فوت ہوا۔ اسکے بعد اس کا بیٹا گوندرس فاسان اس کا جانشین بنا۔

## آمیر بسام براخوئی کا میر میران ہونا ۲۵ق۔م تا ۱ق۔م

آمیر بھمن کی وفات پر اس بیٹا آمیر بسام اس کا جانشین بنا۔ اسی کے دور حکومت میں اکراد بلوچ پنجگانہ نے توران اور مکران کے نظم ونسق کو چلانے کے لئے۔ دیوان ملوک

کو تشکیل دی - جتنے بھی قبائل توران اور مکران میں سکونت رکھتے تھے - ان کے امراء اسی دیوان ملوک کے ممبر تھے - اور یہ پانچ امرائے اکراد بلوچ - اسی دیوان ملوک کے ممبر اور سرپرست اعلیٰ کے فرائض انجام دیتے تھے - آمیر بسّام براخوئی - آمیر سیاوش زنگنہ - آمیر مہرداد درگانی - آمیر سمبکان مالی - آمیر میہار کرمانی - اس دیوان کی تشکیل کے بعد - توران اور مکران میں رہنے والے قبائل کے تمام سماجی - اقتصادی قبائلی مسئلے - اسی دیوان ملوک کے ذریعے ہی تصفیہ پاتے تھے -

## آمیر گوندوس فاسان کا آمیر ہونا سنہ ۲۵ء تا سنہ ۶ء

ازسس دوئم کی وفات کے بعد اُس کا بیٹا - گوندوس فاسان مسند امارت سکستان (زابلستان) پر بیٹھا - اُس کا بھائی - گودا - اس کا وزیر اور مشیر خاص تھا - گوندوس فاسان بعد میں ہند منتقل ہوا - اور وہاں کے مفتوحہ علاقوں کی حکمرانی سنبھال لی - زابلستان اور آراخوسیا کی امارت اپنے بھائی گودا کے سپرد کر دی - ہند میں گوندوس فاسان مشہور سا کا حکمران گزرا ہے - اس نے جب ہند کے مفتوحہ علاقوں کی حکومت سنبھال لی - تو بعد میں مزید علاقے فتح کر کے اپنی سلطنت کو کافی وسعت دی -

## آمیر گوداسا کا آمیر زابلستان ہونا سنہ ۱ء تا ۲۵ء

جب ازسس دوئم کے بیٹے گوندوس فاسان نے ہندی سلطنت کی حکمرانی سنبھال لی۔ تو امارت سکستان (زابلستان) اور اسکے ملحقہ علاقوں پر اپنے بھائی۔ گوداکو حکمران مقرر کیا۔ گوداکو جب یہ امارت ملی۔ تو اس نے خراسان اور کرمان کے کچھ علاقوں پر قبضہ کیا۔ اور اپنے بیٹے۔ ابدیں گاسس۔ کوان علاقوں کا آمیر مقرر کیا۔ خود پچیس سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔

## ولادتِ حضرتِ مسیح علیہ السّلام

چار سے چھ سال قبل از مسیح کے درمیانی عرصہ میں حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام بیت المقدس کے گاؤں۔ بیت اللحم میں تولد ہوئے۔ اس دور میں۔ دنیا کے دو عظیم سلطنتیں۔ پارث اور روم وجود رکھتی تھیں۔ سلطنت پارث پر آشکانی خاندان کی حکمرانی تھی۔ تیرداد دوئم۔ آشکانی فرمان روائے سلطنت پارث تھا۔ اور رومی سلطنت کا فرمان روا۔ قیصر اگستاس تھا۔ چنانچہ اسی دور میں منجموں نے پیش گوئی کی تھی۔ کہ بیت المقدس میں ایک پیغمبر کی ولادت ہونی ہے۔ اس پیشگوئی کا تیرداد دوئم آشکانی

بادشاہ پارث کو علم تھا چنانچہ اس نے اپنے درباریوں کی ایک جماعت بیت المقدس روانہ کی۔ تاکہ وہ وہاں جاکر معلومات حاصل کریں۔ کہ آیا بمطابق پیش گوئی منجمین واقعی پیغمبر کی ولادت ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ چنانچہ یہ جماعت بیت المقدس پہنچی۔ اور اس امر کی تصدیق کی کہ واقعی آنے والے پیغمبر کی ولادت ہو چکی ہے۔ چنانچہ یہ وفد واپس فارس پہنچا۔ اور تیرداد دوئم کے دربار میں حاضر ہو کر۔ پیغمبر کے تولد ہونے کی گواہی دی۔ اور تصدیق کی۔ کہ انہوں نے نومولود پیغمبر کو بچشم خود دیکھا ہے۔

## آمیر خفی براخوئی کا میر میران ہونا سلہ ۶ تا ۳۵ ۶

آمیر بام کے بعد۔ اُس کا بیٹا۔ آمیر خفی توران کی مسند پر متمکن ہوا۔ اس کے دور میں فارس کی آشکانی سلطنت کا فرمان روا۔ فرہاد پنجم تھا۔

انہی ادوار میں ساکا ہوں نے جو امارتیں بلخ۔ زابلستان اور آراسوشیا میں قائم کی تھیں۔ انہیں بھی زوال سے دوچار ہونا پڑا۔ اسکی بڑی وجہ یہ تھی کہ ایک صدی کے سکون اور خاموشی کے بعد۔ مرکزی ایشیا۔ میں۔ پھر قبائل میں اضطراب شروع ہو گئی۔ جس کے نتیجے میں مغلوب قبائل کو اپنے آبائی مسکن کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اور وہ حسب سابق جنوب کے طرف نقل مکانی

پر مجبور ہوئے۔ اور اس طرح شمالی علاقوں سے۔ قبائل کا بطرفِ جنوب آنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس دفعہ یوچین قبیلہ کا ایک طائفہ جو کوشانی کہلاتا تھا۔ مغلوب ہونے کے بعد بطرف جنوب کوچ کر گیا۔ جنوبی علاقے باختر۔ آراسوشیا۔ زابلستان میں وارد ہو کر۔ جہاں ساکا لے ان کی آمد سے قبل اپنی امارتیں قائم کی تھیں انکو مغلوب کر کے۔ باہر نکال دیا۔ اور ان علاقوں پر خود قابض ہو گئے۔

## رسم استخوان شکنی

اس لفظ کے معنی ہیں۔ ہڈی توڑنا۔ اور اس رسم کو بلوچی زبان میں۔ ہڈپروشی۔ کہتے ہیں۔ زمانہ قدیم سے اکراد بلوچ کی سماجی زندگی میں یہ رسم چلی آرہی ہے۔ کہ اگر کوئی غیر بلوچ طائفہ۔ بلوچ قوم کے ساتھ رہ کر اسکی زبان ثقافت۔ تہذیب۔ وتمدن کو اختیار کرتا۔ تو اس رسم کے ذریعے اُسے بلوچ قومیت میں مدغم کر لیا جاتا تھا۔ اور اس ادغام کے بعد وہ بلوچ قوم کا جزو لاینفک بن جاتا تھا۔ جیسے کہ موجودہ دور میں بھی۔ تمام اقوام عالم میں یہ دستور اسی طرح چلا آرہا ہے۔ جسے انگریزی زبان میں (NUTURALIZATION) کہتے ہیں۔ یعنی کسی اجنبی شخص کو۔ کسی ملک کے حقوق قومیت عطا کرنا۔ گویا یہ رسم آج بھی تمام دنیا کی اقوام میں رائج ہے۔

# رسم کی ادائیگی کا طریقہ

قدیم دور میں اکراد بلوچ اس رسم کو اس طرح ادا کرتے تھے۔ جوکہ آج کے دستور سے کچھ مختلف تھی۔ اکراد بلوچ کا آمیر دیوان ملوک یا مزن جرگہ کے ممبروں کا دیوان طلب کرتا تھا۔ جسمیں تمام طائفوں کے آمیر شریک ہوتے تھے۔ اس دیوان میں خارجہ طائفہ کے آمیر اور معتبرین کو پیش کیا جاتا تھا۔ اور اسے دیوان کے صدر کے سامنے بٹھایا جاتا تھا۔ صدر خارجہ آمیر کی دستار بندی کرنے کے بعد۔ اعلان کرتا تھا۔ کہ یہ طائفہ آج بلوچ قوم میں شامل ہو گیا ہے۔ اور اسکے سود وزیان میں اس کا برابر کا شریک ہے۔ اسکے بعد خارجہ طائفہ کا آمیر۔ صدر کے ہاتھ پر بوسہ دے کر۔ حلفیہ اعلان کرتا تھا۔ کہ وہ اپنے عہد پر قائم رہ کر۔ آئندہ اپنے کو بلوچ قوم کا ایک جزو لاینفک سمجھے گا۔ اور ہر خوشی اور مصیبت میں اس قوم کا ساتھ دے گا۔ اس رسم کی ادائیگی کے بعد ضیافت دی جاتی تھی۔ اور خارجہ طائفہ کے آمیر کو۔ اکراد بلوچ کے آمیر کبیر کے پاس بٹھایا جاتا تھا۔ طشت میں دُمبے کی سجی یا کباب کو لاکر۔ آمیر کبیر کے سامنے رکھا جاتا تھا۔ اس سجی کو آمیر کبیر اور خارجہ طائفہ کا آمیر مل کر۔ ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے۔ اور ضیافت میں موجود امرا میں یہ گوشت تقسیم

کیا جاتا تھا۔ کھانے کے بعد. دیوان ملوک کے ممبر خارجہ آمیر سے بغل گیر ہوکر اُسے مبارک دیتے تھے. اس رسم کی ادائیگی کے بعد وہ بلوچ کا ایک جدا طائفہ تصور ہوتا تھا. یا اگر خارجہ طائفہ کی تعداد بہت کم ہوتی تھی. تو اُسے بلوچ مِلت کے کسی دیگر قبیلے کے طائفہ میں شمار کرکے . اسمیں شامل کردیا جاتا تھا.

## طائفہ سَلگرُ اور ساگدی کو اکراد بلوچ میں شامل کرنا

چنانچہ آمیر خفی براخوئی. میر میران توران نے اپنی حکمرانی کے دوران ۔ ان دو بڑے طائفے سَلگرُ اور ساگدی کو دو قبیلوں کی حیثیت دے کر۔ اکراد براخوئی میں. رسم ھڈپرکُشی کے بعد شامل کردیا. اور آج تک دونوں قبیلے. اکراد براخوئی کے دو جُدا قبیلے تصور ہوتے ہیں. گوکہ ان دونوں قبیلوں کے اسماء میں مرورِ زمانہ کے ساتھ تبدیلی واقع ہوچکی ہے. آج کے دور میں یعنی اب ساگدی قبیلہ ساجدی اور سَلگرُ قبیلہ. سَنگرُ کہلاتا ہے۔

## وفاتِ آمیر خفی

آمیر خفی براخوئی. چونتیس سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ یہ امراء اکراد بلوچ پنجگانہ آمیر وندان زنگنہ۔ آمیر کیکان

اور گانی۔ آمیر بوتان مالی۔ آمیر منگر کرمانی اُس کے ہم عصر تھے۔

## آمیر فیروز ساکا کا آمیر ہونا۔ ۲۵ سنہ ع تا ۴۸ سنہ ع

گوندو فاسان کی وفات کے بعد ہند میں اسکے تخت پر اس کا بیٹا۔ فیروز تخت نشین ہوا۔ چونکہ گوندو فاسان نے اپنے دورِ حکمرانی میں سکتان (زابلتان) اور اس کے ملحقہ علاقوں کی حکومت اپنے بھائی گودا کو دی تھی۔ چنانچہ گودا کی وفات کے بعد ان علاقوں کی حکمرانی اُس کے بیٹے ابدیں گاسس کو ملی۔

## کوشانیوں کا خروج

ابدیں گاسس کے دور میں کوشانی تُرک باختر۔ خراسان زابلتان۔ آراسوشیا کے علاقوں میں پھیل گئے تھے۔ اور ساکاہوں پر غالب آنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور ان کی امارتیں یکے بعد دیگرے زوال پذیر ہو رہی تھیں۔ جن کا اگلے باب میں تفصیل سے ذکر ہوگا۔ بہ مطابق کوردگال نامک شجرہ اُمرائے ساکا ہان زابلتان نیچے دیا جاتا ہے۔

مائی سس یا مئس پہلا آمیر زابلتان
دور حکمرانی ۔ سنہ ۷۵ ق م تا سنہ ۵۸ ق م
ازسس اول سنہ ۵۸ ق م تا سنہ ۲۲ ق م دوسرا آمیر زابلتان
آزون سس نائب آمیر ایالت ہائے ہند
اسالی سس ملقب بہ ازسس دویم تیسرا آمیر زابلتان دور حکمرانی سنہ ۲۲ ق م تا سنہ ۱ ق م
ون سان نائب آمیر ایالت ہائے ہند
گوندوسس فاسان سنہ ۱ء تا سنہ ۲۵ء ۔ مفتوحہ علاقے ہند کا پہلا فرمان روا ۔
گودا یا گودان سنہ ۱ء تا سنہ ۲۵ء چوتھا آمیر زابلتان
آمیر فیروز سنہ ۲۵ء تا سنہ ۴۸ء مفتوحہ علاقے ہند کا دوسرا فرمان روا
ابدین گماسس سنہ ۲۵ء تا سنہ ۴۸ء پانچواں آمیر زابلتان

## چارٹ ھم عصر امرائے ساکاھان۔ سکستان یا زابلستان وامرائے اکراد بلوچ۔ پنجگانہ۔ توران و مکران

| نام امراء اکراد بلوچ پنجگانہ توران و مکران | نام آمیر ساکا خاندان سکستان یا زابلستان | نمبر شمار |
|---|---|---|
| (۱) آمیر مہرداد براخوئی میر میران توران (۲) آمیر فیروک ادرگانی میر میران مکران (۳) آمیر بیداس زنگنہ (۴) آمیر بلغان مالی۔ آمیر اجبان کرمانی | آمیر ماؤس یا مسن سنہ ۷۵ ق م تا سنہ ۵۰ ق م | ۱ |
| (۱) آمیر بہمن براخوئی میر میران توران (۲) آمیر لوبک ادرگانی میر میران مکران (۳) آمیر فرہاد زنگنہ (۴) آمیر میوان مالی (۵) آمیر سنہان کرمانی | آمیر ازس اول سنہ ۵۰ ق م تا سنہ ۲۲ ق م | ۲ |
| (۱) آمیر بہرام براخوئی میر میران توران (۲) آمیر مہرداد۔ ادرگانی میر میران مکران (۳) آمیر سیاوش زنگنہ (۴) آمیر سمبکان مالی (۵) آمیر میہار کرمانی۔ | اسالی سس متلب بہ ازس دوئم۔ سنہ ۲۲ ق م تا سنہ ۱ ق م | ۳ |

| نمبر شمار | نام آمیرسا کا خاندان سکتان یازابلستان | نام امراء اکرداد بلوچ پنجگانہ توران و کمران |
|---|---|---|
| ۴ | (۱) گوندوس فاسان سنہ ء تا سنہ ۲۵ ء حکمران مفتوحہ علاقے ہند (۲) گودا۔ سنہ ء تا سنہ ۲۵ ء آمیرسکتان یازابلستان | (۱) آمیرخفی براخوئی میر میران توران (۲) آمیرکیکان ادرگانی میر میران کمران (۳) آمیروندان زنگنہ (۴) آمیر بوتان ماملی (۵) آمیر منگہ کرمانی |
| ۵ | (۱) آمیر فیروز۔ سنہ ۲۵ ء تا سنہ ۴۸ ء حکمران مفتوحہ علاقے ہند۔ (۲) آمیرابدین گاسس سنہ ۲۵ ء تا سنہ ۴۸ ء آمیرسکتان یازابلستان | (۱) آمیرشادش براخوئی میر میران توران (۲) آمیر کمبیج ادرگانی میر میران کمران (۳) آمیرنوذر زنگنہ (۴) آمیرشینو ماملی (۵) آمیر خفی کرمانی۔ |

## چارٹ ہم عصر حکمرانان خاندان آشکانی فارس وامرائے سا کا

## سکستان یا زابلستان و اُمرائے اکراد بلوچ توران و مکران

| نمبر شمار | نام آشکانی فرمانروا سلطنت فارس | نام امیر زابلستان یا سکستان | نام امیر اکراد بلوچ توران و مکران |
|---|---|---|---|
| ۱ | مہرداد اول<br>سنہ ۱۷۱ ق۔م تا سنہ ۱۳۹ ق م | آمیر مہراب زنگنہ<br>کرد بلوچ | (۱) آمیر بہرام براخوئی۔<br>میر میران توران<br>(۲) آمیر گنتزان ادرگانی<br>میر میران مکران<br>سنہ ۱۶۱ ق م تا سنہ ۱۱۹ ق م |
| ۲ | فرہاد دویم<br>سنہ ۱۳۹ ق م تا سنہ ۱۲۸ ق م | | |
| ۳ | اردوان۔ دویم<br>سنہ ۱۲۸ ق م تا سنہ ۱۲۳ ق م | | |
| ۴ | مہرداد دویم<br>سنہ ۱۲۳ ق م تا<br>سنہ ۸۸ ق م | آمیر نوجوان زنگنہ<br>کرد بلوچ | (۱) آمیر شاہداد براخوئی<br>میر میران توران<br>(۲) آمیر دلگین ادرگانی<br>میر میران مکران<br>سنہ ۱۱۹ ق م تا سنہ ۸۸ ق۔م |
| ۵ | گودرز۔ اول<br>سنہ ۸۸ ق م تا سنہ ۸۱ ق م | آمیر سیامک زنگنہ<br>کرد بلوچ | (۱) آمیر فیروز براخوئی<br>میر میران توران |

| نام آمیر اکراد بلوچ توران و مکران | نام آمیر زابلستان یا سکستان | نام آشکانی فرمانروا سلطنت فارس | نمبر شمار |
|---|---|---|---|
| آمیر فیروز براھوئی میر میران توران | آمیر سیامک زنگنہ کرد بلوچ | گودرز اول سنہ [illegible] ق م تا سنہ [illegible] ق م | ۵ |
| (۲) آمیر بہرام ادرگانی میر میران مکران سنہ ۸۸ ق م تا سنہ ۶۸ ق م | سا کا ۔ آمیر قابض ہو گئے<br>آمیر مائی سس ساکا سنہ ۷۵ ق م تا سنہ ۵۰ ق م | اورود ۔ اول سنہ ۸۱ ق م تا سنہ ۷۵ ق م<br>سناترک ۔ سنہ ۷۵ ق م تا سنہ ۶۹ ق م | ۶<br>۷ |
| (۱) آمیر مہرداد براھوئی میر میران توران<br>(۲) آمیر فیروک ادرگانی میر میران مکران سنہ ۶۵ ق م تا سنہ ۵۴ ق م | آمیر مائی سس ساکا سنہ ۷۵ ق م تا سنہ ۵۰ ق م | فرہاد سویم سنہ ۶۹ ق م تا سنہ ۵۸ ق م<br>مہرداد سویم سنہ ۵۸ ق م تا سنہ ۵۵ ق م | ۸<br>۹ |
| (۱) آمیر بہمن براھوئی میر میران توران<br>(۲) آمیر بوبک ادرگانی میر میران مکران سنہ ۵۴ ق م تا سنہ ۲۵ ق م | ازسس اول ساکا سنہ ۵۰ ق م تا سنہ ۲۲ ق م | اورود دویم سنہ ۵۵ ق م تا سنہ ۳۶ ق م<br>فیروز اول سنہ ۳۶ ق م<br>فرہاد چہارم سنہ ۳۶ ق م تا سنہ ۲۵ ق م | ۱۰<br>۱۱<br>۱۲ |

| نمبر شمار | نام آشکانی فرمانروا سلطنت فارس | نام آمیر زالمبتان پاکستان | نام آمیر اکراد بلوچ توران و مکران |
|---|---|---|---|
| ۱۳ | تیرداد - دوم<br>سنہ ۲۵ ق م تا سنہ ۱ ق م | اسالی سس ساکا<br>ملقب بازسس دویم<br>سنہ ۲۲ ق م تا سنہ ۱ ق م | (۱) آمیر بسام براخوئی<br>میر میران توران<br>(۲) آمیر مہرداد ادرگانی<br>میر میران مکران<br>سنہ ۲۵ ق م تا سنہ ۱ ق م |
| ۱۴<br>۱۵<br>۱۶ | فرہاد پنجم<br>سنہ ۱ء تا سنہ ۳ء<br>اردود - سویم<br>سنہ ۳ء تا سنہ ء<br>انوش - اول<br>سنہ ء تا سنہ ۱۲ء | (۱) گوندوس فاسان<br>ساکا۔<br>سنہ ۱ء تا سنہ ۲۵ء<br>حکمران مفتوحہ علاقہ ہند<br>(۲) آمیر گوداساکا<br>سنہ ۱ء تا سنہ ۲۵ء<br>آمیر زالمبتان | (۱) آمیر خفی براخوئی<br>میر میران توران<br>(۲) آمیر مکان ادرگانی<br>میر میران مکران<br>سنہ ۱ء تا سنہ ۳۵ء |
| ۱۷ | اردوان سویم<br>سنہ ۱۲ء تا سنہ ۳۸ء | (۱) آمیر فیروز ساکا<br>سنہ ۲۵ء تا سنہ ۳۸ء<br>حکمران مفتوحہ علاقہ ہند | (۱) آمیر شادش براخوئی<br>میر میران توران |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | 〃 | (۳) آمیرابدین گاسس<br>؁۲۵ء تا ؁۳۸ء<br>آمیرزاملتان | (۲) آمیرکمیبج ادرگا ئی<br>میرمیران کمران<br>؁۳۵ء تا ؁۶۰ء |

# بابِ پنجم

# کوشانیوں کی وجہ تسمیہ

کوشانی اور ساکا قبائل ہم نسل تھے۔ چین کے مورخین نے ان کا تذکرہ یوچین کے نام سے کیا ہے۔ ان کا آبائی مسکن مغربی چین تھا۔ جہاں سے وہ دوسرے طاقتور قبائل کے مسلسل حملوں سے مجبور ہو کر۔ جنوب کی طرف نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ ان حملوں کی وجہ سے پہلے ساکا ہوں۔ کو اپنا آبائی مسکن چھوڑنا پڑی۔ اور انہوں نے دریائے آمو کے شمالی علاقوں۔ سردریا۔ میں سکونت اختیار کی۔ بعد میں خاقان چین نے قبائل ہوانگ نو کی سرکشی کا قلع قمع کرنے کی غرض سے یوچین قبائل سے امداد طلب کی۔ مگر انہوں نے خاقان کو امداد نہ دی۔ جس کی وجہ سے ان قبائل کے تعلقات خاقان سے خراب ہو گئے۔ خاقان چین نے یوچی قبائل پر حملہ کیا۔ وہ حملے کی تاب نہ لا کر۔ جنوب کی طرف بھاگ نکلے۔ جہاں ساکا قبائل پہلے سے آباد تھے۔ ترک وطن کے بعد جب یوچی مغرب کے جانب روانہ ہوئے۔ تو ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ راستہ میں انہوں نے دریائے ایلی کے میدان میں (ووسون) قبیلہ کو شکست دی۔ اس فتح کے بعد ان کی۔ ایک شاخ جنوب کی طرف بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ وہ سردریا کے میدان میں پہنچ گئے۔ جو ساکا ہوں کا مسکن تھا۔ انہوں نے ساکاہوں کو وہاں سے نکال دیا۔ اور اس علاقہ پر خود قابض ہو گئے۔ یوچیوں کے اس طاقتور

قبیلہ کوشانگ کے طائفہ کوشانی کے سردار کجولا کلہ کدفیزس نے پہلی صدی عیسوی کے آخر تک اپنے دیگر طائفوں کو متحد کر کے خانہ بدوشی کی زندگی ترک کر کے مستقل سکونت اختیار کر لی۔ باختر (بلخ) کے بعد پارتیا (خراسان) اور آراسوشیا (کندارا) کے علاقوں کو فتح کر کے۔ اپنی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ جب توران اور مکران کے اکراد بلوچ نے اپنے شمالی علاقوں میں یہ سیاسی تغیر و تبدل دیکھا۔ توران کے امراء۔ کوشانی حکمران۔ کجولا کلہ کدفیزس سے دوستانہ روابط قائم کر کے اس کے حلیف بن گئے۔

## کجولا کلہ کدفیزس اول آمیر کوشان کا بادشاہ ہونا ۴۸ء تا ۷۸ء

کجولا کلہ کدفیزس۔ کوشانی خاندان کا پہلا حکمران تھا۔ جس نے ایک عرصہ دراز کی جدوجہد کے بعد اپنی طاقت کو مستحکم کر کے یوچی قبیلوں کے سارے علاقے کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے مقبوضات میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کی۔ اور آخر کار۔ کندارا۔ کابلستان پارتیا (خراسان) اور ہندوکش کے جنوبی علاقوں پر قابض ہو گیا۔ چنانچہ اسکی مملکت فارس کی سرحد سے دریائے سندھ تک پھیل گئی۔ اور وہ ایک وسیع مملکت کا مالک بن گیا۔

کجولا کلہ کدفیزس نے تیس سال حکمرانی کرنے کے بعد۔ اسی سال کے عمر میں وفات پائی۔

## آمیر شاوش براخوئی کا میر میران ہونا ۳۵ سنہ ع تا سنہ ۶۰ ع

آمیر خفی کی وفات کے بعد۔ اس کا بیٹا آمیر شاوش براخوئی مسند توران پر بیٹھا۔ اسی کے دور میں کجولا کلہ کدفیزس نے پارتیا (خراسان) اراسوشیا (کاندار) کابلستان پر قابض ہوکر۔ کوشانی حکومت کی بنیاد رکھی اُمرائے اکراد بلوچ۔ توران۔ و مکران نے کوشانیوں سے لڑائی کا ارادہ کیا۔ مگر زابلستان کے اکراد درمیان پڑ کر۔ کوشانیوں اور اکراد بلوچ کے درمیان صلح صفائی کرادی۔ آمیر کوشان کجولا کلہ کدفیزس آشکانی خاندان کے حکمرانوں کی طرح۔ مدبر اور سیاست دان تھا اس نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ اکراد بلوچ کے امراء کے ساتھ دوستانہ روابط قائم کرکے۔ انہیں اپنا حلیف بنالیا۔ اور یہ طے پایا۔ کہ اکراد بلوچ ہر وقت کوشانیوں کی معاونت کریں گے۔ آمیر شاوش کے دور کے دیگر ہم عصر امرائے اکراد بلوچ کے نام یہ ہیں۔ آمیر نوزد زنگنہ۔ آمیر کمبیچ درگانی۔ میر میران مکران۔ آمیر شینو مالی۔ آمیر خفی کرمانی آمیر شاوش پچیس سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔

## ویما کلہ کدفنیرس آمیر کوشان کا بادشاہ ہونا ۷۸ء تا ۱۲۸ء

۷۸ء میں کجولا کلہ کدفنیرس نے اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا۔ ویما کلہ کدفنیرس جسے کدفنیرس دوئم بھی کہتے ہیں۔ تخت پر بیٹھا۔ وہ اپنے باپ کی طرح جنگجو تھا۔ اس نے پنجاب اور گنگا کے میدان کے کچھ حصّے پر اپنا اقتدار قائم کیا۔ اس نے اپنے ہند کی مقبوضات پر اپنے صوبہ دار مقرر کئے پہلی صدی عیسوی کے آخری رُبع میں مشہور چینی جنرل پان چی۔ فتوحات حاصل کرتا ہوا بحیرہ کیسپین تک پہنچ گیا اور سلطنت کوشانی کے کچھ علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ کدفنیرس کو اُس کی ان فتوحات نے ہوشیار کردیا۔ چنانچہ اس نے اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے یہ مطالبہ کیا۔ کہ ایک چینی شہزادی سے اس کی شادی کردی جائے۔ اس غرض سے اس کا ایک سفیر جنرل پان چی کے پاس گیا۔ جنرل مذکور نے اس مطالبہ کو اپنے بادشاہ کی توہین سمجھ کر۔ سفیر کو قید کردیا۔ اس پر کوشانی حکمران نے سنہ ۹۰ء میں ایک بڑی فوج اپنے جنرل رسی کے تحت چین پر حملہ کرنیکی غرض سے روانہ کردی۔ اس فوج کو راستے میں سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ لڑنے والوں کی بڑی تعداد ہلاک ہوگئی باقی ماندہ کو دشمن نے

شکست دی۔ ویما کلہ کد فیزس نے مجبوراً خراج ادا کرنے کا وعدہ کرکے صلح کر لی۔ چین کے خاقان (رہو تو) سے شکست کھانے کے بعد۔ کوشانی حکمران ویما کلہ کد فیزس نے یہ مناسب سمجھا۔ کہ اپنے دوستانہ تعلقات۔ فارس کے آشکانی فرمان رواؤں سے قائم کرے تاکہ ضرورت کے وقت چین کے مقابلے میں اسکو فارس کی حکومت کی پشت پناہی حاصل ہو۔

## آمیر مرادان براخوئی کا میر میران ہونا سنہ ۶ تا سنہ ۶

آمیر شادش کے بعد اس کا بیٹا۔ آمیر مرادان توران کے تخت پر بیٹھا۔ اسی کے دور میں کجولا کلہ کد فیزس کا انتقال ہوا۔ اور اس کا بیٹا۔ ویما کلہ کد فیزس تخت نشین ہوا۔ جب ویما کلہ کد فیزس خاقان چین کے ساتھ جنگ میں مصروف تھا۔ تو آمیر سندھ آمیر مانگیا نے توران پر حملہ کر دیا۔

## آمیر سندھ کا توران پر حملہ

چونکہ آمیر مانگیا۔ آرمابیل کے علاقے پر حملہ آور ہوا تھا۔ جو توران کا جنوبی حصہ تھا۔ لہٰذا

اکراد بلوچ کے امراء مل کر۔ کوہ کا تیر کے سلسلے کے درّوں سے گزر کر۔ سندھ کے شمالی علاقوں میں داخل ہو کر علاقوں کو غارت کرنے لگے۔ جب آمیر مانگیا نے یہ صورت حال دیکھی تو اپنی مملکت کے دفاع کے لئے۔ توران کے جنوبی علاقہ ارما بیل کو چھوڑ کر دوبارہ وادی سندھ میں داخل ہوا۔ اور شمالی علاقوں کا رُخ کر کے۔ اکراد بلوچ سے نبرد آزما ہوا۔ لڑائی میں مانگیا کو کئی مقامات پر شکست ہوئی۔ انہی لڑائیوں میں اُسکے دو آمیر کنگو اور آمیر بندان مارے گئے۔ اکراد بلوچ کے کافی سپاہی بھی مارے گئے۔ آخر اُس نے صلح کی درخواست کی۔ اکراد بلوچ کے ہاتھ کافی مال غنیمت آیا۔ صلح کے بعد اکراد نے واپس توران کی طرف مراجعت کی۔ آمیر مرادان براخوئی کے دور کے دیگر ہم عصر امراء اکراد بلوچ کے نام یہ ہیں۔ آمیر شاہ میر زنگنہ آمیر شیران اور گانی۔ میر میران مکران۔ آمیر بند کے ما ملحی ۔ آمیر شولان کرمانی۔ ان امراء میں سے آمیر بند کے ما ملی ۔ سندھ کی لڑائی میں کام آیا۔

## آمیر شاہ برز براخوئی کا میر میران ہونا سنہ ۲۲ء تا سنہ ۱۰۱ء

آمیر مرادان سترہ سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ اس کا بیٹا شاہ بُرز مسند توران پر بیٹھا۔ اسی کے دور میں ویما کلہ کوفنیس

نے خاقان چین کے علاقے پر حملہ کیا۔ مگر اسے شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ جس کی وجہ سے کوشانی مملکت کمزور ہو گئی۔ اس دور میں کوشانی حکمرانوں کے حلیف حکمرانوں نے ہر طرح سے اپنے علاقوں کا دفاع کیا۔ اور اپنے علاقوں کو۔ دشمنوں کی دست برد سے بچائے رکھا۔ ان حالات کے پیش نظر اکراد بلوچ توران و مکران نے اپنی ملکی دفاع کے لئے ایک نیا قبائلی لشکر تشکیل دیا۔ جو دو گروہوں پر مشتمل تھا۔ (۱) سُبک سِلاح (ہلکے ہتھیار والے) (۲) سنگین سلاح۔ (بھاری ہتھیار والے)۔

## ۱۔ سُبک سِلاح

یہ ہلکے ہتھیار والے سپاہی زرہ بکتر نہیں پہنتے تھے۔ ان کے ساتھ ایک ڈھال اور کمان ہوتی تھی۔ ان کے ترکش ہمیشہ تیروں سے بھرے رہتے تھے۔

## ۲۔ سنگین سلاح

بھاری ہتھیار والے سپاہی۔ زرہ بکتر پہنتے تھے۔ سوار کے علاوہ گھوڑا بھی سر سے پاؤں تک آہنی زرہ میں ڈھکا رہتا تھا۔ ان کے پاس ایک لمبا نیزہ ہوتا تھا۔ جس کے ساتھ وہ دشمنوں کی صفوں پر حملہ کرتے تھے۔ آمیر شاہ برز کے دیگر ہم عصر اُمرائے اکراد بلوچ یہ تھے۔ آمیر بلیسوت زنگنہ۔ آمیر شادان اور گانی میر میران مکران

آمیر زونگان مالی ۔ آمیر جوگ کرمانی ۔ آمیر شاہ برز نے تیس سال حکمرانی کی ۔

## آمیر سر گیشر براخوئی کا میر میران ہونا
## ۱۰۱ء تا ۱۲۷ء

آمیر سر گیشر باپ کی وفات کے کے بعد مسند پر بیٹھا ۔ اسی کے دور امارت میں ۔ آشکانی بادشاہ خسرو ۔ نے جو آشکانی خاندان کا کا انیسواں فرماں روا تھا ۔ مکران پر حملہ کیا ۔ اس کا سپہ سالار ۔ ( سورن سان ) نے مکران کے دار الخلافہ فناز بوران کا محاصرہ کیا ۔ امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ آمیر سیادش اور گانی میر میران مکران کی کمک کو پہنچے ۔ یعنی آمیر سر گیشر براخوئی میر میران توران ۔ آمیر مہران زنگنہ ۔ آمیر بالگت مالی ۔ آمیر بیغار کرمانی انا مرانے فناز بوران کے محاصرہ کو توڑا ۔ اور آشکانی سپہ سالار سے بجوالہ کوردگال نامک ۔ وادی پریامان میں شدید لڑائی ہوئی ۔ آشکانی سپہ سالار ۔ زخمی ہوا ۔ اس کے لشکر کو شکست ہوئی ۔ لڑائی اس قدر سخت تھی کہ اکراد بلوچ کے پانچوں آمیر اسی لڑائی میں کام آئے مگر افسوس کہ وہ اپنی فتح کی خوشی نہ دیکھ سکے ۔ اور یہ خوشی ان کے نا بیٹے کو نصیب ہوئی ۔

## کنشکین آمیر کوشان کا بادشاہ ہونا

ومیا کلہ کدفیزس لا ولد فوت ہوا۔ چنانچہ کوشانی خاندان کے ایک نامور شخص کنشکین کو تخت پر بٹھایا گیا۔ جو کجو لاکلہ کدفیزس کے چچا۔ تکان تو۔ کا پوتا تھا۔ کنشکین کوشانی خاندان کا مشہور ترین بادشاہ گزرا ہے۔ اس نے کوشانی سلطنت کو بہت زیادہ وسعت دی۔ مشرق میں اسکی سلطنت کی حدود بنارس تک۔ پہنچ گئی تھیں، مغرب میں اس کی سلطنت کی حدود سلطنت فارس سے متصل تھیں اسکے جنگی کارناموں میں سب سے زیادہ نمایاں وہ حملہ تھا۔ جو پامیر کے پار کے علاقہ سغدستان پر کیا گیا۔ اور ان سب علاقوں کو اُس نے اپنی سلطنت میں شامل کر دیا۔ اس طرح اُس نے اپنے پیشرو کی شکست کا انتقام۔ خاقان چین سے لے لیا۔

## کنشکین کا بدھ مت قبول کرنا

بدھ روایت کی رو سے کنشکین۔ بدھ مت اختیار کرنے سے پہلے بہت ظالم شخص تھا۔ اور بعد میں وہ بدھ مت کا عقیدتمند اور پیرو کار رہا تھا۔ اسی کی بدولت بدھ مت۔ چین اور مرکزی ایشیا

میں پھیل گیا۔ بحوالہ " ارلی ہسٹری آف انڈیا" صفحہ (۱۲۸) جن محققین نے۔ کنشکین کے دور کے۔ سکوں کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ اسمیں شک نہیں۔ کہ وہ بدھ ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے سکوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ زرتشتی اور یونانی دیوتاؤں کی بھی پرستش کرتا تھا۔ سکوں پر جو عبارت موجود ہے۔ وہ بہ لحاظ تحریر و معنیٰ یونانی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی سورج اور چاند دیوتاؤں کی مورتیاں ہیں۔ ان میں یونانی۔ ایرانی۔ اور ہندی دیوتا سب ملے ہوئے ہیں۔ کنشکین کی اس مذہبی پالیسی کا بلوچستان کے علاقوں۔ توران اور مکران پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔ کیونکہ بحوالہ کور دگال نامک۔ اکراد بلوچ توران و مکران اپنے قدیم مذہب زرتشت پر قائم رہے۔ البتہ بلوچستان کے موجودہ شمالی علاقہ میں جو اس وقت آرا سوشیار کا نذارا) کا حصہ تھا۔ بدھ مت پھیل گیا۔ اور توران کے جنوبی علاقہ ارما بیل میں بھی کچھ جدگال قبائل نے جو اکراد بلوچ کی بالا دستی قبول کر چکے تھے۔ جدگالان سندھ کی تبلیغ کی وجہ سے متاثر ہو کر۔ بدھ مت کو قبول کر لیا۔ چونتیس سال حکمرانی کرنے کے بعد کنشکین فوت ہوا۔

## آمیر شاہ میر براخوئی کا میر میران ہونا۔ سنہ ۱۲۰ ء تا سنہ ۱۶۰ ء

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ آمیر سر گیٹ اور دیگر

چار امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ ۔ جو آشکانی بادشاہ فارس کے سپہ سالار سورن سان کے حملہ مکران کے دوران لڑائی میں کام آئے تو اُسی میدان کارزار۔ میں ان امرا کے بیٹوں نے جو لڑائی میں شریک تھے ۔ اپنے اپنے طائفوں کی فوجی کمان سنبھال لی۔ آمیر شاہ میر براخوئی اور آمیر شاہ جیل ادرگانی۔ فتح یابی کے بعد۔ توران اور مکران کی امارتوں کی مسند پر اپنے دستور کے مطابق مسند نشین ہوئے ۔ اوران کے ہم عمر دیگر امرائے اکراد بلوچ ۔ آمیر بدیس زنگنہ۔ آمیر بہمن مالی۔ آمیر خوفو کرمانی نے اپنے طائفوں کی سربراہی سنبھال لی۔ آمیر شاہ میر براخوئی کے دورِ حکمرانی میں۔ کوشانی خاندان کے آمیر کبیر کنشکین کا انتقال ہوا۔ آمیر شاہ میر تینتیس سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔

## کنشکین کے جانشین

آمیر کوشان سے کنشکین کے دو بیٹے تھے ۔ وشٹکان اور ہوشان وشکا ۔ بحوالہ کوردگال نامک ۔ وشٹکان جو بڑا بیٹا تھا۔ باپ کی حین حیات میں فوت ہوا۔ چنانچہ ہوشکان وشکا کو آمیر کنشکین کے تخت پر بیٹھایا گیا ۔ جس کا تذکرہ اپنے مقام پر آئے گا۔

# اکرادِ براخوئی توران اور جدگالانِ سندھ کی لڑائی

قدیم زمانے سے یہ دستور چلا آرہا ہے۔ کہ موسم سرما میں سطح مرتفع توران کے باشندے۔ مال چرائی کیلئے وادی سندھ کے میدانی علاقوں میں آتے تھے۔ چنانچہ جب سلطنت مادستان و فارس وجود میں آئی۔ اکراد براخوئی نے توران کا علاقہ تورانیوں سے فتح کر کے۔ یہاں مستقل بود و باش اختیار کی۔ تو انہوں نے بھی اسی نقل مکانی کے سلسلے کو جاری رکھا۔ جو تورانیوں کے زمانے میں جاری تھا۔ سلطنت مادستان کے دور میں کچھ براخوئی گھرانے سلسلہ کوہ کاتیر کے دامن میں۔ علاقہ (دوادان) (دادو) میں آباد ہو گئے تھے۔ اور موسم سرما میں اسی علاقے میں قشلاخ کرتے تھے۔ یعنی یہاں آکر موسم سرما گزارتے تھے۔ آمیر شاہ میر براخوئی کے دور میں اسی علاقے کے براخوئی آمیر کا نام۔ جگا سوران تھا۔ جو موسم سرما میں اپنے آنے والے بھائی بندوں کی آؤ بھگت کرتا تھا۔ سندھ کے جدگال حکمران کے عمال کا رویہ۔ ان کے ساتھ ظالمانہ ہوتا تھا۔ وہ ان اکراد سے ہمیشہ ناجائز ٹیکس وصول کیا کرتے تھے۔ جگا سوران کو بھی اس امر کا احساس تھا۔ کہ اسکے ہم نسل بھائی بندوں سے

زیادتی ہو رہی ہے۔ مگر اُس کا کچھ بس نہیں چلتا تھا۔ آخر کار اس نے مجبور ہو کر۔ جنگ کا ایک خفیہ منصوبہ تیار کیا۔ اور اپنے اس منصوبے سے توران اور مکران کے حکمرانوں کو بھی آگاہ کیا۔ جگا سوران نے یہ افواہ اڑادی کہ اکراد بلوچ موسم سرما میں توران کے سلسلہ کوہ کا تیر کے دو اہم دروں۔ میلا۔ اور۔ او تال سے سرزمین سندھ پر حملہ کرنے والے ہیں۔ اس نے یہ افواہ اپنے معتمد ساتھیوں کے ذریعے سے سندھ کے حکمران۔ کنیال کماچا۔ تک پہنچادی۔ سندھ کے حکمران نے ان دونوں دروں کی ناکہ بندی کا فرمان جاری کر دیا۔ اکراد سلسلہ کوہ کاتیر کے ان دونوں دڑوں کے درمیانی علاقوں میں آکر مورچہ بند ہو گئے۔ چونکہ درہ میلا سلسلہ کوہ کاتیر کے انتہائے شمال اور اوتال انتہائی جنوبی حصہ میں واقع ہے۔ لہٰذا جدگال لشکر دو حصوں میں تقسیم ہو کر۔ میلا۔ اور اوتال کی ناکہ بندی کے لئے روانہ ہوا۔ تو اسی دوران اکراد نے اپنے مورچوں سے نکل کر۔ وسطی سندھ پر یلغار کر دی۔ سارے علاقے کو تاخت وتاراج کرنے لگے۔ اس صورتحال کو دیکھ کر جدگال۔ لشکر سراسیمگی کے عالم میں واپس پلٹا۔ سندھ کے وسط میں ہر جگہ اکراد بلوچ اور جدگالوں کی لڑائی ہوتی رہی۔ آمیر سندھ کنیال کماچا۔ جو درہ میلا کی افواج کی کمان کر رہا تھا۔ لڑائی میں مارا گیا۔ ان کے نائب سالار آمیر دمیجا دھورا۔ نے اکراد بلوچ سے صلح کی درخواست کی چونکہ اس لڑائی کی اصل وجہ جدگال عمال کا اکراد بلوچ سے ناروا سلوک تھا۔

لہٰذا امرائے اکراد نے مندرجہ ذیل شرائط پر آمیر سندھ سے صلح کرلی۔

(۱) اکراد بلوچ کو موسم سرما میں سندھ کے میدانی علاقوں میں مال چرائی کی اجازت ہوگی۔

(۲) عمال سندھ اُن سے مقررکردہ محصول سے زیادہ اور ناجائز محصول وصول نہیں کریں گے۔

(۳) جن جن افراد۔ اکراد بلوچ سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جاچکا ہے۔ ان کی تلافی کی جائیگی۔ اور انہیں معاوضہ دیا جائیگا۔

## ہوشکان وشکا آمیر کوشان کا بادشاہ ہونا: سنہ ۱۶۲ء تا سنہ ۱۸۲ء

آمیر کنشکین کے بعد اُس کا دوسرا بیٹا۔ ہوشکان وشکا تخت نشین ہوا۔ کیونکہ بڑا بیٹا وشکان۔ آمیر کنشکین کی زندگی میں فوت ہوگیا تھا۔

جب حکومت ہوشکان وشکا کو ملی۔ تو اُس نے اپنے بیٹے۔ (زواسان وشکا) کو علاقہ خراسان۔ کندار۔ اور زرنگے یا زابلستان کا آمیر مقرر کیا۔ خود ہند کے مفتوحہ علاقوں کی حکمرانی سنبھال لی۔ اور بیس سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔

## آمیر بیغ براخوئی کا میر میران ہونا سنہ ۱۶۰ء تا سنہ ۱۸۲ء

آمیر بیغ جب مسند توران پر بیٹھا۔ تو اسی دور میں کوشانیوں کا آمیر ہوشان وشکا (ہوشکا) فوت ہوا۔ اسکی جگہ اسکا بیٹیا داسان وشکا۔ تخت نشین ہوا۔ آمیر بیغ کے دور حکمرانی میں۔ توران کی یالت ادما بیل اور بدھان کے لوگوں نے اپنے آبائی مذہب زرتشتی۔ کو ترک کر کے۔ بدھ مت اختیار کیا۔ کیونکہ سندھ کی طرف سے ان علاقوں میں بدھ مت کے مبلغین کی آمد کا سلسلہ زور وشور سے شروع ہو چکا تھا۔ بہر حال توران کے دیگر علاقے اور مکران کے اکراد بلوچ اپنے آبائی مذہب زرتشتی پر قائم رہے۔ اور ان بدھ مبلغین کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اکراد بلوچ پنجگانہ کے آمیر مردان زنگنہ۔ آمیر کلوشش اور گانی میر میران مکران۔ آمیر شمیں مالی۔ آمیر بہکر کرمانی۔ آمیر بیغ براخوئی کے ہم عصر امرائے اکراد بلوچ تھے۔

## واسان وشکا۔ آمیر کوشان کا بادشاہ ہونا، سنہ ۱۸۲ء تا سنہ ۲۲۷ء

ہوشکان وشکا کے بعد اس کا بیٹیا۔ واسان وشکا۔ تخت نشین ہوا۔ بعض مورخین نے اسکو (واسان دیلوا) کے نام سے بھی

یا دکیا ہے - اس کے عہد میں بدھ مت کی تبلیغ کی وجہ سے ۔
۔ ر ود راز کے علاقوں میں ۔ بدھ مت پھیل گیا ۔ اور ایک اہم
بین المملکتی واقع بھی اس دور میں ظہور پذیر ہوا۔ سلطنت پارس
میں ۔ اردشیر ولد پاپک ولد ساسان نے آشکانی سلطنت
پارس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ۔ اور اسکے ہم نواؤں نے
پارس کے طول و عرض میں شورش برپا کر دی ۔ آشکانی
خاندان کے آخری بادشاہ ۔ اردوان پنجم نے جان کی بازی لگاکر
باغیوں کا مقابلہ کیا ۔ مگر اُسے ہر جگہ ناکامی ہوئی ۔ اور وہ لڑائی
میں مارا گیا ۔ اس کے قتل کے بعد اردشیر خود تخت پر بیٹھا ۔
اور اس طرح ساسانی خاندان کی حکمرانی کی بنیاد رکھی ۔ سُلطنت
فارس کو استحکام بخشنے کے بعد اس نے مشرقی علاقے کابلتان
زابلتان ۔ کندارا ۔ کے علاقے جو کوشانی مملکت کے حصے تھے ۔ ان پر
حملہ کر کے ۔ ان علاقوں کو فتح کیا ۔ انہی لڑائیوں میں واسان وشکا
مارا گیا ۔

## آمیر شاہ زور براخوئی کا میر میران ہونا سنہ ۱۸۲ تا سنہ ۲۱۲ ع

آمیر شا زور ۔ جب امارت
توران کی مسند پر بیٹھا ۔ تو
سُلطنت فارس میں طوائف
الملوکی کا دور ۔ دورہ تھا ۔
آشکانیوں کی حکومت کمزور

ہو چکی تھی۔ ہر طرف بغاوتوں کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ تو اکراد بلوچ توران و مکران کو یہ خطرہ محسوس ہوا۔ کہ کہیں وہ اس کی لپیٹ میں نہ آجائیں۔ چنانچہ اُمرائے اکراد بلوچ پنجگانہ۔ آمیر شاہ زور براخوئی آمیر روان شیر زنگنہ۔ آمیر اُشکان اردگانی میر میران مکران آمیر توتار ملی۔ آمیر بہمند کرمانی نے آپس میں صلاح و مشورہ کے بعد یہ طے کیا۔ کہ وہ توران و مکران کے خطوں کو سلطنت فارس کی طوائف الملوکی کے اثرات سے محفوظ رکھنے کی حتی الامکان کوشش کریں گے۔ جب آشکانی خاندان کے آخری بادشاہ اردوان پنجم کو اردشیر ساسانی شکست دے کر سلطنت فارس پر قابض ہو گیا۔ تو اس طرح ساسانی خاندان فارس میں برسر اقتدار آ گیا۔ اور اس نے مشرق کی طرف کوشانی مملکت پر حملے شروع کر دیئے۔ ابتدا میں واسان وشکا۔ آمیر مملکت کوشان کو اکراد بلوچ پنجگانہ نے اردشیر ساسانی کے خلاف چند لڑائیوں میں کمک دی تاکہ مملکت کوشانی تباہی سے بچ سکے۔ مگر اکراد بلوچ کی یہ تمنا پوری نہ ہوئی۔ کیونکہ کوشانی مملکت میں اس قدر ضعف پیدا ہو چکا تھا۔ کہ اس کا دوبارہ طاقتور ہو کر مستحکم بنیادوں پر کھڑا ہونا دشوار تھا۔ دوئیم بدھ مت کے اہنسا کے اصولوں کی وجہ سے کوشانی افواج کے جنگجو یانہ جذبہ میں وہ جوش باقی نہ رہا تھا۔ کہ جس کی بدولت وہ ساسانی فوج کا

ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔ لہٰذا کوشانی ساسانیوں کے مقابلے میں میدان جنگ میں ہر جگہ شکست کھائی۔ اور کوشانی مملکت پر ساسانی حکمرانوں نے قبضہ کر لیا۔ آمیر شاذود۔ توران پر تیس سال حکمرانی کے بعد فوت ہوا۔ اور ان کے ہم عصر اُمرائے اکراد بلوچ یہ تھے۔ آمیر روان شیرزے نگنہ آمیر اُزگان اودگانی۔ میر میران مکران۔ آمیر توتاد مسالی۔ آمیر بہندر کرمانی۔

## آشکانی سلطنت فارس کا خاتمہ

اردوان پنجم آشکانی خاندان کے آخری تاجدار تھے۔ ان کے دور حکمرانی میں پاپک ولد ساسان صوبہ فارس کا گورنر تھا۔ پاپک کے بعد اس کا بیٹا۔ اردشیر صوبہ فارس کا گورنر بنا۔ اردشیر بچپن سے اردوان کا مخالف تھا۔ اسکی بڑی وجہ یہ تھی کہ جب پاپک صوبہ فارس کا گورنر تھا تو وہ بوجہ ضعیف العمری۔ گوشہ نشینی اختیار کرنا چاہتا تھا۔ اُسکے دو بیٹے تھے۔ شاہ پور اور اردشیر چونکہ شاہ پور بڑا بیٹا تھا۔ لہٰذا اُس نے اردوان سے استدعا کی کہ اسکی جگہ شاہ پور کو صوبہ فارس کا گورنر مقرر کیا جائے۔ مگر آشکانی بادشاہ اردوان نے۔ پاپک کی یہ استدعا قبول نہ کی۔ چھوٹا بیٹا۔ اردشیر اپنے باپ کو اُکساتا رہا۔

کہ اردوان کے خلاف بغاوت کرے ۔ مگر اسکے باپ نے ایسا نہیں کیا ۔ لہٰذا اردشیر باپ سے ناراض ہو کر ۔ فارس سے نکل گیا ۔ اور سلطنت فارس کے دیگر علاقوں میں تلاش معاش کیلئے بھٹکتا رہا ۔ اسی اثنا میں پاپک فوت ہو گیا ۔ تو اس کے بڑے بیٹے شاہ پور نے اس کی جگہ فارس کے عہدہ گورنری کو سنبھالا وہ کسی جشن میں شرکت کر رہا تھا ۔ کہ اس پر دیوار گر گئی ۔ جس کی وجہ سے اُس کی موت واقع ہو گئی ۔ اردشیر بھائی کی موت کی اطلاع پاتے ہی ۔ فارس کے دارالخلافہ استخر پہنچا ۔ اور صوبہ کی حکومت پر قبضہ کر کے ۔ گورنری کے منصب کو سنبھالا ۔ اور دیگر صوبوں کے گورنروں کو اردوان پنجم کے خلاف بغاوت کرنے پر اُکسانے کی مہم شروع کر دی جس میں اسے کامیابی ہوئی ۔ کچھ صوبیداروں نے اردوان کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ۔ انمیں سے بعض آپسمیں بھی دست و گریبان ہو گئے ۔ تاکہ اپنے صوبوں کے علاقوں کو وسعت دے سکیں ۔ اور اس طرح اپنی طاقت میں اضافے کریں ۔ اسطرح تمام سلطنت فارس میں لڑائی جھگڑوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا ۔ وہ طاقت ور اور بڑے صوبائی حکمران جنہوں نے اردشیر کی طرفداری کا اعلان کیا تھا ۔ ان میں حکمران صوبہ ماد وحکمران صوبہ کردستان ۔ وحکمران صوبہ کرکوک سرفہرست تھے ۔ ان کی طرف داری کی وجہ سے اردشیر کی قوت میں

کافی اضافہ ہوا۔ اس نے باقاعدہ جنگ شروع کی۔ اردوان پنجم میدان جنگ میں مارا گیا۔ اردشیر نے اپنی حکومت کا اعلان کر دیا۔ آشکانی فوج کے بچے کھچے چند سپہ سالاروں نے شہزادہ (اُردد) کے ساتھ کوہستانی علاقوں میں پناہ گزین ہو کر مدافعت کا سلسلہ جاری رکھا۔ مگر ان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ شہزادہ اردد گرفتار ہوا۔ جسے اردشیر نے قتل کر دیا۔ اس طرح سلطنت فارس پر سے خاندان آشکانی کے طویل دور حکمرانی کا سلسلہ ختم ہوا۔ اور ساسانی خاندان کی حکمرانی کی ابتدا ہوئی۔

## چارٹ ہم عصر آمیران خاندان کوشانی وامیران اکراد بلوچ توران ومکران

| نمبر شمار | نام آمیر کوشانی | نام آمیران توران و مکران |
|---|---|---|
| ۱ | کجولا کلہ کدفیزس اول سنہ ۴۸ء تا سنہ ۷۸ء | (۱) آمیر شاوش براخوئی میر میران توران<br>(۲) آمیر کمبیچ اورگانی میر میران مکران<br>سنہ ۳۵ء تا سنہ ۶۰ء |

| نمبر شمار | نام آمیر کوشانی | نام امیران توران و مکران |
| --- | --- | --- |
| ۲ | ویما کلہ کدفیزس دوئم<br>سنہ ۷۸ء تا سنہ ۱۲۸ء | (۱) آمیر مرادان براخوئی میر میران توران<br>(۲) آمیر شیران ادرگانی میر میران مکران سنہ ۶۰ء تا سنہ ۷۷ء<br>(۱) آمیر شاہ بُرزِ براخوئی میر میران توران<br>(۲) آمیر شادان ادرگانی میر میران مکران سنہ ۷۷ء تا سنہ ۱۰۷ء<br>(۱) آمیر سرگیشِ براخوئی میر میران توران<br>(۲) آمیر شاہ وش ادرگانی میر میران مکران سنہ ۱۰۷ء تا سنہ ۱۲۷ء |
| ۳ | کنشکین<br>سنہ ۱۲۸ء تا سنہ ۱۶۲ء | (۱) آمیر شاہ میر براخوئی میر میران توران<br>(۲) آمیر شاہ جیل ادگانی میر میران مکران سنہ ۱۲۷ء تا سنہ ۱۶۰ء |

| نمبر شمار | نام آمیر کوشان | نام آمیران توران و مکران |
|---|---|---|
| ۴ | ہوشان وِشکا<br>سنہ ۱۶۲ع تا سنہ ۱۸۲ع | (۱) آمیر بیغ براخوئی میر میران توران<br>(۲) آمیر کلوش ادرگانی میر میران مکران سنہ ۱۶۰ع تا سنہ ۱۸۲ع |
| ۵ | داسان وشکان<br>سنہ ۱۸۲ع تا سنہ ۲۲۷ع | (۱) آمیر شاہ زور براخوئی میر میران توران<br>(۲) آمیر اُنکان ادرگانی میر میران مکران سنہ ۱۸۲ع تا سنہ ۲۱۲ع |

# باب ششم

# ساسانی کون تھے

فارس کی روایات کے مطابق ھنجا منشی خاندان کی جب

فارس اور ہمادستان پر حکمرانی قائم تھی۔ تو اس خاندان کا ایک فرد بہمن۔ جب فرمان روا تھا۔ تو اسکی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ آخر کار زرتشتی آئین کے مطابق۔۔ بہمن نے اپنی بہن ھما۔ سے شادی کر لی۔ اس رشتہ ازدواج سے اسکے گھر میں لڑکا تولد ہوا۔ چنانچہ اس کا نام دادا۔ رکھا گیا۔ جب بہمن کے بھائی ساسان نے اس صورت حال کو دیکھا۔ تو اُسے بہت رنج ہوا۔ کیونکہ بہمن کے ہاں بیٹے کے تولد ہونے سے۔ وہ حق وراثت سے محروم ہو گیا۔ اس یاس اور ناامیدی کی وجہ سے وہ فارس کا دارالخلافہ چھوڑ کر۔ کردستان کے کوہستان میں سکونت اختیار کر کے۔ گوشہ نشین ہو گیا۔ دیگر عام لوگوں کی طرح گلہ بانی کا پیشہ اختیار کیا۔ ھنجا منشی دور گذر گیا۔ یونانیوں کا دور آیا۔ اور یونانیوں سے سلطنت فارس کی حکومت اشکانیوں نے چھین لی۔ آشکانی دور حکومت ۔۔۔۔ میں بھی خاندان کا ایک بزرگ ساسان۔ بہت قابل شخص تھا۔ آشکانی بادشاہ نے اسکے لڑکے پابک کو صوبہ فارس کا صوبہ دار مقرر کیا۔ پابک کے بعد اس کا بیٹا شاہ پور۔ اسی منصب پر فائز ہوا۔ مگر ایک حادثہ میں وہ ہلاک ہو گیا۔ اسکے بھائی اردشیر کو جب پتہ چلا۔ تو وہ

فارس کے صدر مقام استخر پہنچ کر صوبہ داری پر قابض ہو گیا۔ اس دور میں آشکانی خاندان کا بادشاہ ۔ اردوان پنجم تھا۔ اردشیر کی اسکے ساتھ آن بن ہو گئی جس کی بناء پر اُس نے تمام صوبوں کے حکمرانوں کو بغاوت پر اکسایا ۔ اس طرح ملک میں جنگ وجدل کا بازار گرم ہو گیا ۔ آخرکار ۔ اردشیر نے اردوان پنجم کو ایک جنگ میں شکست دے کر قتل کر دیا ۔ اور سلطنت فارس پر خود قابض ہو گیا اور ساسانی خاندان کی فارس میں حکمرانی کی بنیاد رکھی ۔ اسطرح سلطنت فارس پر ساسانی خاندان کی حکمرانی کی ابتدا ہوئی ۔

## اردشیر ساسانی کا بادشاہ ہونا سنہ ۲۲۶ء تا ۲۴۰ء

اردشیر اپنے بھائی شاہ پور کے فوت ہو جانے کے بعد فارس کے منصب صوبہ داری پر فائز ہوا ۔ اُس نے دیگر صوبوں کے صوبہ داروں کو اپنے ساتھ ملاکر ۔ آشکانی خاندان کے آخری بادشاہ اردوان پنجم کے خلاف بغاوت کر کے اُسے شکست دے کر قتل کر دیا اور خود سلطنت فارس پر قبضہ کر کے ۔ بادشاہ بنا ۔ اس نے سلطنت فارس کو دو سو چالیس صوبوں میں تقسیم کیا ۔ ہر صوبے کا علیحدہ حکمران تھا ۔ جو شاہ فارس کو اپنا حکمران اعلیٰ مانتا تھا ۔ اردشیر کے تخت نشین ہونے کے بعد خراسان ۔ مرو ۔ بلخ اور خیوا کے حکمرانوں نے اس کی بالادستی کو ماننے سے انکار کر دیا ۔ اردشیر نے ان صوبہ داروں کی سرکوبی کے لیئے ان مشرقی صوبوں کا

رخ کیا۔ انہی صوبوں کی تسخیر میں مصروف تھا۔ کہ کابلستان زابلستان توران اور مکران کے حکمرانوں کے نمائندے اس کے دربار میں حاضر ہو کر اپنے حکمرانوں کے طرف سے آکی بیعت کا اعلان کیا۔ ان کی بیعت کو اردشیر نے قبول کر کے انہیں خلعت دے کر رخصت کیا۔

## آمیر براک براخوئی کا میر میران ہونا۔ ۲۱۲ء تا ۲۴۰ء

آمیر شاہ زور کے بعد۔ اس کا بیٹا آمیر براک۔ مسند امارت توران پر بیٹھا۔ اس کے دور حکومت کے آخری حصے میں اردشیر ساسانی نے اردوان پنجم۔ بادشاہ آشکانی کو شکست دے کر خود سلطنت فارس پر قبضہ کیا۔ اور فارس کے اکثر و بیشتر علاقوں کو اپنے تصرف میں لاکر دشمنوں کو زیر کیا۔ اس نے سلطنت فارس کو دو سو چالیس صوبوں میں تقسیم کیا۔ جیساکہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ شمالی صوبوں۔ خراسان۔ بلخ مرو اور خیوا کے حکمرانوں نے اردشیر کی بالادستی کو ماننے سے انکار کر دیا۔ ان کی گوشمالی کے لئے۔ اردشیر خراسان پہنچا۔ اسی اثناء میں اکراد بلوچ پنجگانہ کے آمیر توران۔ آمیر براک براخوئی اور آمیر مکران۔ آمیر سارگان اور گانی

مع اپنے ان امراء۔ آمیر ازبک زنگنہ۔ آمیر سلطان مالمی۔ آمیر لاسکان کرمانی نے اسی میں اپنی عافیت جان کر اپنے نمائندوں کو خراسان اردشیر کے دربار میں بھیجا۔ اور اسکی بالادستی کو تسلیم کرلیا۔ چنانچہ اردشیر نے توران و مکران کے آمیروں کی حکمرانی کی توثیق کردی ان کے نمائندوں کو خلعت دے کر رخصت کر دیا۔

## اردشیر کی پالیسی

اردشیر جب فارس کے تخت پر بیٹھا۔ تو کچھ صوبوں کے حکمرانوں نے اسکی بالادستی کو ماننے سے انکار کردیا۔ جن کی سرکوبی کے لیئے اسکو کافی کاوش کرنی پڑی۔ لہٰذا اس خطرے کے تدارک کے لیئے اس نے ہر صوبے میں اپنی طرف سے ایک سپہ سالار کا تقرر کیا۔ جس کا براۓ راست تعلق اس سے تھا۔ ان سپہ سالاروں کی موجودگی میں صوبے کے حاکموں کی خود مختاری ختم ہوگئی۔ اور صوبوں کے آئے دن کی بغاوتیں بھی ختم ہوگئیں۔ جب تک سپہ سالار۔ حاکم صوبہ کے ساتھ متفق نہ ہوتا۔ وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اس پالیسی کے اختیار کرنے سے ملک میں ہر طرف امن و امان قائم ہوگیا۔

## اردشیر کا سلطنت ہند پر حملہ

اردشیر جب شمالی صوبے خراسان۔ مرو۔ بلخ۔ خیوا کے حاکموں کی سرکوبی کے لئے نکلا اور اپنے اس مشن میں کامیاب ہونے کے بعد۔ وہ کابلستان پہنچا۔ چونکہ کابلستان کی سرحد۔ سلطنت ہند سے متصل تھی۔ اس لئے وہ اسی راستے سے ہند پر حملہ آور ہوا۔ پوشاپورا پر قبضہ کیا۔ ہند کی افواج کو شکست ہوئی۔ بحوالہ کورد گال نائک۔ بادشاہ ہند۔ جونان ودّان۔ کو جب اس شکست کی اطلاع ملی۔ تو اس نے اردشیر سے صلح کر لی اور اسے کافی مال و دولت دے کر۔ واپس لوٹنے پر آمادہ کیا۔

## اکراد بلوچ کی اردشیر کو کمک

جب اردشیر شمال کی طرف سے سلطنت ہند پر حملہ آور ہوا۔ تو اکراد بلوچ کے امرائے توران و مکران سندھ کے بلوچستان سے متصل علاقوں پر حملہ آور ہوئے۔ تاکہ ہند کے جنوبی علاقوں کے لوگوں اور حکام کو جنگ میں مصروف رکھیں۔ کہ وہ شمال کی طرف ہند کی افواج کو کمک نہ پہنچا سکیں جب شاہ ہند نے

اردشیر سے صلح کرلی۔ تو اکراد بلوچ توران و مکران بھی سندھ کے حاکموں کے ساتھ صلح کرکے کافی مالِ غنیمت کے ساتھ توران اور مکران واپس لوٹے۔

## شاہ پور اول کا بادشاہ ہونا سنہ ۲۴۰ء تا ۲۷۱ء

اردشیر تیرہ سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ اُس کا بیٹا شاہ پور تخت نشین ہوا۔ جو ماں کی طرف سے اردوان پنجم۔ آخری آشکانی بادشاہ کا نواسہ تھا۔ شاہ پور جب تخت نشین ہوا۔ تو ارمنستان اور ہترا کے حکمران مل کر۔ شاہ پور کے خلاف آمادہ جنگ ہوئے۔ تاکہ اپنے مفتوحہ علاقے اس سے دوبارہ حاصل کریں۔ شاہ پور نے ارمنستان کے حکمران کو تو آسانی سے شکست دی۔ مگر ہترا۔ کے حکمران کو زیر کرنے میں کچھ مشکلات پیش آئیں۔ اسی دوران ہترا کے حکمران کی بیٹی۔ شاہ پور کی بالادستی کو اس شرط پر ماننے کے لئے تیار ہوگئی۔ کہ وہ اس سے ازدواجی رشتہ قائم کرے۔ چنانچہ شاہ پور نے اس شرط کو مان لیا۔ اور شہزادی نے اپنے والد کو شاہ پور سے صلح کرنے پر آمادہ کیا۔ اور اس طرح حکومت ہترا کا جھگڑا ختم ہوا۔

## مانی کا دعویٰ پیغمبری

همدان کے شہر میں ایک شخص رہتا تھا۔ جس کا نام مانی تھا۔

مانی کے والد کا نام (پانکا) اور والدہ کا نام اتاخیم تھا۔ مانی کا والد ھمدان سے نقل مکانی کر کے۔ بابل کے شہر میں رہائش پذیر ہوا۔ چنانچہ مانی کی ولادت شہرِ بابل میں ہوئی۔ مانی پر تیرہ برس کی عمر میں وحی نازل ہونے لگی۔ اس نے اِس امر کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا۔ جب اردشیر کا انتقال ہوا۔ اور اسکی جگہ ۲۴۰ء میں اس کا بیٹا شاہ پور تخت نشیں ہوا۔ تو اُسکے جلوس کے موقع پر۔ مانی نے اپنے دین کا اعلان کیا۔ شاہ پور نے اسکی تبلیغ سے متاثر ہو کر۔ اسکے دین کو قبول کیا۔ اس تبدیلی مذہب نے فارس کے قدیم مذہب زرتشتی کے ملاؤں میں ایک زبردست اضطراب پیدا کر دیا۔ اور ان کو اپنے مذہب کی اجارہ داری کے خاتمہ کا خطرہ محسوس ہوا۔ جس پر زرتشتی معبدوں کے موبدوں نے تن من دھن کیساتھ مانی کے مذہب کی مخالفت شروع کر دی۔ شاہ پور پر انہوں نے اسقدر سیاسی دباؤ ڈالا۔ کہ اس نے مجبور ہو کر دوبارہ زرتشتی مذہب کو اختیار کیا۔ اور مانی کی جلاوطنی کے احکام جاری کئے۔ مانی نے اپنی جلاوطنی کے دوران۔ ہند۔ چین ماچین کے ملکوں کا سفر کیا۔ شاہ پور کی وفات کے بعد۔ فارس پہنچا۔ اسکی غیر موجودگی میں۔ باوجود اس امر کے کہ اسکے پیروں کاروں۔ پر ہر قسم کا ظلم وستم روا رکھا گیا تھا۔ لیکن اس کا دین فارس کے طول وعرض میں پھیل گیا۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ مانی کے دین کے قوانین اور رسومات زرتشتی مذہب کے مقابلے میں بہت سہل اور سادہ تھے۔ مانی کے دین میں اُمرا کی نسبت۔ غربا کو زیادہ

تحفظات حاصل تھے۔ چنانچہ اس مذہب کی مقبولیت کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔

## آمیر مہران براخوئی کا میر میران ہونا ۲۴۷ء تا ۲۷۷ء

شاہ پور جب تخت نشین ہوا۔ تو توران کا آمیر براک فوت ہو چکا تھا۔ توران کی مسند پر براک کا بیٹا آمیر مہران مسند نشین ہوا۔

شاہ پور تخت نشین ہوتے ہی سلطنت روم سے لڑائیوں کا سلسلہ جاری کر دیا۔ کیونکہ آشکانی دور طوائف الملوکی میں رومی سلطنت نے فارس کے کافی علاقوں پر ناجائز قبضہ کر لیا تھا۔ جنکو شاہ پور دوبارہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس دور میں دروست سرحدی علاقوں کے حکمران اپنے علاقائی سرحدات کے تحفظ کی۔ دیکھ بھال میں مصروف عمل تھے۔ اسی طرح حکمران توران اور مکران بھی اپنی سرحدوں کی حفاظت کے سلسلے میں ہمہ تن مصروف تھے۔ اس دور کے امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ یہ تھے۔ آمیر مہران براخوئی میر میران توران۔ آمیر بہرام زنگنہ آمیرانیز ادرگانی میر میران مکران۔ آمیر میداد مالی۔ آمیر شاہار کرمانی۔ انہوں نے اس دور میں اپنی سرحدات کی اس تن دہی سے نگرانی کی۔ کہ باہر سے کسی طاقت کو ان کے علاقوں پر حملہ کرنے کی ہمت ہی نہ

## ہُرمُز اوّل کا بادشاہ ہونا ۲۷۱ء تا ۲۷۲ء

شاہ پور نے اکتیس سال حکمرانی کی۔ اُسکے انتقال کے بعد۔ اسکے دو بیٹے تھے۔ ہُرمُز اور بہرام۔ ہرمز بڑا بیٹا تھا۔ چنانچہ فارس کے آئین کے مطابق اُسے تخت مِلا۔ تخت نشین ہونے سے پہلے وہ خراسان کا ستراب (گورنر) تھا۔ اگرچہ اُسے حکمرانی کا تجربہ حاصل تھا۔ مگر اُسکے چھوٹے بھائی بہرام نے اس سے ایک سال بعد تخت چھین کر خود بادشاہ ہوگیا۔

## مانی کے خلیفہ اوّل کی سکستان۔ توران مکران میں آمد

ہُرمُز کی فرمان روائی کے دوران ایک شخص جس کا نام کسُون تھا۔ اور مانی کے خاص ماننے والوں میں سے تھا۔ مانی نے اُسے اپنا خلیفہ ہونے کا شرف بخشا۔ یہ شخص بہت بڑا عالم تھا۔ عالم ہونے کے علاوہ خوش بیان تھا۔ فصاحت اور بلاغت میں بدرجہ اتم کمال رکھتا تھا۔ مانی کی جلاوطنی کے بعد اس نے دینِ مانی کا خوب پرچار کیا۔ سکستان۔ توران اور مکران کا دورہ کرکے ان تمام علاقوں کے باشندوں کو قائل کرکے۔ دینِ مانی میں داخل کر دیا۔

۱۳۵

چونکہ اسکی تقاریر مدلل ہوتی تھیں۔ اسکی باتیں لوگوں کے دلوں میں اثر کر جاتی تھیں۔ اسکی سحر انگیز تقاریر کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ سکستان توران اور مکران کے لوگوں نے جوق درجوق مانی کے دین کو قبول کیا۔ اس طرح اُمرائے اکراد بلوچ پنجگانہ۔ کسوُن۔ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مانی کے دین کو قبول کر لیا۔ مانی کے دین کے تین اہم عقائد تھے۔ " پندار نیک۔ کردار نیک۔ گفتار نیک"۔

## آمیر شادان براخوئیؔ کا میر میران ہونا ۲۷۲ء تا ۳۰۰ء

آمیر شادان۔ ہُرمُز کے دور فرمان روائی میں امارت توران کی مسند پر بیٹھا۔ ھُرمُز نے ایک سال فرمان روائی کی۔ اور اسکے چھوٹے بھائی بہرام نے اُسے تخت سے معزول کر کے۔ جلاوطن کر دیا۔ جس کی وجہ سے خاندان ساسانی میں بے اتفاقی اور نفاق کا بیج بویا گیا۔ خاندان میں ایک دوسرے سے انتقام لینے کی آگ بھڑک اٹھی۔ اس طرح مملکت کے استحکام کو نقصان پہنچا۔ بہرام اوّل تین سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ اس آشفتگی کے دوران اکراد بلوچ نے اپنی سرحدات جو سندھ سے متصل تھیں۔ کی بڑی تندہی سے نگرانی کی۔ کیونکہ یہ دستور تھا۔ کہ جب فارس کی مرکزی حکومت میں حکمران خاندان کے درمیان جھگڑا ہوتا تھا۔ تو دور

دست علاقوں کو ہمسایہ ممالک ہتھیانے کے لیے جد وجہد کرتے تھے۔ چنانچہ امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ آمیر شیر بزرنگنہ۔ آمیر بانزنج اور گانی میر میران مکران۔ آمیر مہرداد مالی۔ آمیر نوکفت کرمانی۔ آمیر شادان براخوئی میر میران توران کے ہمراہ مل کر اپنی سرحدات کی ہر طرح سے نگرانی کرتے رہے۔ اور کوئی ناخوشگوار واقع نہیں ہوا۔

## بہرام اول کا بادشاہ ہونا ۲۷۲ء تا ۲۷۵ء

جب بہرام اوّل اپنے بھائی ھرمز کو تخت سے معزول کر کے خود بادشاہ بن بیٹھا۔ چونکہ وہ نہایت کاہل اور عیش پرست تھا۔ تو اسکے بادشاہ ہوتے ہی۔ ملک میں ابتری کے اثرات نمایاں ہونے لگے۔ اُسے بحران در بحران کا سامنا کرنا پڑا۔ تین سال کے بعد بہرام فوت ہوا۔ تو اس کا بیٹا بہرام دوئم اسکی جگہ تخت نشین ہوا۔

## پیغمبر مانی کا قتل

جیساکہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ شاہ پور نے مانی کو فارس سے جلا وطن کر دیا۔ جب شاہ پور فوت ہوا۔ تو اس کا بیٹا ھُرمُز اسکی جگہ تخت نشین ہوا۔ مانی دوبارہ

واپس آیا۔ اُسے ھُرمُز نے خوش آمدید کیا۔ اور اُسے اپنے مذہب کی تبلیغ کی کلی اجازت دے دی۔ مانی نے اس رعایت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بڑے زور و شور سے اپنے مذہب کی تبلیغ شروع کر دی۔ ھُرمُز کا بھائی بہرام چونکہ اس کا مخالف تھا۔ اُسے بھائی کے خلاف۔ لوگوں کو اکسانے کا ایک زرین موقع ہاتھ آیا۔ بہرام نے معبدوں کو ساتھ ملا کر ھُرمُز کو بے دین قرار دے کر تخت سے علیحدہ کر دیا۔ اور خود بادشاہ بن گیا۔ بہرام کی حکمرانی کو جب استحکام ملا۔ تو اس نے معبدوں کے ذریعے سازش کرا کر مانی کو قتل کرا دیا۔ اور اسکے مقلدین کو عبرت ناک سزائیں دیں۔ جو لوگ مانی کے دین پر قائم رہے۔ انہیں قتل کرا دیا۔ چونکہ اکراد بلوچ توران اور مکران بھی مانی کے مقلد تھے۔ ان پر بھی عتاب آنا لازمی تھا۔ اور اکراد بلوچ کی توران اور مکران میں حکمرانی کے خاتمے کی وجہ بھی یہی تبدیلی مذہب تھا۔ چنانچہ اُن سے توران اور مکران کی امارتیں چھین لی گئیں۔ اور آئندہ ادوار میں وہ ایک عرصہ دراز تک مسلسل مصائب اور آلام میں گھرے رہے۔

## بہرام دویم کا بادشاہ ہونا سنہ ۲۷۵ء تا ۲۸۲ء

بہرام دویم جب تخت نشین ہوا۔ تو ملک میں اس کے باپ کے دور میں۔ انتظام

میں کافی ضعف پیدا ہوگیا تھا۔ اسکی بڑی وجہ اسکے باپ کی کاہلی اور نااہلی تھی۔ لہٰذا بہرام دوئم ان تمام خرابیوں کو ایک آن میں دور کرنا چاہتا تھا۔ اِس لئے اُس نے جابرانہ پالیسی اختیار کی۔ اراکین سلطنت اس کی اس پالیسی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اور نہ اس قدر تشدد کے وہ عادی تھے۔ چنانچہ انہوں نے بہرام دوئم کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ ایک معبد جو بہرام دوئم کا خیر خواہ تھا۔ اُسے اِس سازش کا علم ہوا۔ تو اُس نے بہرام کو مطلع کر دیا۔ اسکی اور اراکین سُلطنت کے درمیان صلح صفائی کرا دی۔ چنانچہ بہرام دوئم کو اس واقعہ سے کافی تجربہ ہوا۔ کہ تشدد اور ستم کاری سے کام نہیں سُلجھتے۔ لہٰذا اُس نے جبر و تشدد کی پالیسی ترک کر دی لوگوں سے نہایت حُسن سُلوک سے پیش آنے لگا۔ عدل اور انصاف سے حکومت کرنے لگا۔ سات سال تک حکمرانی کرنے کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا۔

## سیت یا ساکا ہوں کو مغلوب کرنا

ساکا قبائل آشکانی دورِ حکومت میں زرنگ۔ یا زابلتان کے علاقے میں مستقلاً سکونت اختیار کر چکے تھے۔ اور مقامی قبائل سے اس قدر گھل مل گئے تھے۔ کہ ان کے درمیان کوئی تمیز باقی نہیں رہی تھی۔

اس قبائلی اختلاط کا یہ نتیجہ نکلا کہ زرنگے۔ سکستان یعنی ساکا ہوں کے رہنے کی جگہ کے نام سے مشہور ہوا۔ ساکا قبائل نے آشکانی دور میں آشکانی حکمرانوں کی بالادستی کو تسلیم کر لیا تھا۔ اسی طرح جب ساسانی برسرِاقتدار آئے۔ توران کے اُمراء نے ساسانی اقتدارِ اعلیٰ کو بھی تسلیم کیا۔ مگر مانی کے دین کو قبول کرنے کی وجہ سے ساکا ہوں پر ساسانی فرمان روا بہرام دوئیم کا عتاب نازل ہوا۔ بہرام کو مانی اور اُسکے مذہبی عقائد سے سخت نفرت تھی۔ اُس نے اس کے مقلدین پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے۔ چونکہ سکستان (زرنگے) کے ساکا توران اور مکران کے اکراد بلوچ مانی کے پیروکار تھے۔ لہٰذا ان سب کو بے دین قرار دے کر بہرام دوئیم نے ان کو غارت کرنے کے احکام صادر کر دیئے۔ آخرکار زرنگے کے ساکا۔ توران و مکران کے اکراد بلوچ نے ان ایذا رسانیوں سے تنگ آکر علم بغاوت بلند کیا۔ آمیر اُشکن سار۔ آمیر ساکا۔ دامُراتے اکراد بلوچ۔ آمیر شادان براخوئی۔ آمیر بانمیچ اردگانی۔ آمیر شیر برزِ زنگنہ۔ آمیر مہرداد مالی آمیر لوکف کرمانی نے مل کر۔ کرمان کے نواحی علاقوں میں لوٹ مار شروع کر دی۔ بہرام نے اس بغاوت کو نہایت بے رحمی سے کچل دیا۔ ساسانی افواج سے ان باغیوں کی کئی ایک لڑائیاں ہوئیں۔ آمیر اُشکن سار۔ ساکا۔ آمیر شیر برزِ زنگنہ۔ آمیر مہرداد مالی اور آمیر لوکف کرمانی ان لڑائیوں میں کام آئے۔

آخر ان امراء کے مارے جانے کے بعد۔ اکراد بلوچ اور ساکا ہوں نے راہ فرار اختیار کی۔ بہرام دوئم نے سکستان۔ توران اور مکران کے ان حکمرانوں کو معزول کرکے۔ ان کی جگہ اپنے مقرر کردہ ستراپ یا گورنر۔ ان علاقوں میں روانہ کر دیئے۔ تاکہ ان علاقوں کے نظم و نسق کو سنبھالیں۔ بہرام نے نرادک کو توران اور مکران کا ستراپ مقرر کیا۔ یہ توران اور مکران کا پہلا ستراپ تھا۔

## چارٹ ہم عصر بادشاہان ساسانی خاندان وامیران اکراد بلوچ توران و مکران

| نمبر شمار | نام بادشاہ ساسانی | نام امیران۔ توران و مکران |
|---|---|---|
| ۱ | اردشیر ساسانی<br>سنہ ۲۲۶ء تا سنہ ۲۴۰ء | (۱) امیر بُرک براخوئی میر میران توران<br>(۲) امیر سارگان اردگانی میر میران مکران<br>سنہ ۲۱۲ء تا سنہ ۲۴۷ء |
| ۲ | شاہ پور اول ساسانی<br>سنہ ۲۴۰ء تا سنہ ۲۷۱ء | (۱) امیر مہران براخوئی میر میران توران<br>(۲) امیر انیرا اردگانی میر میران مکران<br>سنہ ۲۴۷ء تا سنہ ۲۷۴ء |

| نمبر شمار | نام بادشاہ ساسانی | نام امیران توران و مکران |
|---|---|---|
| ۳ | ہرمز اول ساسانی<br>سنہ ۲۷۱ء تا سنہ ۲۷۲ء | (۱) امیر نیران براخوئی میر میران توران<br>(۲) امیر اُنیز ادرگانی میر میران مکران |
| ۴ | بہرام اول ساسانی<br>سنہ ۲۷۲ء تا سنہ ۲۷۵ء | (۱) امیر شادان براخوئی میر میران توران<br>(۲) امیر بازنیج ادرگانی میر میران مکران |
| ۵ | بہرام دویم ساسانی<br>سنہ ۲۷۲ء تا سنہ ۲۸۲ء | (۱) امیر شادان براخوئی میر میران توران<br>(۲) امیر بازنیج ادرگانی میر میران مکران |

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اکراد بلوچ نے مانی کے مذہب کو اختیار کیا تھا۔ اور بہرام دویم ساسانی۔ مانی۔ کے مذہب کے سخت خلاف تھا۔ اس لئے اکراد بلوچ بھی اس کے زیر عتاب آئے۔ مانی کے دیگر پیروکاروں کی طرح۔ اکراد بلوچ کو بھی بہرام دویم نے تہ تیغ کیا۔ ان کی توران اور مکران کی امارتیں ان سے چھین لیں۔ آئندہ کے لئے۔ اس نے توران و مکران کی ولایتوں پر اپنے ستراپ تعینات کر دیئے۔

## بہرام سویم کا بادشاہ ہونا سنہ ۲۸۲ء

بہرام دویم کے بعد اسکا

بیٹا بہرام سویم تخت نشین ہوا۔ اُسے حکمرانی کرتے ہوتے کو چار ماہ ہوئے تھے۔ کہ وہ بیمار ہو گیا۔ اس بیماری سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اور فوت ہوا۔

## نارسس کا بادشاہ ہونا ۲۸۲ء تا ۳۰۱ء

بہرام سویم کی وفات کے بعد۔ ساسانی خاندان کے صرف دو شہزادے زندہ بچے تھے۔ جو شاہ پور کے بیٹے تھے۔ ایک کا نام نارسس تھا۔ دوسرے کا نام ہُرمُز تھا۔ اراکین سُلطنت نے نارسس کو تخت پر بٹھایا۔ ھُرمز نے وراثت کے مسئلہ پر جھگڑا کیا۔ جس نے ایک تولانی کشمکش کی صورت اختیار کی۔ آخر کار ھُرمُز شکست کھا گیا۔ اور نارسس اطمینان سے تخت نشین ہو گیا۔

## رومیوں سے جنگ

نارسس تخت نشین ہوتے ہی سلطنت روم سے الجھ گیا۔ پہلے تو اُسے کچھ کامیابی ہوئی۔ رومیوں کو۔ کراھی۔ کے مقام پر شکست دی۔ لیکن دو سال بعد قیصر روم۔ جنگ کی تیاری کرنے کے بعد۔ ساسانی سلطنت پر حملہ آور ہوا۔ ارمنستان کے شہر۔ عکّاس۔ میں ان دونوں مملکتوں کی افواج کا آمنا سامنا ہوا۔ نارسس نے عکاس

کا محاصرہ کیا۔ جبکے دوران رومیوں نے[123] ساسانیوں کی افواج کو نیست و نابود کر دیا۔ رومیوں نے ساسانیوں سے چھینے ہوئے تمام جنگی سامان کو ناکارہ بنا دیا۔ نارسس خود میدان جنگ میں زخمی ہوا۔ اور میدان جنگ سے فرار ہو گیا۔ اس شکست سے وہ اس قدر شرمسار ہوا۔ کہ اُس نے تخت چھوڑ کر۔ گوشہ نشینی اختیار کی۔ نارسس نے کل اُنیس سال حکمرانی کی۔

## ھُرمُز دویم کا بادشاہ ہونا سنہ ۳۰۲ء تا سنہ ۳۰۹ء

نارسس کے بعد ھُرمُز دویم تخت نشین ہوا۔ نارسس نے جب عنان حکومت سنبھالی۔ تو ھُرمُز فرار ہوا۔ اور اُسے رومیوں نے پناہ دی چونکہ اُس کے بچپن کا زمانہ رومیوں کے ساتھ گزرا تھا۔ لہٰذا وہ رومی تمدن و ثقافت کا دلدادہ تھا۔ جب ھُرمُز فارس کے تخت پر بیٹھا۔ تو اس نے کوشش کی۔ کہ رومیوں کے سلطنتی طور طریقوں کو فارس میں رواج دے۔ لیکن سلطنت فارس کے امراء اور اراکین اس کے اس رُجحان کو پسند نہیں کرتے تھے۔ آخر کار آٹھ سال بعد۔ اعیان سلطنت نے اُسے تخت سے معزول کر کے۔ اُس کے بیٹے شاہ پور کو تخت پر بٹھایا۔ جبکہ وہ بلکل کمسن تھا۔ اور حکومت کے کاروبار کی دیکھ بھال کے لئے

انہوں نے ایک کونسل تشکیل دی جس نے شاہ پورد کے سن بلوغ پر پہنچنے تک اس کی پرورش۔ اور امور سلطنت کی جانفشانی اور ایمانداری سے دیکھ بھال کی۔

## سکستان یا زابلتان کے ساکا قبائل

واشسکان۔ آمیر کوشان کے دور حکمرانی میں ساکا قبائل۔ زرنگا نیا زابلتان میں آکر سکونت پذیر ہوئے۔ انہی کی وجہ سے زرنگ یا زابلتان سکستان کہلانے لگا۔ اور یہی لوگ بعد میں سکستان میں حکومت کرنے لگے۔ یہ قبائل جو زابلتان میں آباد ہوئے۔ ساکا آمیر گوندوس فاسان آمیر اراسوشیا کی نسل سے تھے۔ بمطابق کوردگا نامک۔ انکا سلسلہ نسب اس طرح سے ہے۔ کیدارسس ولد پیروسس ولد تاغرسس ولد موغان سس ولد کیدک ولد مناسس ولد تکہ سس ولد تماندوس ولد اشکن سار ولد استوسس ولد گرمباتس۔

## اکراد بلوچ توران و مکران

سکستان۔ یعنی قدیم زرنگ۔ یا زابلتان کے ساکاہوں کی عام بغاوت سے قبل اکراد بلوچ۔ توران و مکران اپنی ولایتوں کی حکمرانی پر مامور تھے۔ مانی کے دین کو قبول

کرنے کے بعد ان کے عروج کا ستارہ غروب ہوگیا۔ کیونکہ بہرام دویم ساسانی۔ مانی۔ اور اسکے پیروکاروں کے سخت خلاف تھا۔ لہٰذا اس کے دور میں اُس نے سکستان کا سا کا توران و مکران کے اکراد بلوچ پر صرف اس وجہ سے حملہ کیا۔ کہ وہ مانی کے پیروکار تھے۔ ان کی امارتیں بھی اُن سے چھین لیں۔ آمیر شادان براخوئی میر میران توران۔ اور آمیر بازیخ اردگانی میر میران مکران۔ حکمرانی چھین جانے کے بعد۔ دوبارہ اپنی قبائلی زندگی گزارنے لگے۔ اور اپنے قبائلی نظام کے استحکام کی حتی المقدور کوششوں کو جاری رکھا۔ ھُرمُز کی فرمان روائی کے دوران اکراد بلوچ کے یہ اُمراء تھے۔ آمیر رستم براخوئی آمیر براک زنگنہ۔ آمیر گیبل اردگانی۔ آمیر ایغ داد مالی۔ آمیر حبادی کرمانی جو توران اور مکران کے ستر ابوں کی عمل داری میں اپنی قبائلی زندگی گزار رہے تھے۔

## ستراب توران و مکران

ھُرمُز دویم نے۔ زاوک۔ کو معزول کر کے اپنا ایک آمیر آمیر اُرشم کو توران۔ اور مکران کا ستراب مقرر کیا۔

## شاہ پور دویم کا بادشاہ ہونا ۳۰۹ء تا ۳۷۹ء

سلطنت فارس کے اُمرا و ارکین دولت نے۔ شاہ پور دویم کو عہد طفولیت میں تخت پر بٹھایا تھا۔ اسکے بلوغ تک سربراہ کونسل نے حکومت چلائی۔ جب شاہ پور دویم سن بلوغ کو پہنچا۔ تو اس نے بڑی عمر پائی۔ اور طویل عرصہ تک حکومت کی۔ مورخین نے اس کے اس طویل دور حکمرانی کو تین حِصّوں پر تقسیم کیا ہے۔ پہلے دور کی حکومت اٹھائیس سال پر محیط ہے۔ دوسرے دور حکومت کو۔ رومی سلطنت کے ساتھ جنگوں کا دور کہا جاتا ہے۔ جو پندرہ سالوں پر محیط ہے۔ اس دور میں شاہ پور دویم نے ہر محاذ پر رومیوں کو شکست دے کر اپنی طاقت کا لوہا ان سے منوایا۔ رومیوں کے ساتھ جھگڑوں سے فراغت پانے کے بعد۔ شاہ پور دویم نے سلطنت کے مشرقی علاقوں کا رُخ کیا۔ مخالفین کو زیر کرنے میں کامیاب ہوا۔ مشرقی ممالک کے اہم شہروں کو فتح کیا اپنی فتوحات کے خوشی میں سکہ ضرب کیا۔ اُس نے ستر سال حکمرانی کی اور ضعیف العمری میں فوت ہوا۔ یہ شاہ پور دویم کی حکمرانی کا تیسرا دور تھا۔ شاہ پور کے ابتدائی دور حکمرانی میں یہ امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ اپنی قبائلی کونسل کے آمیر تھے۔ آمیر سلم براخوئی۔ آمیر مہرداد زنگنہ۔ آمیر مہراب ادرگانی۔ آمیر بہرم بان مالمی۔ آمیر رستم کرمانی شاہ پور کے آخری دور میں اکراد بلوچ

کے یہ امرا اُسکے ہم عصر تھے۔ آمیر تبرداد براخوئی۔ آمیر رستم رنگنہ۔ آمیر بیغ اورگانی۔ آمیر پشکین مالی۔ آمیر برزمہر کرمسانی۔

## توران ومکران کا ستراب

شاہ پور نے اپنے ابتدائی دورِ حکمرانی میں آمیر رستم کے بجائے آمیر منوچہر کو توران اور مکران کا عہدہ سترابی دیا۔ بعد میں اُسے معزول کرکے۔ ان علاقوں کا ستراب آمیر کاویان کو مقرر کیا۔

## اردشیر دویم کا بادشاہ ہونا سنہ ۳۷۹ء تا ۳۸۳ء

شاہ پور دویم کے بعد اُس کا بیٹا۔ اردشیر دویم تخت نشین ہوا۔ اُسے عالم شباب میں کوئی مرض لاحق ہوگیا تھا۔ چارسال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔

## توران ومکران کا ستراب

اردشیر دویم۔ اپنے دور حکمرانی میں آمیر اُرید۔ کو توران ومکران کا عہدہ سترابی دیا۔

## شاہ پور سویم کا بادشاہ ہونا سنہ ۳۸۳ء تا ۳۸۸ء

اردشیر دویم چونکہ جوانی میں فوت ہوگیا تھا۔ اور اسکی اولاد نہ تھی۔

اس لئے اس کے بھتیجے شاہ پور سوئیم کو فارس کے تخت پر بٹھایا گیا۔ مگر اس بادشاہ کے ساتھ بھی عمر نے وفا نہیں کی۔ پانچ سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔

## بہرام چہارم کا بادشاہ ہونا سنہ ۳۸۸ء تا سنہ ۳۹۹ء

شاہ پور سوئیم کی اثنائے حکمرانی میں بہرام چہارم کرمان کا حکمران تھا۔ شاہ پور کی وفات کے بعد اعیان سلطنت فارس نے اسے کرمان سے طلب کر کے۔ فارس کے تخت پر بٹھایا۔ بہرام کی حکمرانی کے گیارہ ویں سال میں فارس کی افواج نے بغاوت کی۔ بہرام فوجیوں کی بغاوت کو فرد کرنے میں خود مارا گیا۔ اس کے دورِ حکمرانی میں اکراد بلوچ جو توران اور مکران میں رہتے تھے۔ ان کے امراء کے نام یہ تھے۔ آمیر سیاملک براخوئی۔ آمیر تیرداد زنگنہ آمیر شاہ سراد رگانی۔ آمیر مہرداد مالی۔ آمیر گل بہانہ کرمانی۔

## یزدگرد اوّل کا بادشاہ ہونا سنہ ۳۹۹ء تا سنہ ۴۲۰ء

بہرام چہارم۔ جب اپنی باغی فوجوں کی سرکوبی کے دوران مارا گیا۔ تو ساسانی خاندان کے ایک فرد۔ یزدگرد کو بادشاہی ملی۔ یہ شخص بہت امن پسند تھا۔ چنانچہ اس نے تخت نشین ہوتے ہی اپنے دور کی حلیف طاقتور سلطنت روما

کے ساتھ دوستانہ روابط قائم کئے ۔ یزدگرد اول اہل نصاریٰ پر بہت مہربان تھا۔ لہٰذا عیسائیوں کو اس نے اپنی مذہبی رسومات ادا کرنیکی کلی اجازت دے دی ۔ اکیس سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ کوردگال نامک کے مطابق ۔ اسکے دور کے توران اور مکران کے اکراد بلوچ پنجگانہ کے قبائلی امراء یہ تھے ۔ آمیر منگیب براخوئیؔ آمیر گودرز زنگنہ ۔ آمیر بہار ۔ ادیگانی ، آمیر کودان ما ملی ۔ آمیر زنگ کرمانی ۔

## توران اور مکران کا ستراب

یزدگرد ۔ اول نے ۔ اربد کو عہدہ سترابی سے معزول کرکے ۔ کیسون کو ولایات توران و مکران کی سترابی پر فائیز کیا ۔

## بہرام پنجم کا بادشاہ ہونا ۴۲۰ء تا ۴۴۰ء

یزدگرد ۔ اول ۔ جب فوت ہوا ۔ تو اُسکے دو بیٹے بہرام اور شاہ پور تھے ۔ اعیان سُلطنت فارس ان دونوں کو پسند نہیں کرتے تھے ۔ اور نہ ہی ان کو فارس کی حکمرانی کو چلانے کے اہل سمجھتے تھے ۔ اسکی وجوہات یہ تھیں کہ بہرام نے اپنے عہد طفولیت میں عربوں کے ماحول میں پرورش پائی تھی ۔ اس پر عربی تہذیب کا گہرا رنگ

چڑھا ہوا تھا۔ اور وہ عرب نواز تھا۔ اس لئے اہل فارس اُسے وطن کا خیر خواہ نہیں سمجھتے تھے۔ شاہ پور ارمنستان کا حکمران تھا۔ جب اُسکو اپنے والد یزدگرد کی وفات کی خبر ملی۔ تو بغیر حفاظتی انتظام کا اقدام کئے۔ فارس پہنچا۔ اسکی اس غیر مدبرانہ حرکت سے رومی گورنر نے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ ارمنستان کو غیر محفوظ سمجھ کر اس پر قابض ہو گیا۔ اور ارمنستان کا علاقہ فارس کے قبضے سے نکل گیا۔ لہٰذا اکابرین فارس کی نظر میں شاہ پور غیر دانشمند تصور کیا جاتا تھا۔ اور حکمرانی کا اہل نہیں تھا۔ چنانچہ خاندان ساسانی کے ایک فرد کو جس کا نام خسرو تھا۔ تخت پر بٹھایا گیا۔ بہرام کو اس فیصلے سے سخت طیش آیا۔ چونکہ اُسے عربوں کا اعانت حاصل تھی۔ اس لئے اُس نے ان کی کمک سے سلطنت فارس پر قبضہ کر لیا۔ اسے اہل نصاریٰ سے سخت نفرت تھی۔ لہٰذا تخت نشین ہوتے ہی۔ ان پر جبر و تشدد کا بازار گرم کر دیا۔ نصرانی مجبوراً سلطنت روم کے علاقوں میں پناہ گزین ہوئے۔ بہرام نے قیصر روم سے اپنی رعایا کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ مگر قیصر نے اسکی ایک نہ سُنی۔

## سلطنت روم سے لڑائیاں

قیصر روم نے بہرام کے مطالبے کو درخور اعتنا نہ لاتے ہوئے۔ فارس پر حملہ کر دیا۔ کئی لڑائیاں ہوئیں۔

جن میں بہرام پنجم کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ وہ مجبوراً قیصر سے صلح جو یا ہوا۔ قیصر نے اس شرط پر صلح کی۔ کہ بہرام اپنی نصرانی رعایا سے انسانی برتاؤ کرے گا۔ انہیں ان کی مذہبی رسومات ادا کرنے کی کلی اجازت دے گا۔ اور یہ ضمانت دے گا۔ کہ آئندہ ان کے حقوق پامال نہیں کیے جائیں گے۔

## اکراد بلوچ توران و مکران،

بہرام پنجم کے دور کے طوائف اکراد بلوچ کے اُمرائے کبیر یہ تھے۔ آمیر جان داد براخوئی۔ آمیر رسان زنگنہ۔ آمیر کیساک اورگانی۔ آمیر سیاک مالی۔ آمیر سارون کرمانی۔

## توران و مکران کا ستراب

بہرام پنجم نے۔ توران و مکران کی ستراپی سے کیسون کو برطرف کر کے اسکی جگہ آمیر خینرون۔ کو یہ منصب دیا۔

# باب ہفتم

# قبائل ھیتال کا خروج

بہرام پنجم جسے مؤرخین نے بہرام گور بھی کہا ہے اسکے دور حکمرانی میں مرکزی ایشیا سے ایک قبیلہ جسے کردی زبان میں۔ ہیتال۔ ھیطل۔ اور حفتالؔ کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ دریائے آموسے بطرف جنوب تخارستان اور باختر (بلخ) کے علاقوں میں داخل ہونا شروع ہوا۔ توخار اور باختر۔ (بلخ) کے کوشانیوں نے۔ اُن کی یلغار کی روک تھام کے لئے ساسانی حکمران سے امداد طلب کی۔ مگر فارس کے ساسانی حکمران نے۔ کوشانیوں کی اس استدعا پر کوئی توجہ نہیں دی۔ جسکے نتیجہ میں۔ ان علاقوں سے ہیتالوں نے کوشانیوں کو نکال باہر کیا وہ جنوب مشرق کی طرف مجبوراً نقل مکانی کر کے۔ پشپا پوران کے قرب و جوار کی وادیوں میں پناہ گزین ہوئے۔

ہیتالی جب تخارستان اور باختر (بلخ) پر قابض ہوگئے۔ توان کے حوصلے مزید بلند ہوئے۔ اور انہوں نے جنوب کی طرف کابلستان۔ آراسوشیا۔ اور زابلستان کا رُخ کر کے ان علاقوں پر بھی قابض ہوگئے۔ اب ساسانی۔ فرمان روا کو احساس ہوا۔ کہ ان کی سلطنت فارس کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے چنانچہ ہیتالی بھی۔ ساکا اور کوشانیوں کے نقش قدم پر چل کر مقامی باشندوں کے ساتھ خلط ملط ہوگئے۔

## ھیتالیوں اور بہرام پنجم کی لڑائی

بہرام پنجم۔ ھیتالی۔ کوچ یا مہاجرت کو روکنے کے لئے۔ ایک جرار لشکر کے ساتھ ان کے مساکن تخارستان۔ باختر (بلخ) اور کابلتان پر حملہ آور ہوا۔ ہیتالی خاقان اپنے دو سو پچاس ہزار قبائلی لشکر کے ساتھ مقابلے کو نکلا۔ میدان جنگ میں ہیتالیوں کو شکست ہوئی۔ ہیتالی خاقان جنگ میں مارا گیا۔ اسکے حرم کو بہرام پنجم نے گرفتار کر لیا۔ بہت سا مال غنیمت بھی بہرام کے ہاتھ آیا۔ اکراد بلوچ پنجگانہ کے اُمراء۔ آمیر جان داد برا خوئی۔ آمیر رسان زنگنہ۔ آمیر کیساک ادرگانی۔ آمیر سیاہک مالی۔ آمیر سارون کرمانی بہرام کے ہم عصر تھے۔ اور ہیتالیوں کی جنگ میں بہرام کے لشکر کے ساتھ مل کر ہیتالیوں کے خلاف لڑے۔ کیونکہ ان کو یہ خطرہ تھا۔ کہ اگر ہیتالی فتح یاب ہوئے۔ تو توران اور مکران ان کے دست برد سے نہیں بچ سکے گا۔

## یزدگرد دویم کا بادشاہ ہونا ۴۴۰ء تا ۴۵۷ء

بہرام پنجم کی وفات کے بعد اس کا بیٹا یزدگرد دویم تخت نشین ہوا۔ اسکے دور حکمرانی میں ہیتالیوں نے

پھر شورش برپا کر دی۔ یہ ہتیالی وادی چول۔ جو گرگان اور طالقان کے شمال میں واقع ہے۔ میں سکونت پذیر تھے۔ یزدگرد ان کے آئے دن کی چیرہ دستیوں کا قلع قمع کرنے کی غرض سے ان پر حملہ آور ہوا۔ پہلے تو اسکو جنگوں میں فتح حاصل ہوتی رہی۔ لیکن بعد میں اُسے ہتیالیوں نے کئی ایک لڑائیوں میں شکست دی۔ ہتیالیوں کے ساتھ لڑائیوں کا سلسلہ جاری تھا۔ کہ یزدگرد دوم فوت ہوا۔ اُس نے کل سترہ سال حکمرانی کی۔ یہ اُمرائے اکراد بلوچ پنجگانہ۔ آمیر شاہ بُرزبراخوئی۔ آمیر کُباد زنگنہ۔ آمیر سلم اورنی آمیر رسان مالی۔ آمیر شادی کرمانی اسکے ہم عصر تھے اور ہتیالی جنگوں میں یزدگرد کی بھرپور مدد کی۔ اور لڑائیوں میں حصہ لیتے رہے۔

## توران ومکران کا ستراب

یزدگرد دوئم نے اپنے دورِ حکمرانی میں ولایت توران و مکران کی سترابی۔ آمیر کراہون کو عطا کی۔

## فیروز کا بادشاہ ہونا ۴۵۷ء تا ۴۸۳ء

یزدگرد دوئم کے بعد۔ اس کا بیٹا۔ فیروز تخت نشین ہوا۔ اسکے دور میں ہتیالیوں کی ایک مضبوط اور مستحکم مملکت وجود میں آچکی تھی۔ ان کے حکمران

کانام آخشو نواز یا خوش نواز تھا۔ ہنیالی حکومت اور فارس کی حکومت کے درمیان سرحدی جھڑپوں کی وجہ سے۔ تعلقات ہمیشہ ناخوشگوار رہتے تھے۔ چنانچہ ان کے درمیان لڑائی چھڑ گئی۔ اور یہ لڑائیاں خراسان کے شمالی علاقوں میں لڑی گئیں فیروز کو شکست ہوئی۔ طالقان کے علاقے پر ہنیالیوں نے قبضہ کیا۔ آخر کار فیروز نے ہنیالی حکمرانوں سے صلح کی درخواست کی۔ اور دونوں حکمرانوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا۔ اور یہ طے پایا کہ خراسان کی حدود سے آگے ہنیالیوں کے علاقے میں مملکت فارس۔ دست درازی نہیں کرے گا۔ دو سال تک ہنیالی حکومت کو باج گزاری کی رقم بھی ادا کرے گا۔ فیروز نے مجبوراً ان شرائط کو قبول کیا۔ مگر درپردہ وہ اس توہین آمیز شکست کا بدلہ لینے کی غرض سے۔ جنگی تیاریاں بھی کرتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد جب اس نے اپنے آپکو کافی طاقتور سمجھا۔ تو اس نے ہنیالیوں کی مملکت پر حملہ کر دیا۔ مگر اسے شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ یہ لڑائی۔ اس قدر شدت کے ساتھ لڑی گئی۔ کہ فیروز خود بھی جنگ میں مارا گیا۔ یہ امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ آمیر کوشان براخوئی آمیر گرشاب زنگنہ آمیر جاف اور گانی آمیر بیغ مالی آمیر تیرداد کروانی۔ اسکے ہم عصر تھے۔ فیروز کی جنگوں میں بھی اکراد بلوچ نے اس کی ہر طرح کمک کی۔

## توران و مکران کا ستراب

۱۳۷
فیروز ساسانی فرمانروائے نے سپہ سالار کرکوئی کو ولایت توران و مکران کی سترابی کا منصب عطا کیا۔ فیروز چھبیس سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔

## بلاش اول کا بادشاہ ہونا ۴۸۳ تا ۴۸۷ء

فیروز کا ہیتالیوں کی جنگ میں کام آنے کے بعد اس کا بھائی بلاش اول سلطنت فارس کے تخت پر بیٹھا۔ کمزور ضعیت کا مالک تھا۔ اسکی متلون مزاجی کی وجہ سے اسکی حکومت کو پائیداری نصیب نہ ہوئی۔ چار سال حکمرانی کرنے کے بعد اسکے وزیر زرمہر نے اسے تخت سے معزول کرکے اس کی آنکھیں نکلوا دیں۔

## توران و مکران کا ستراب

بلاش نے سپہ سالار کرکوئی۔ کی وفات کے بعد امیر کیارش کو توران و مکران کے عہدہ سترابی پر فائز کیا۔

## امام مزدک کا خروج

مزدک۔ شہر مادایا کے ایک متوسط گھرانہ میں پیدا ہوا۔ اسکے

والد کا نام۔ بامداد تھا۔ یہ شہر دریائے دجلہ کے کنارے پر واقع تھا۔ مزدک نے کباد اول کے دورِ حکمرانی میں اپنی امامت کا اعلان کر دیا۔ امام مزدک کا مشن پیغمبر مانی کے مذہب کا احیا تھا۔ چنانچہ مزدک نے مانی کے مذہب کو دوبارہ زندہ کیا۔ اسکے پیغام کو لوگوں تک پہنچایا۔ وہ مانی کے مذہب کو مذہبِ خیر کہتا تھا۔ چونکہ مزدک خود ایک جید عالم اور باعمل شخص تھا۔ اُسکے مذہب کا ہر طرف چرچا ہونے لگا۔ لوگ جوق در جوق اس مذہب میں شامل ہونے لگے۔ فرمانروا۔ فارس کباد اول اس مذہب کے اصولوں سے اس قدر متاثر ہوا۔ کہ اُس نے بھی اس مذہب کو قبول کر لیا۔ بادشاہ کے قبول مذہب سے مزدک کے مذہب کو مزید تقویت حاصل ہوگئی۔ آخر کار زرتشتی معبدوں کو خطرہ محسوس ہوا۔ کہ مذہب پر اُن کی اجارہ داری ختم ہوری ہے۔ چنانچہ انہوں نے اراکین سلطنت سے سازش کرکے کباد اوّل کو تخت سے معزول کر دیا۔ معزول کرنے کے بعد اُسے قید خانے میں ڈال دیا۔ کباد کسی طرح قید سے فرار ہوکر۔ ہیتالی بادشاہ آخشونواز کے پاس پناہ گزین ہوا۔ مزدک نے اپنے مذہب کی تبلیغ کو جاری رکھا۔

## کباد اول کا بادشاہ ہونا ۴۸۷ء تا ۴۹۸ء

بلاش اول کو جب اُسکے وزیر زرمہر نے معزول کیا۔ تو ساسانی خاندان کا شہزادہ کباد۔ جو

فیروز کا لڑکا تھا۔ ہیتالی بادشاہ کی پناہ میں زندگی گزار رہا تھا۔ ہیتالی حکمران اس کا طرفدار تھا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ فیروز نے جب اپنے دور حکمرانی میں ہیتالیوں سے شکست کھائی تو اس نے اپنی لڑکی عہدنامے کی رو سے۔ ہیتالی حکمران آخشونواز کو رشتہ ازدواج میں دے دی۔ اس رشتہ کے ناطے سے کباد ہیتالی حکمران کا رشتہ دار بھی تھا۔ چنانچہ اس نے ہیتالیوں کی کمک سے تخت فارس حاصل کیا۔ اور کوئی گیارہ سال تک حکمرانی کرتا رہا۔ اسی کے دور فرمانروائی میں۔ مزدک جسکا پہلے ذکر ہوچکا ہے۔ نے اپنی امامت کا اعلان کر دیا۔ اور مانی کے مذہب کے احیاء کی جدوجہد شروع کر دی۔ کباد۔ مزدک کی تبلیغ سے اس قدر متاثر ہوا۔ کہ اس نے مانی کے مذہب کو قبول کر لیا۔ اور مزدک کو اس کا خلیفہ مانا۔ اس تبدیلی مذہب کی وجہ سے اُمرا اور زرتشتی معبد۔ کباد کے خلاف ہوگئے۔ کباد کو یہ بھی گھمنڈ تھا۔ کہ ہیتالی اسکی پشت پناہی میں ہمہ وقت تیار ہیں۔ لہٰذا اس کا اہل فارس کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ اراکین سلطنت اور معبدان مذہب زرتشت نے مل کر کباد کو تخت سے معزول کر دیا۔ اسکے بھائی لمہاسپ کو تخت پر بٹھا دیا۔ کباد قید و بند سے فرار ہو کر۔ ہیتالی حکمران کے پاس پناہ گزین ہوا۔ اکراد بلوچ پنجگانہ کے یہ امراء۔ آمیر رسان براخوئی آمیر سُلم زنگنہ۔ آمیر آلیہ ادرگانی۔ آمیر رستم مالی۔ آمیر شاہداد کرمانی۔

کباد کے ہم عصر تھے۔ اور اپنے قبائل کے سربراہ تھے۔ جو گزر اوقات کے لئے توران۔ مکران۔ زابلستان میں گلہ بانی کے پیشے میں مشغول تھے۔

## طہماسپ کا بادشاہ ہونا ۴۹۸ء تا ۵۰۱ء

کباد اول کی معزولی کے بعد طہماسپ کو اراکین سلطنت فارس نے تخت پر بٹھایا۔ اس کی فرماں روائی کو تین سال ہی گزرے تھے۔ کہ کباد قید خانے سے فرار ہو کر ہیتالی حکمران کے پاس جا کر پناہ گزین ہوا۔ اور اس دوران جلاوطنی میں۔ اس نے فارس کے اراکین دولت اور موبدوں سے رابطہ قائم کیا۔ انکو یقین دلایا۔ کہ اگر اُسے دوبارہ تخت پر بٹھا دیں۔ تو وہ دین مزدک سے تائب ہو جائیگا۔ اور اپنے آبائی مذہب زرتشتی کو قبول کرے گا۔ بلکہ یہ بھی کوشش کریگا۔ کہ کسی طرح مزدک سے ابدی چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ کباد کی یہ چال کارگر ثابت ہوئی۔ ہیتالی حکومت نے اسکی مدد کی۔ اور اراکین سلطنت فارس نے اُسے بادشاہت قبول کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ کباد فارس میں داخل ہو کر دوبارہ تخت نشین ہوا۔

## کباد اول کا دوبارہ بادشاہ ہونا
## سنہ ۵۳۱ تا سنہ ۵۰۱ء

کباد اول پہلی بار جب تخت نشین ہوا۔ تو اُس نے کل گیارہ سال حکمرانی کی۔ جب دوبارہ تین سال بعد اُسے تخت ملا۔ تو وہ جلاوطنی کے دوران کافی تجربہ حاصل کر چکا تھا۔ لہٰذا تخت نشین ہوتے ہی اس نے اپنی حکمرانی کو مستحکم بنیادوں پر کھڑا کر دیا۔ اور تیس سال بڑے طمطراق اور شان و شوکت سے فرمان روائی کی۔ جیسا کہ اُس نے دوران جلاوطنی میں فارس کے معبدوں اور اراکین سلطنت سے وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر وہ دوبارہ بادشاہ ہوا تو۔ مزدک سے ابدی چھٹکارا حاصل کرنے میں ان کی مدد کرے گا۔ تو اُسے ایک تدبیر سوجھی۔ کہ علماء کا مذاکرہ کرایا جائے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں دستور تھا۔ علمائے دین کے مذاکرے منعقد کروا کر۔ مخالف علماء پر کفر کا فتویٰ لگا کر۔ انہیں قتل کیا جاتا تھا۔ چنانچہ کباد نے اپنے دربار میں مناظرہ کا اہتمام کرایا۔ زرتشت کے تمام علماء آئے۔ اور مزدک کو بھی طلب کر لیا گیا۔ طویل مناظرے کے بعد مزدک کو جھوٹے پیغمبر کا خلیفہ قرار دے کر گمراہ قرار دیا گیا۔ اور زرتشت کے علمائے دین نے اُسکے قتل کا فتویٰ صادر کر دیا۔ اور کباد نے اس فیصلہ پر عمل درآمد کر کے۔ مزدک کے قتل کے احکامات جاری کر دیئے۔ اور اس طرح مزدک سے ہمیشہ چھٹکارا حاصل

کر لیا گیا۔ یہ اُمرائے اکراد بلوچ توران و مکران۔ آمیر کیا سر براخوئی آمیر سران زنگنہ، آمیر ارجان اور گانی۔ آمیر سیا تگ مما ملی آمیر مُرّا کرمانی۔ کباد اول کے ہم عصر تھے۔

## توران و مکران کا ستراب

کباد جب دوبارہ بادشاہ ہوا۔ تو اس نے توران اور مکران کی عہدہ ستراپی آمیر گستم کو دیا۔ اور آمیر کیا رش کو معزول کیا۔

## مزدک کے متعلق ایک روایت

کہتے ہیں۔ کہ کباد کے دوسرے بار دورِ حکمرانی میں جب زرتشت علماء کا مناظرہ منعقد کروایا گیا۔ اور مزدک کو مناظرہ کے لئے طلب کیا گیا۔ تو زرتشت معبدوں نے اُسے ملحد قرار دے کر اُسے قید میں ڈالنے کی سفارش کی۔ تاکہ ممکن ہے۔ وہ قید و بند کی سختی سے تنگ آکر۔ مانی کے دین سے تائب ہوکر دوبارہ زرتشتی مذہب اختیار کرے۔ اور اس طرح۔ زرتشتی علماء کو ثواب دارین حاصل ہو۔ یہ روایت درست معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ تاریخی دستاویزات میں یہ ثبوت موجود ہے۔ کہ کباد کے بعد جب اُس کا بیٹا۔ انوشیروان تخت نشین ہوا۔ تو اس نے مزدک کو جو قید خانے سے فرار ہو چکا تھا۔ دوبارہ گرفتار

کروا کر۔ اُسے اور اُسکے پیروکاروں کے قتل عام کا حکم صادر کر دیا۔

## انوشیروان کا بادشاہ ہونا ۵۳۱ء تا ۵۷۹ء

کباد اوّل کے بعد اراکین سلطنت و معبران زرتشتی نے۔ اسکی وصیت کے مطابق اُسکے بڑے بیٹے انوشیروان کو فارس کے تخت پر بٹھایا۔ کباد اول کے چھوٹے بیٹے (زامیس) کو اراکین سُلطنت کا یہ انتخاب پسند نہ تھا۔ اُس نے بعض درباریوں کو ساتھ ملا کر۔ انوشیروان کے خلاف بغاوت کی۔ مگر اُسکی بغاوت ناکام ہوئی۔ اور اُسے شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گرفتار ہوا۔ انوشیروان نے۔ زامیس کو اسکے ہم نواہوں کے ساتھ تہہ تیغ کر دیا۔

## ساسانی خاندان شاہی کے افراد کا قتل عام

انوشیروان نے جب زامیس کی بغاوت کو فرو کیا۔ تو اُسے یہ خطرہ لاحق ہو گیا۔ کہ ساسانی خاندان کے دیگر۔ شاہی افراد زامیس کے نقش قدم پر چل کر۔ آئندہ بغاوت نہ کریں۔ لہٰذا اس نے یہی بہتر سمجھا۔ کہ ساسانی خاندان کے مرد افراد کو چن چن کر قتل کر دیا جائے۔ تاکہ آئندہ کوئی دعویدار تخت پیدا نہ ہو۔

اور وہ نہایت اطمینان سے حکومت کرتا ہے۔ نرائیس کا ایک لڑکا جس کا نام کباد تھا۔ شاہی خاندان کے اس قتل عام سے معجزانہ طور پر بچ نکلا —

## مزدک اور اُسکے پیروکاروں کا قتل عام

کباد اوّل کے دورِ حکمرانی میں زرتشتی معبدوں نے مزدک کو ملحد ٹھراکر اسکو زندان میں ڈلوادیا۔ تاکہ وہ قید خانے کی تکالیف سے شاید تائب ہوکر۔ دوبارہ زرتشتی مذہب کو قبول کرلے۔ مگر مزدک راسخ العقیدہ شخص تھا۔ اُسکے مریدوں نے جیل کے حکام کے ساتھ سازش کرکے۔ اُسے جیل سے نکال باہر کیا۔ مزدک جیل سے فرار ہونے کے بعد روپوش ہو گیا۔ اسی اثنا میں انوشیروان اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا۔ انوشیروان کو مزدک اور اسکے دین سے سخت نفرت تھی۔ اس نے اس مذہب کو بیخ وبُن سے اکھاڑنے کا تہیہ کیا ہوا تھا۔ لہٰذا اُس نے مزدک کی گرفتاری کے احکام جاری کئے۔ گرفتار کنندہ کے لئے ایک بڑی رقم بطور انعام دینے کا اعلان بھی کیا۔ آخر کار مزدک اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ گرفتار ہوا۔ انکو انوشیروان نے بروقت قتل کردیا۔ اور اس طرح اس نے مزدک کا قصّہ تمام کردیا۔ اب اس نے

مزدک کے پیروکاروں کا کھوج لگانے کا مناسب بندوبست کیا۔ چونکہ اکراد بلوچ گیلانی۔ ایلانی۔ قبائل مزدک کے دین کو اختیار کر چکے تھا۔ ان کا انوشیروان بادشاہ فارس کے زیر عتاب آنا فروری تھا۔ مزدک کے مذہبی اصول کے مطابق تونگر اور تہی دست برابر تھے۔ ایک کو دوسرے پر فضیلت کا حق نہیں پہنچتا تھا۔ دنیاوی املاک میں سب کو مساوی حصہ ملنا چاہیئے تھا۔ تونگر کے پاس دولت کی فراوانی ناجائز تھی۔ چنانچہ دنیاوی اشیا کی تقسیم سب میں برابر ہونی چاہیئے۔ چونکہ مزدک ایک ایسے سماجی انقلاب کی دعوت دے رہا تھا۔ جس سے ساسانی سوسائٹی کے صدیوں پرانے طبقاتی رشتے درہم برہم ہوجانے کا احتمال تھا۔ لہٰذا امراء اور معبران زرتشتی کلیسا نے مل کر اس تحریک کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔

انوشیروان نے باقی ماندہ مزدکیوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے ان کو قانون کے تحفظ سے محروم کر دیا۔ مزدکی چن چن کر مارے گئے۔ ان کے گھر بار اور زمینیں ضبط کرلی گئیں۔ جب انہوں نے ان بے انصافیوں کے خلاف آواز بلند کی۔ تو انہیں باغی قرار دیکر۔ انوشیروان نے ان کی قتل عام کا حکم دے دیا۔ کہتے ہیں۔ اس قتل عام میں نو لاکھ انسان ہلاک ہوئے۔ جن میں اکراد بلوچ گیلانی۔ ایلانی شامل تھے۔ یہ امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ آمیر بہرام براخوئی۔ آمیر شاگان زنگنہ۔ آمیر زرین اورگانی۔ آمیر رسوان مالی۔ آمیر شمبد کرمانی۔

بحو د کورد گال نامک مع اپنے بیشتر افراد قبائل اس قتل عام میں ہلاک ہوئے۔

## توران و مکران کا ستراب

انوشیروان نے۔ آمیر گُستم کو قتل کردیا۔ جو ولایت توران و مکران کا ستراب تھا۔ اس قتل کی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ ساسانی خاندان کے بعض شہزادوں کا طرفدار تھا۔ جنکو انوشیروان نے قتل کیا تھا۔ چنانچہ اسکی جگہ۔ آمیر یزن۔ کو ولایت توران و مکران کا ستراب مقرر کیا۔ آمیر یزن کوئی تیس سال تک اسی عہدے پر قائم رہا۔ جب وہ فوت ہوا۔ تو انوشیروان نے اپنے ایک اور درباری آمیر اُرشب کو ولایت توران و مکران کا ستراب مقرر کیا۔ جنکو ھُرمز چہارم کے دورِ حکمرانی میں۔ ولایت توران و مکران کی فتح کے بعد۔ رائے سہارس بادشاہ۔ سندھ نے ملک بدر کردیا۔

## چارٹ ہم عصر شاہان ساسانی خاندان و ستراب ہائے توران و مکران و اہم افراد بلوچ پنجگانہ

| نمبر شمار | نام ساسانی بادشاہ | نام ستراب توران و مکران | نام اُمرائے اکراد بلوچ پنجگانہ ۔ |
|---|---|---|---|
| ۱ | بہرام دویم سنہ ۲۷۵ء تا سنہ ۲۸۲ء | ستراب زاوکے | (۱) آمیر شادان براخوئی (۲) آمیر بازمیج ادرگانی (۳) آمیر شیر بُرز زنگنہ (۴) آمیر مرداد مالی (۵) آمیر نوکف کرمانی ۔ |
| ۲ | بہرام سویم سنہ ۲۸۲ء | 〃 | 〃 〃 〃 |
| ۳ | نارسیس سنہ ۲۸۲ء تا سنہ ۳۰۱ء | 〃 | 〃 〃 〃 |
| ۴ | ھُرمُزد دویم سنہ ۳۰۱ء تا سنہ ۳۰۹ء | ستراب ۔ ارشم | (۱) آمیر رستم براخوئی (۲) آمیر گبیل ادرگانی (۳) آمیر بُراکے زنگنہ ۔ (۴) آمیر الیف داد مالی (۵) آمیر جادی کرمانی |
| ۵ | شاہ پور دویم سنہ ۳۰۹ء تا سنہ ۳۷۹ء ابتدائی دور | ستراب منوچہر ابتدائی دور | (۱) آمیر سلم براخوئی (۲) آمیر مہراب ادرگانی (۳) آمیر مرداد زنگنہ (۴) آمیر ہرمُن مالی (۵) آمیر رستم کرمانی ۔ ابتدائی دور |

| نمبر شمار | نام ساسانی بادشاہ | نام ستراب توران و مکران | نام امرائے . اکراد بلوچ پنجگانہ |
|---|---|---|---|
| ۵ | شاہ پور دویم سنہ ۳۰۹ء تا سنہ ۳۷۹ء آخری دور | ستراب کاویاں آخری دور | (۱) آمیر تیرداد براخوئی (۲) آمیر بیغ ادرگانی (۳) آمیر رستم زنگنہ (۴) آمیر پشکین مالی (۵) آمیر بُرزمہر کرمانی۔ |
| ۶ | اردشیر دویم سنہ ۳۷۹ء تا سنہ ۳۸۳ء | ستراب آرَبَد | (۱) آمیر سیامک براخوئی (۲) آمیر شاہ سر ادرگانی (۳) آمیر تیرداد زنگنہ (۴) آمیر مہرداد مالی (۵) آمیر گل بہار کرمانی |
| ۷ | شاہ پور سویم سنہ ۳۸۳ء تا سنہ ۳۸۸ء | 〃 | 〃 〃 〃 |
| ۸ | بہرام چہارم سنہ ۳۸۸ء تا سنہ ۳۹۹ء | 〃 | 〃 〃 〃 〃 〃 〃 |
| ۹ | یزدگرد اول سنہ ۳۹۹ء تا سنہ ۴۲۰ء | ستراب کیسُون | (۱) آمیر منگیب براخوئی (۲) آمیر بہار ادرگانی (۳) آمیر گودرز زنگنہ (۴) آمیر کودان مالی (۵) آمیر زنگ کرمانی |

| نمبر شمار | نام ساسانی بادشاہ | نام ستراب توران وکران | نام اُمرائے اکراد بلوچ پنجگانہ |
|---|---|---|---|
| ۱۰ | بہرام پنجم سنہ ۴۲۰ء تا سنہ ۴۴۰ء | ستراب خنیزُون | (۱) آمیر جان داد براخوئی (۲) آمیر کے ساک ادرگانی (۳) آمیر رسان زنگنہ (۴) آمیر سیا مک مالمی (۵) آمیر سارون کرمانی |
| ۱۱ | یزدگرد دوئم سنہ ۴۴۰ء تا سنہ ۴۵۷ء | ستراب کراہون | (۱) آمیر شاہ برزبراخوئی (۲) آمیر سُلم ادرگانی (۳) آمیر کیباد زنگنہ (۴) آمیر رسان مالمی (۵) آمیر شادین کرمانی |
| ۱۲ | فیروز سنہ ۴۵۷ء تا سنہ ۴۸۳ء | ستراب کرکوئی | (۱) آمیر کوشان براخوئی (۲) آیجاف ادرگانی (۳) آمیر گرشاپ زنگنہ (۴) آمیر بیخ مالمی (۵) آمیر تیرداد کرمانی |
| ۱۳ | بلاش اوّل سنہ ۴۸۳ء تا سنہ ۴۸۴ء | ستراب کیارش | (۱) آمیر رسان براخوئی (۲) آمیر ایلہ ادرگانی (۳) آمیر سُلم زنگنہ (۴) آمیر رستم مالمی (۵) شاہداد کرمانی |

| نمبر شمار | نام ساسانی بادشاہ | نام ستراپ توران و مکران | نام امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ |
|---|---|---|---|
| ۱۴ | کباد اول سنہ ۴۸۷ تا سنہ ۴۹۸ء | ستراپ کیارش | (۱) آمیر رسان براخوئی (۲) آمیر ایلہ اودگانی (۳) آمیر مسلم زنگنہ (۴) آمیر رستم مالی (۵) آمیر شاداد کرمانی |
| ۱۵ | طہماسپ سنہ ۴۹۸ء تا سنہ ۵۰۱ | ″ | ″ ″ ″ ″ |
| ۱۶ | کباد اول (بار دیم) سنہ ۵۰۱ء تا سنہ ۵۳۱ء | ستراپ گستم | (۱) آمیر کیا مہر براخوئی (۲) آمیر ارجان اودگانی (۳) آمیر سران زنگنہ (۴) آمیر سیامک مالی (۵) آمیر نرسا کرمانی |
| ۱۷ | انوشیروان سنہ ۵۳۱ء تا سنہ ۵۷۹ء | ستراپ بیزن | (۱) آمیر بہرام براخوئی (۲) آمیر زرزیزے اودگانی (۳) آمیر شاگان زنگنہ (۴) آمیر رسوان مالی (۵) آمیر شمبد کرمانی۔ |

| نمبر شمار | نام ساسانی بادشاہ | نام ستراپ توران ومکران | نام اُمرائے اکراد بلوچ پنجگانہ |
|---|---|---|---|
| ١٨ | ھُرمُز چہارم سنہ ۵۷۹ء تا سنہ ۵۹۰ء | ستراپ ارشب | (١) آمیر بیدار براخوئی (٢) آمیر یوسو ادرگانی (٣) آمیر بیجرنے نگنہ (٤) آمیر بابان مامی (۵) آمیر تاکول کرمانی |

# باب ہشتم

# ولادتِ سعید حضرت محمّد مصطفیٰ ؐ پیغمبر اسلام سنہ ۵۷۱ء

سلطنت فارس پر انوشیروان ساسانی حکمران تھا۔ انہی کے دور حکمرانی میں ۲۰۔ اپریل سنہ ۵۷۱ء مطابق ۹۔ ربیع الاوّل سنہ فیل میں حضرت محمّد مصطفیٰؐ (صلعم) قریش قبیلے کے سردار زادہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر بمقام مکہ تولد ہوئے۔ ان کے ولادت کی خوشخبری ان کے دادا سردار عبدالمطلب کو سنائی گئی۔ وہ عبداللہ کے گھر گئے۔ نومولود کو خانہ کعبہ لایا گیا۔ ان کی درازی عمر اور سربلندی کی دُعا مانگی گئی۔ ساتویں دن ان کی رسم عقیقہ ادا کی گئی۔ اور نام محمّدؐ رکھا گیا۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام آمنہؓ تھا۔ قریش کے دستور کے مطابق ان کو پرورش کے لئے بنی سعد کے قبیلہ کی ایک خاتون حلیمہؓ کے سپرد کردیا گیا۔ چار سال بعد عبدالمطلب ان کو دوبارہ مکہ لائے۔ حضرت محمدؐ کی عمر جب چھ سال تھی۔ تو ان کی والدہ فوت ہوئیں۔ والد تو ولادت سے چند ماہ قبل وفات پا چکے تھے۔ والدہ کی وفات کے بعد آنحضرت کی پرورش وکفالت کی ذمہ داری ان کے دادا عبدالمطلب نے اپنے ذمہ لے لی۔ جب آنحضرت آٹھ سال

کی عمر کو پہنچے۔ تو ان کے دادا عبدالمطلب کا انتقال ہوا۔ اور وفات سے پہلے وہ اپنے پوتے کو۔ اپنے لڑکے ابو طالب کی کفالت میں دے گئے تھے۔ حضرت محمد (صلعم) نے بارہ برس کی عمر میں اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ۔ بصرہ اور شام کا سفر کیا۔ بحیرا راہب کا واقعہ اسی سفر میں پیش آیا۔ آنحضرت نے دوسرا تجارتی سفر مکہ کی ایک متمول خاتون خدیجہؓ بنت خویلد کی درخواست پر کیا۔ اس کے تجارتی مال کو لے کر شام تشریف لے گئے۔ ان کو کافی منافع ہوا۔ جب وہ واپس مکہ پہنچے۔ تو خدیجہؓ نے ان سے شادی کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے اس رشتہ کو قبول فرمایا۔ شادی ہو گئی۔ اُس وقت آپؐ کی عمر پچیس برس اور حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی۔ حضرت محمدؐ نے اپنے زہد کا سلسلہ جاری رکھا۔ چالیس برس کی عمر میں مکہ کے ایک غار میں جسے (حِرا) کہتے ہیں۔ آپ پر پہلی بار وحی نازل ہوئی۔ اس وحی کے نزول کا سلسلہ تیس برس تک جاری رہا۔ قرآن حکیم انہی آسمانی ہدایات کا مجموعہ ہے۔ ابتداء میں جب آپ نے اسلام کا اعلان کیا۔ تو عام لوگوں نے آپکی بات کو قابل غور نہ سمجھا۔ مگر متواتر آپ یہ پیغام سُناتے رہے تو چند لوگ متاثر ہو کر آپکے حلقہ میں شامل ہو گئے۔ البتہ قریش کی اکثریت نے آپکی شدید مخالفت کی۔ اس مخالفت کے باعث ایک دن اہل مکہ نے آپکو شہید کرنے کا

منصوبہ بنایا۔ مگر جو بات اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے مقرر تھی۔ اسی رات آپ خدا کے حکم کے مطابق حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ مدینہ ہجرت کر گئے۔ ہجرت کے بعد دس برس کی تاریخ اہم واقعات سے لبریز ہے۔ مدینہ میں آپ نے ایک منظم حکومت کی بنیاد رکھی۔ اور اپنی زندگی میں صرف مکہ فتح کرنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ پورے جزیرہ عرب کو اپنا مطیع فرمان بنا کر ایک مضبوط طاقت میں بدل دیا۔ آپ کے وصال تک عربی زبان بولنے والے ایک دین اور ایک جھنڈے تلے جمع ہو چکے تھے۔ ان لوگوں نے بعد میں دنیا میں پھیل کر اُس وقت کی دو طاقتور حکومتوں۔ ایران اور روم کے پرخچے اڑا دیئے اور ان کے علم اندلس سے لیکر اقصائے چین تک لہرانے لگے۔

## وصال حضرت محمّد مصطفےٰ ؐ پیغمبر اسلام

جب آپ علیل ہوئے۔ تو مرض کی حالت یکساں نہ تھی۔ کبھی شدت ہو جاتی تھی۔ کبھی افاقہ نظر آتا تھا۔ آپ کا وصال ۸۔ جون ۶۳۲ء مطابق ۱۲۔ ربیع الاوّل ۱۱ھ بروز پیر مدینہ منورہ میں ہوا۔ روضہ مطہرہ اسی شہر میں ہے۔

## ازواج مطہرات

حضرت محمد مصطفےٰ (صلعم) نے عالم شباب میں صرف ایک سن رسیدہ اور بیوہ خاتون پر قناعت فرمائی۔ پھر زوال شباب یعنی پچاس سال کی عمر کے بعد مختلف مصالح کی بناء پر مختلف اوقات میں گیارہ شادیاں کیں۔ ازواج مطہرات کے نام یہ ہیں۔ خدیجہؓ سودہؓ۔ عائشہؓ۔ حفصہؓ۔ زینبؓ۔ ام المساکینؓ۔ ام سلمہؓ زینب جویریہؓ۔ ام حبیبہؓ۔ میمونہؓ۔ صفیہؓ۔ ماریہ قبطیہؓ۔

## اولاد امجاد

آپ کی چھ اولادیں تھیں دو صاحب زادے۔ قاسم اور ابراھیم۔ اور چار صاحب زادیاں۔ زینبؓ۔ رقیہؓ۔ ام کلثومؓ۔ فاطمۃ الزہراؓ۔ ان میں حضرت ابراھیم ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے تھے۔ باقی کل حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئیں۔ اولاد میں سے صرف حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا سلسلہ نسب آگے بڑھا۔

## اخلاق حضرت محمدؐ مصطفےٰ پیغمبر اسلام

آپ بے حد رقیق القلب اور مجسم رحم و عفو تھے۔ بڑے سے بڑے دشمن کو بھی آپ معاف فرما دیا کرتے تھے۔ آپ

آپ بیکسوں مسکینوں، یتیموں، اپاہجوں، اور بیواؤں کے دستگیر اور پناہ گاہ تھے۔ آپ کی ذات گرامی۔ بچوں کے لئے سراپا شفقت۔ غریبوں کے انیس، بیماروں اور دکھیاروں کے رفیق تھے۔ پوری کی پوری ترسٹھ سالہ زندگی میں اپنا ذاتی بدلہ کسی سے نہ لیا۔ دشمن پر قابو پاکر اُسے ہمیشہ معاف فرمادیا۔ آپؐ غریبوں کے ملجا۔ یتیموں کا ماویٰ۔ فقیری پر فخر کرنے والے تھے۔ آپ توکل قناعت۔ استغنا، شکر، صبر، رضا، ایثار اور عبودیت کا سبق اپنے عمل سے دینے والے تھے۔

## ھُرمُز چہارم کا بادشاہ ہونا ۵۷۹ء تا ۵۹۰ء

انوشیرواں کی وفات کے بعد اس کا وہی بیٹا۔ جو خاقان ترک کی لڑکی کے بطن سے تھا۔ جس کا نام ھُرمزؔ تھا۔ باپ کے تخت پر بیٹھا۔ اپنے ابتدائی دور میں باپ کے نقش قدم پر چل کر، عدل و انصاف سے حکمرانی کی بعد میں راہ راست سے ہٹ کر، غلط راستہ اختیار کر کے، ظلم و تشدد کو اپنا شیوہ بنایا۔ جس سے رعیّت اُس سے بیزار ہو گئی۔ اسی اثناء میں ترکوں نے اس کی سُلطنت پر حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ انہی جنگوں میں وہ خود بھی مارا گیا۔ اور فارس کی سلطنت بھی کمزور ہو گئی۔

## ایالت توران ومکران پر سندھ کے رائے خاندان کے بادشاہ کا قبضہ

ھُرمُز کے دور میں سندھ میں ہندو مذہب کے رائے خاندان کی حکمرانی تھی۔ سندھ کی مملکت بہت طاقتور تھی۔ اسکے حکمران رائے سہارس اول نے سلطنت فارس کی طوائف الملوکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ سلطنت فارس کی دو متصل ولایتوں توران - اور مکران پر قبضہ کر کے اپنی مملکت سندھ میں شامل کر دیا۔ رائے خاندان کے حکمران ولایت توران اور مکران پر کوئی ایک صدی تک فرمان روائی کرتے رہے یہ امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ۔ آمیر بیدار براخوئی، آمیر بکیر زنگنہ، آمیر یوسو اورگانی۔ آمیر بابان مالی۔ آمیر تاکول کرمانی۔ ھُرمُز اور حضرت محمدؐ مصطفےٰ (صلعم) پیغمبر اسلام کے ھم عصر تھے۔

## خسرو پرویز کا بادشاہ ہونا سنہ ۵۹۰ء تا سنہ ۶۲۸ء

ھُرمُز چہارم کا ترکوں کے ساتھ لڑائی میں مارے جانے کے بعد اس کا بیٹا خسرو پرویز تخت فارس پر بیٹھا۔ بہرام چوبین اس کا عم زاد بھائی تھا۔ اس نے خسرو پرویز کے خلاف بغاوت کی۔

کی بہت کوشش کی۔
خسرو پرویز نے اُس سے مصالحت کی بہت کوشش کی۔
مگر وہ کسی صورت میں بھی راضی نہ ہوا۔ دونوں میں لڑائی ہوئی۔
خسرو پرویز کو بہرام چوبین نے شکست دی وہ فرار ہو کر
قیصر روم کے پاس پناہ گزین ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قیصر روم
کی کمک سے دوبارہ تخت فارس پر قابض ہو گیا۔

## حضرت محمّد مصطفٰے (صلعم) کا اعلانِ نبوّت

حضرت محمّدؐ نے چالیس سال کی عمر میں ۱۲۔ فروری ۶۱۰ء مطابق ۹۔ ربیع الاول ۴۱ میلادی۔ بروز دوشنبہ
اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ وہ اس طرح کہ جب وہ غارِ (حِرَا) میں تھے۔ روحُ الامین۔ نظر آیا۔ اور خدا کا حکم نبوت لے کر آن حضرت کے پاس آیا۔ اُسی دن ان کو خدا کی طرف سے پیغمبری ملی۔ فرشتہ غیب نے آپؐ سے کہا۔ "اِقْرَاْ بِاِسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ"۔ پڑھ اپنے رب کا نام جس نے پیدا کیا۔ اس واقعہ کے بعد انہوں نے پیغمبری کا اعلان کیا۔ اس دور میں سُلطنت فارس پر خسرو پرویز کی حکمرانی تھی۔

## خسرو پرویز کی رومیوں کے ساتھ جنگ

خسرو پرویز کو جب بہرام چوبین

نے شکست دی۔ اور بادشاہی اس سے چھین لی۔ تو وہ مشرقی روم کے قیصر ماریسان کے ہاں پناہ گزین ہوا۔ اور اسکی کمک واعانت سے خسرو پرویز کو دوبارہ فارس کا تخت ملا۔ کچھ عرصہ بعد ماریسان کے مخالفین نے بغاوت کرکے اُسے قتل کر دیا۔ خسرو پرویز کو اپنے محسن کے قتل کا سخت رنج ہوا۔ اس نے اپنے مربی اور محسن کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے مشرقی روم کی مملکت کے باغیوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ وہ اپنی جنگوں میں مصروف تھا کہ اُسے اسکے سپہ سالاروں نے قید کر دیا۔ کیونکہ وہ رومیوں سے مزید جنگ نہیں چاہتے تھے۔ چنانچہ دوران قید خسرو پرویز کو اپنے فوجیوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ خسرو پرویز نے اٹھتیس سال حکمرانی کی۔ یہ اُمرائے اکراد بلوچ پنجگانہ، آمیر بام براخوئی، آمیر تیرداد زنگنہ۔ آمیر تاراب ادرگانی، آمیر مانجان مالی، آمیر ساکور کرمانی، خسرو پرویز کے ہم عصر تھے۔

## ہجرت حضرت محمد مصطفٰے (صلعم) پیغمبر اسلام

حضرت محمدؐ کی بعثت کو تیرہ سال ہو چکے تھے۔ اس تیرہ سال کی جانکاہ محنت اور طرح طرح کی اذیتوں کو برداشت کرنے کے بعد بھی بہت کم اہل مکہ مسلمان

ہوئے تھے۔ اس لئے خدا کے دین کو زیادہ آزادی کے ساتھ پھیلانے کے لئے کسی پُر امن مقام کی ضرورت تھی۔ قبیلہ اوس و خزرج کے قبول اسلام سے مدینہ میں اسلام کی ایک پشت پناہ جماعت پیدا ہو چکی تھی۔ جو اپنا تن من دھن سب اسلام پر سے نثار کرنے کو تیار تھی۔ اس لئے حضرت محمدؐ نے اسلام کا تبلیغی مرکز مکہ سے مدینہ منتقل کر دینے کا عزم فرمایا۔ چنانچہ خسرو پرویز کے آخری دور میں ۶۲۲ء میں حضرت محمد مصطفےٰ (صلعم) مکہ سے ہجرت کر کے۔ مدینہ تشریف لے گئے۔ اور یہیں سے تبلیغِ اسلام کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ اسی سن سے۔ اسلامی تقویم کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

## کباد دوئم کا بادشاہ ہونا ۶۲۸ء تا ۶۲۹ء

خسرو پرویز کے قتل کے بعد اس کا بیٹا۔ کباد دوئم تخت نشین ہوا۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی۔ قیصر روم سے صلح کر لی۔ رومی قیدیوں کو رہا کر دیا۔ رعایا کے خراج میں تخفیف کر دی۔ مگر اپنے ساسانی خاندان کے افراد سے بہت زیادتی کی۔ تقریباً تمام مرد۔ افراد خاندان کو تہہ تیغ کر دیا۔ تاکہ تخت کے دعویدار کوئی نہ رہے۔ ایک سال حکمرانی کر لے کے بعد مرض طاعون میں مبتلا ہو کر فوت ہوا۔

## پوران دُخت کا بادشاہ ہونا ۶۲۹ تا ۶۳۱ سنہ ع

کباد دویم ۔ کے دور حکومت میں۔ خاندان ھنحا ملمنشی اور خاندان آشکانی کے آخری ادوار کی طرح فارس کی مملکت کے ہر گوشے اور کونے سے بغاوتوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ ہر طرف آفراتفری کا عالم تھا۔ ساسانی خاندان کے افراد ہوس اقتدار کی خاطر ۔ رعایا کے مختلف گروہوں کے ساتھ مل کر شورش اور ہنگامے برپا کرتے تھے۔ جس کا یہ نتیجہ نکلا ۔ کہ سلطنت کمزور ہو گئی۔ نظم وضبط کی جگہ لا قانونیت نے لے لی۔ جو ساسانی خاندان کی حکمرانی کے خاتمے پر منتج ہوا۔ پوران دخت خسرو پرویز کی لڑکی تھی۔ جسے اراکین سُلطنت نے کباد دویم کی جگہ تخت نشین کیا۔ مگر جب حالات بہت خراب ہوئے۔ تو اُسے دو سال بعد معزول کر کے ۔ اسکی جگہ اسکی ہمشیرہ آزرمی دخت کو تخت پر بٹھایا ۔

## آزرمی دخت کا بادشاہ ہونا ۶۳۱ تا ۶۳۵ سنہ ع

آزرمی دخت کے تخت نشین ہوتے ہی فارس میں شورشوں اور بغاوتوں کی آگ مزید بھڑک اٹھی۔

ساسانی خاندان کے شاہی افراد متحد ہونے کی بجائے آپس میں دست وگریبان ہو گئے۔ ان حالات کو دیکھ کر۔ اُمرائے سلطنت نے تین سال کے بعد آزرمی دخت کو معزول کر کے اُسکی جگہ خسرو پرویز کے پوتے یزدگرد کو تخت پر بٹھایا۔

## حضرت محمدؐ کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کا جانشین ہونا سنہ ۶۳۲ء تا ۶۳۴ء

آزرمی دخت کی حکمرانی کے دور میں۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ (صلعم) کا مورخہ ۸۔ جون سنہ ۶۳۲ء مطابق ۱۲۔ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ مدینہ میں وصال ہوا۔ اور ان کی مسند خلافت پر حضرت ابو بکر صدیقؓ بیٹھے۔ اس دور میں حضرت محمدؐ نے جزیرۃ العرب کے عربوں کو متحد کر کے اسلام کے جھنڈے تلے جمع کیا تھا۔ حضرت محمدؐ کے وفات کے بعد آپ کے قدیم رفیق۔ اسلام کی سب سے پُرانے جان نثار۔ آپ کے جانشین منتخب ہوئے۔ آپ قریش کی شاخ بنی تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔ چھٹی پشت پر آپ کا نسب آنحضرتؐ سے مل جاتا ہے۔ دو برس چھ ماہ عہدہ خلافت پر متمکن رہے۔ آپ کی خلافت کی آغاز میں ارتداد اور منع زکوٰۃ کے فتنے اُٹھے۔ آپ مرتدین اور زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں کے

خلاف فوجیں بھیجیں۔ جن میں آپکو کامیابی ہوئی نبوت کا مدعی مسلیمہ کذاب انہی جنگوں میں مارا گیا۔ آپ نے نئے فتوحات کے لئے بھی لشکر روانہ کئے۔ آپ مدینہ میں وفات پائی۔ اور حضرت محمدؐ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ یہ امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ۔ آمیر جاد براخوئی۔ آمیر اودام زنگنہ۔ آمیر موسیٰ اودگانی۔ آمیر سینان مالی۔ آمیر شبان کرمانی۔ حضرت ابوبکر صدیق۔ اسلامی سلطنت کے خلیفہ اول اور آزرمی دخت ملکہ فارس کے ہم عصر تھے۔

## یزدگرد سویم کا بادشاہ ہونا ۶۳۴ء تا ۶۵۲ء

آزرمی دخت کی معزولی کے بعد یزدگرد سویم کو ارکین دولت نے فارس کے تخت پر بٹھایا۔

## اسلامی خلیفہ اوّل حضرت ابوبکرؓ کی وفات

یزدگرد سویم جب ۶۳۴ء میں تخت نشین ہوا۔ تو اس کے تخت نشین ہوتے ہی۔ حضرت محمد مصطفیٰ (صلعم) کے اولین جانشین۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ امیر المؤمنین اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ اور ان کی جگہ مملکت اسلامی کی مسند خلافت پر حضرت عمر فاروقؓ بیٹھے۔

# حضرت عمر بن الخطاب کا خلیفہ ہونا سنہ ٦٣٤ء تا سنہ ٦٤٥ء

حضرت ابوبکرؓ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ ان کے جانشین ہوئے۔ آپ قریش کی شاخ بنی عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آٹھویں پشت پر آپ کا نسب حضرت محمدؐ سے مِل جاتا ہے۔ آپ کا خاندان اسلام سے قبل بھی ممتاز تھا۔ قریش کے نظام میں سفارت اور فصل مقدمات کا عہدہ آپ ہی کے خاندان میں تھا۔ آپ کی مسند نشینی کے وقت شام و عراق میں جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ اس لئے تخت خلافت پر قدم رکھنے کے بعد حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے ان مہموں کی طرف توجہ کی۔ اور حضرت عمرؓ نے ابوعبید ثقفی کو چند ہزار سپاہ کے ساتھ ایران کی مہم پر روانہ کیا۔

## یزدگرد سویم بادشاہ ایران کی جنگی تیاریاں

عراق کی گذشتہ معرکہ آرائیوں نے ایرانیوں کو بہت ہوشیار کر دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے بھی از سرِ نو فوجی تنظیم کی۔ یزدگرد سویم نے خراسان کے نامور مدبر رستم کو سپہ سالار مقرر کیا۔ اُس نے ایرانیوں کے مذہبی جذبات کو

بھڑکا کر۔ سارے ایران میں آگ لگادی۔ پوری ایرانی قوم مسلمانوں کے مقابلے کے لئے ہمہ تن جوش بن گئی۔ یزدگرد سویم نے ایران کے دو نامور بہادروں۔ نرسی اور جابان کو۔ رستم کی امداد پر مامور کیا۔ یہ دونوں فوجیں لے کر دو مختلف راستوں سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ مسلمان سپہ سالار ابو عبید کا مقام نمارق میں جابان سے مقابلہ ہوا۔ ابو عبید نے اُسے شکست فاش دی۔ وہ خود گرفتار ہوا۔ جابان کو شکست دینے کے بعد ابو عبید آگے بڑھے اور مقام سقاطیہ میں دوسرے ایرانی سپہ سالار نرسی کو شکست دی۔ اور مقامی لوگوں نے مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی۔

## فرات کی ساحلی جنگ میں مسلمانوں کو شکست

رستم کو جب اپنے ماتحت سپہ سالاروں کی شکست کی خبر ملی۔ تو اس نے مردان شاہ کو۔ ایک تازہ دم فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ اس نے فرات کے ساحل پر فوجیں اتار دیں۔ مسلمانوں نے غلطی کر کے دریا پار کیا جہاں وہ اترے۔ وہ جگہ ناموزوں تھی۔ لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ ابو عبید لڑائی میں کام آیا۔ کافی مسلمان مارے گئے۔ اس کا نائب

سپہ سالار مثنیٰؓ بن حارث شیبانیؓ بمشکل تین ہزار مسلمان فوجیوں کی جان بچا کر میدان جنگ سے نکلا۔

## بویب کی لڑائی میں ایرانیوں کی شکست

حضرت عمرؓ نے جب یہ خبر سُنی۔ تو انہوں نے بدلہ لینے کے لئے ایک اور فوج تیار کی اس فوج کا سپہ سالار عبداللہؓ بجلی تھا۔ اور اس کا نائب سالار مثنیٰؓ بن حارث تھا۔ ایرانی فوج کا کمانڈر مہران بن جازویہ تھا۔ مہران سیدھا بویب آیا اور جنگ شروع ہوگئی۔ ایرانیوں کی صفیں درہم برہم ہوگئیں۔ بے ترتیبی سے پیچھے ہٹے۔ مثنیٰ فرات کے پل کو روک کر کھڑا ہوگیا۔ ایرانی سپاہ کے فرار کا راستہ یہی تھا۔ لہٰذا ایرانی سپاہ نے اس پل کو عبور کرنے کی کوشش کی اور سب کے سب تہہ تیغ ہوگئے۔ اس معرکہ کے بعد مسلمان سارے عراق میں پھیل گئے۔

## قادسیہ کی جنگ

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے اس جنگ میں ایرانیوں کو شکست دی۔ ایرانیوں کا جرنیل نہایت پامردی سے مقابلہ کرتا رہا۔ لیکن آخر میں زخموں سے چور ہو کر بھاگا۔ ایک مسلمان نے تعاقب کیا۔ رستم نے ایک ندی میں کود کر جان

بچانی چاہی۔ مگر مسلمان سپاہی نے ندی میں پہنچ کر اس کا کام تمام کر دیا۔ ایرانی فوج کے بچے کھچے سپاہی بھاگ کھڑے ہوئے۔ ایرانیوں کی اصل قوت قادسیہ کی جنگ کے بعد ٹوٹ گئی۔

## فارس کے پایہ تخت مدائن پر قبضہ

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص قادسیہ میں دو ماہ قیام کے بعد بابل اور اسکے متصل علاقوں پر قبضے کرتے ہوئے۔ فارس کے پایہ تخت مدائن پہنچ گیا۔ یزدگرد سویم تخت چھوڑ کر بھاگ گیا۔ سعدؓ بن ابی وقاص مدائن میں داخل ہو گئے۔

## جلولا کا معرکہ

مدائن سے نکلنے کے بعد فارسیوں نے جلولا کو مرکز بنایا۔ یہاں فارسیوں کا سپہ سالار رستم کا بھائی۔ خرزاد تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے عتبہ اور قعقاع کو کثیر فوج کے ساتھ جلولا بھیجا۔ کئی مہینوں کی خونریز لڑائیوں کے بعد قعقاع نے جلولا کو فتح کیا۔

## حلوان پر قبضہ

جلولا کی فتح کے وقت یزدگرد حلوان میں تھا اُسے جب خبر ہوئی وہ حلوان چھوڑ کر (رے) بھاگ گیا تھا۔ بعد میں قعقاع نے حلوان پر بھی قبضہ کر لیا۔

## تکریت پر قبضہ

فارسیوں نے تکریت میں زبردست اجتماع کیا سعد بن وقاص نے عبداللہ بن غنم کو ایک جرار فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ چالیس دن کے بعد عبداللہ بن غنم نے تکریت فتح کیا۔ بعد میں مسلمانوں نے خوزستان پر حملہ کیا۔ اور اُسے فتح کیا۔ خوزستان کے دارالخلافہ اہواز کو والی بصرہ۔ ابوموسیٰ اشعری نے فتح کیا۔

## ایران پر عام لشکر کشی

عراق کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد فارسی چین سے نہ بیٹھے تھے۔ وہ برابر فوجیں جمع کر رہے تھے۔ مفتوحہ علاقوں میں بار بار بغاوت کرا دیتے تھے۔ یزدگرد۔ مرو میں بیٹھا ہوا تھا۔ آئے دن فتنے اٹھا تا رہتا تھا۔ چنانچہ صحابہؓ کے مشورے کے بعد حضرت عمرؓ نے فارس پر عام لشکر کشی کا اعلان کر دیا۔ عام لشکر کشی کے بعد۔ اصفہان۔ ہمدان رے طبرستان آذر بائی جان آرمنستان فارس فتح ہوا۔

## کرمان کی فتح

فارس کے بعد کرمان کا صوبہ سامنے تھا۔ عربی جرنیل۔ سہیل بن عمرو نے کرمان پر چڑھائی کی۔ اہل کرمان قفس وغیرہ کی امداد لے کر مدافعت

کے لئے نکلے۔ قفس کے باشندے اکراد بلوچ تھے۔ جنگ کے بعد کرمانیوں نے شکست کھائی۔ یہاں کا حاکم مرزبان مارا گیا۔ مسلمانوں نے جیرفت۔ اور سیرجان پر قبضہ کیا۔ جو کرمان کے اہم مقامات تھے۔

## سیستان کی فتح

کرمان کے بعد عاصم بن عمروؓ نے سیستان پر فوج کشی کی۔ اہل سیستان روکنے کے لئے بڑھے۔ مسلمانوں نے شکست دی۔ تعاقب کرتے ہوئے۔ زرنج دار الخلافہ سیستان پہنچے۔ دریا کا بند کھول دیا سارے سیستان میں سیلاب آگیا۔ اہل سیستان نے مجبور ہو کر اس شرط پر صلح کر لی کہ ان کی تمام اراضی محفوظ قرار دیجائے۔ مسلمانوں نے شرط منظور کر لیا۔ اور صلح ہو گئی۔

## مکران کی فتح

چنانچہ سیستان کی فتح کے بعد حکم بن عمرو تغلبی۔ مکران کی طرف بڑھے۔ یہاں کا فرمان روا۔ راسل سندھ کے حکمران کی مدد لے کر مقابلہ پر آیا۔ دریائے ہلمند پر دونوں کا مقابلہ ہوا۔ خونریز جنگ کے بعد حکمران سندھ نے شکست کھائی۔ اس کی فوج کی بڑی تعداد کام آئی۔

## خراسان کی فتح یزدگرد سویم کا آخری مقابلہ

ان فتوحات کے دوران یزدگرد سویم خراسان میں مقیم تھا۔ اور اہل فارس کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا تا رہتا تھا۔ خراسان کی مہم احنف بن قیس کے سپرد ہوئی تھی۔ چنانچہ انہوں نے خراسان پر چڑھائی کی۔ تو یزدگرد بشہر مرو۔ میں تھا۔ احنف نے ہرات کو فتح کرتے ہوئے۔ یزدگرد کے مستقر مرو شاہیجہان کا رُخ کیا۔ مرو شاہیجہان کی طرف احنف کا رُخ دیکھ کر یزدگرد۔ مرو الروز چلا گیا۔ ماہو سوری حاکم خراسان نے۔ خاقان ترک کے خوف سے اُسے کوئی امداد نہ دی۔ ایک آسیاب بان کے ذریعے اُسے قتل کرا دیا۔ اور اسکے پاس جو بچی کچھی دولت تھی۔ اس پر قبضہ کر لیا۔ اور یہ اس طرح خاندان ساسانی کے آخری تاجدار کا خاتمہ ہوا۔ خراسان اور مرو کے علاقوں کو احنف بن قیس نے اسلامی سلطنت میں شامل کر دیا۔

## اکراد بلوچ توران و مکران

اس دور میں یہ امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ۔ آمیر جان بیگے براخوئی۔ آمیر اورام زنگنہ۔ آمیر لادین ادرگانی۔

آمیر کو یاں مالی، آمیر وان کرمانی ۔ یزدگرد سویم کے ہم عصر تھے ۔ پہلے تو یہ یزدگرد کی حمایت میں عرب مسلمانوں سے لڑتے رہے ۔ جب مسلمانوں نے اپنے جنرل احنف کی سرکردگی میں خراسان کے حاکم ۔ ماہوی سوری کے سپہ سالار کرسیوں ۔ کو شکست دی ۔ خراسان اور مرو کے علاقے کو اسلامی سلطنت میں شامل کر دیا ۔ اسی اثنا میں جنوب کی طرف اسلامی سپہ سالار عبداللہ بن بدیل خزاعی ۔ پیش قدمی کر کے ۔ گرم سیر تک کے علاقے فتح کر چکا تھا ۔ جب سپہ سالار سہیل بن عمرو نے کرمان پر چڑھائی کی تو ۔ تمام اکراد بلوچ کے قبائل قفس کے علاقے میں جمع تھے ۔ انہوں نے ایرانیوں کو چھوڑ کر براہ راست سہیل بن عمرو کے ساتھ نامہ و پیغام کا سلسلہ شروع کر دیا ۔ اور ان کو یہ شرائط پیش کیں ۔ کہ اکراد بلوچ مذہب اسلام قبول کریں گے ۔ مسلمانوں کے ساتھ مل کر ان کے دشمنوں کو نابود کریں گے ۔ مگر اسلامی حکام ۔ انکو انکے موجودہ مساکن سے ۔ دوسری جگہ منتقل نہیں کریں گے ۔ اسی اثناء میں ابوموسیٰ اشعریؓ جو اسلامی افواج کا جنوب مشرقی کمانڈر اعلیٰ تھا ۔ اور بصرہ کا والی بھی تھا ۔ اور کرمان میں موجود تھا ۔ اس نے اکراد بلوچ کی ان شرائط کو بغرض منظوری ۔ مدینہ منورہ میں حضرت عمرؓ امیر المؤمنین کی خدمت میں ۔ روانہ کر دیا ۔

امیر المؤمنینؓ نے بلوچوں کی ان شرائط کو مان لیا۔ چنانچہ اکراد بلوچ کے تمام قبائل نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے اُمرا کی کمان کے تحت ہر محاذ پر مسلمانوں کی پشتی بانی میں لڑتے رہے۔

# باب نہم

## ۱۰۵ توران و مکران سندھ کے زیر نگین

جب انوشیروان. بادشاہ فارس کا بیٹا ھُرمُز چہارم تخت فارس پر بیٹھا. تو اس کے دور میں سُلطنت فارس کی حکومت بوجہ طوائف الملوکی. کمزور ہو چکی تھی۔ سندھ کے رائے خاندان کے حکمران رائے سہارس اول نے توران اور مکران کا علاقہ فتح کرکے اپنی قلمرو میں شامل کر دیا۔ ھُرمُز اسقدر دور بین نہ تھا. اور نہ ہی اُسکے پاس اتنی طاقت تھی. کہ وہ ان علاقوں کو رائے حکمران سندھ سے دوبارہ حاصل کرتا. لہٰذا یہ دونوں علاقے مسلمانوں کی آمد تک سندھ کی مملکت کے زیر نگین رہے. رائے سہارس اول حکمران سندھ نے جب توران اور مکران کی ایالتوں کو اپنی عملداری میں شامل کر دیا۔ تو اس نے اپنی طرف سے توران کے دار الخلافہ کیکان میں نظام حکومت کو چلانے کے لئے. ایک حکمران مقرر کیا. جس کا لقب سیوا تھا یوں تک توران اور مکران پر نصف صدی سے زاید عرصہ تک خاندان سیوا. اور خاندان رایان سندھ نے مل کر حکومت کی ہے. لہٰذا ان کا تفصیل وار بیان ضروری ہے. چونکہ رائے خاندان سندھ نے توران اور مکران کی حکمرانی سیوا خاندان کو تفویض کر دی تھی۔ اور دونوں خاندان ایک دوسرے سے متعلق رہے ہیں. اس

باب میں ان کا تفصیلی تذکرہ ہو گا۔

## سندھ کی وجہ تسمیہ

سندھ کی وجہ تسمیہ۔ قدیم مؤرخین نے اس طرح بیان کی ہے۔ کہ ہند اور سند پیغمبر نوح علیہ السلام کے بیٹے حام کے بیٹے تھے۔ جو اِن منطقوں میں گزارہ معاش کے لئے آکر آباد ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے ان علاقوں کے نام ان کے اسماء سے موسوم ہو کر سند و ھند کہلانے لگے۔ جو آج تک اسی ناموں سے موسوم ہیں۔

## سند کی اولاد

مرور زمانہ کے ساتھ۔ سند کے اولاد میں اسقدر افزائش ہوئی۔ اور انکی تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ اس کے نتیجے میں وہ تین گروہوں میں بٹ گئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ نبیان تاکیں۔ مومیدان۔ نبیا کی اولاد نبیان۔ تاک کی اولاد۔ تاکیں مومید کی اولاد مومیدان کہلانے لگے۔ اور اس طرح تین بڑے قبائل ان ناموں کے ساتھ وجود میں آئے۔ جنکے امراء سندھ کی سرزمین پر باری باری حکومت کرتے رہے۔ گو کہ تاریخی حوالوں سے ان قدیم قبائل کی حکمرانی کے جزئیات معلوم نہیں ہوسکے۔ البتہ قدیم تاریخ سے ظاہر ہے کی سندھ پر حکومت کرنے کے حالات دستیاب ضرور ہیں۔ جو ان تین قبائلی گروہوں

میں سے کسی ایک کی اولاد ہوں گے۔ کوڈگال ناکے میں اسکے مصنف نے ان گروہوں کے نام نبیان۔ تاکیرنی اور مومیدان بیان کئے ہیں۔ اسکے برعکس سندھ کی قدیم تاریخی کتب چچ نامہ، تحفتہ الکرام۔ تاریخ معصومی۔ میں ان قبائل کا نبیہ۔ تاک اور موامید کے ناموں سے تذکرہ ہوا ہے تاریخی حوالوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رائے خاندان نے قریب دو سو سال سندھ پر حکمرانی کی ہے۔ اور اس خاندان کا سب سے پہلا حکمران رائے دیوانج تھا۔ جس نے رائے خاندان کی حکومت کی بنیاد رکھی۔

## رائے دیوانج کا بادشاہ ہونا ۵۴۵ء تا ۵۶۰ء

رائے خاندان کا پہلا حکمران رائے دیوانج ہے۔ جس نے سرزمین سندھ پر اپنے خاندان کی حکمرانی کی بنیاد رکھی۔ شہر الور (الوڑیں) اسکی مملکت کا دارالخلافہ تھا۔ سندھ کی قدیم تاریخوں اور دیگر تاریخی دستاویزات سے یہ پتہ نہیں چلتا۔ کہ رائے دیوانج نے سندھ کے کس حکمران خاندان سے حکومت چھین کر۔ اپنی حکومت کی بنیاد رکھی۔ تاریخی حوالوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اسکی سلطنت بہت وسیع تھی۔ جس کی حدود۔ شمال میں قنوج اور کشمیر مغرب میں توران۔

و مکران - کندارا - زرنگ - مشرق میں ہند۔ اور جنوب میں بحیرہ عمان سے ملتی تھیں۔ اس نے اپنی سلطنت کو چار بڑے صوبوں میں منقسم کیا تھا۔

(۱) صوبہ اول میں۔ بانبران۔ نیران کوٹ۔ دیول۔ لوہانہ اور لاکا۔ کے علاقے شامل تھے۔

(۲) صوبہ دویم میں۔ جنکان۔ رونجهان اور سیوستان کے علاقے شامل تھے۔

(۳) صوبہ سویم میں اسکلندان۔ باتیان۔ تلواران۔ ججپوڑان کے علاقے شامل تھے۔

(۴) صوبہ چہارم میں۔ ملتان۔ برهم پوران۔ کرور۔ اشار اور تماکید کے علاقے شامل تھے۔

رائے دیوا پچ نے ہر صوبہ پر ایک گورنر یا صوبہ دار کا تقرر کیا تھا۔ جو اپنے صوبوں کے نظم و نسق چلانے کے ذمہ دار تھے۔ کوردگال نامگ کے مطابق رائے دیوا پچ پندرہ سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ اسکی جگہ اس کا بیٹا رائے سہارس اول تخت نشین ہوا۔

## اکراد بلوچ توران و مکران

رائے دیوا پچ کے دور میں اکراد بلوچ کے زعمایہ تھے۔ آمیر بہرام براخوئی۔ آمیر شاگان زنگنہ۔ آمیر زرین ادرگانی۔

آمیر رسوان مالی۔ آمیر شمبد کرمانی۔ جو اپنے قبائل کے ساتھ توران مکران، سیستان۔ اور کرمان کے کوہستان قفس میں موسم کی تبدیلی کے ساتھ گلہ بانی کرتے ہوئے۔ گھومتے پھرتے تھے۔ کیونکہ بہرام دوئیم ساسانی خاندان کے دورحکومت میں (جو سین ۲۷۵ء سے ۲۸۲ء تک رہی) اس نے زابلستان کے ساکا حکمران۔ توران و مکران کے اکراد بلوچ حکمرانوں کو اس واسطے ان کی امارتوں سے معزول کر دیا تھا۔ کہ وہ مانی کے مذہب کو قبول کر چکے تھے۔ لہذا انہوں نے۔ اس انقلاب کے بعد انہوں نے دوبارہ اپنے گلہ بانی کے پیشے کو اختیار کرکے۔ اپنی قبائلی حیثیت کو برقرار رکھا۔

## رائے سہارس اوّل کا بادشاہ ہونا ۵۶۰ء تا ۵۸۰ء

رائے دیوانچ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا رائے سہارس اول تخت نشین ہوا۔ کہتے ہیں سندھ میں زراعت کے پیشے کو اسی رائے نے ترقی دی۔ اس سے پہلے بھی زراعت ہوتی تھی۔ مگر اس کا عام رواج نہ تھا۔ کیونکہ کاشتکاری کے اصول قائم نہیں کئے گئے تھے۔ چنانچہ رائے سہارس اول نے کاشتکاری کے اصول بناکر۔ ان کو نافذ کردیا۔ خاص کر مالک اراضی اور کاشتکاروں کے حقوق کا تعین کیا۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو قوانین کے تحت سزا دی جانے لگیں۔

زراعت کے قوانین کے نفاذ کے بعد سندھ میں پیشہ کاشت کاری نے بہت ترقی کی۔

## فارس کی حالت

رائے سہارس اول کے دور حکمرانی میں سلطنت فارس پر ساسانی خاندان کی فرمان روائی تھی۔ انوشیروان فوت ہو چکا تھا۔ اسکی جگہ اس کا بیٹا هُرمُز چہارم تخت نشین ہوا۔ هُرمُز باپ کی طرح مدبر حکمران نہ تھا۔ بلکہ عیاشی کا دلدادہ تھا نظام حکومت کو اسکے درباری جس طرح چاہتے تھے۔ چلاتے تھے۔ جسکی وجہ سے ارکین سلطنت میں ایک دوسرے سے حسد کرنے کی وجہ سے پھوٹ پڑ گئی۔ ہر طرف انتشار اور بدامنی پھیل گئی۔ مرکزی حکومت کمزور ہو گئی۔ ہر صوبائی حکمران طاقتور بننے کی کوشش میں مصروف عمل تھا۔

## رائے سہارس اوّل کا توران و مکران پر حملہ

چونکہ توران اور مکران کے علاقے سندھ سے متصل تھے۔ سلطنت فارس کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ رائے سہارس اوّل نے توران اور مکران کے علاقوں پر حملہ کر کے۔ ان پر قبضہ کر کے۔ اپنی مملکت سندھ میں شامل کر دیا۔

## ولایت توران و مکران کا نیا انتظام

توران اور مکران کے علاقوں کی تسخیر کے بعد۔ رائے سہارس اول حکمران سندھ نے ساسانی عملہ کو ان علاقوں سے باہر نکال دیا۔ اور اپنے عمال مقرر کئے — بمطابق کوردگال نامک۔ سہارس نے نبیان قبیلہ کے طائفہ (جونا) کے سردار کو جس کا نام سمرا۔ تھا۔ ولایت توران اور مکران کی حکمرانی دی۔ طائفہ جونا۔ کا امیر مقلب بہ سیوا تھا۔ یعنی ہر کسی کا خدمت گزاری کرنے والا۔ سیوا سمرا نے توران اور مکران کی انتظامیہ کو یکجا کر کے توران کے دارالخلافہ کیکان کو اپنا پایہ تخت بنا کر۔ اس میں رہنے لگا۔ اور اپنے ایک نائب امیر کو مکران کا منتظم مقرر کر کے مکران کے دارالخلافہ فنازبوران روانہ کر دیا۔ رائے سہارس اول بیس سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ اسکی جگہ اس کا بیٹا رائے سہاسی اول تخت نشین ہوا۔

## ولایت توران و مکران پر سیوا سمرا کی حکمرانی سنہ ۵۶۰ء تا سنہ ۵۸۵ء

سیوا سمرا کو جب ولایت توران و مکران کی حکمرانی رائے سندھ کی طرف سے ملی تو وہ شان و شوکت کے ساتھ توران کے دارالخلافہ

کیکان میں وارد ہوا۔ اور اپنی حکمرانی کا اعلان کر دیا۔ یہ بلوچستان میں پہلا سیوا حکمران تھا۔ اس نے اپنے بھائی. تو بان. کو مکران کا حاکم بنا کر۔ مکران کے دارالخلافہ فنانہ بوران روانہ کر دیا۔ سیوا۔ سمرا۔ نے اس وقت کے بلوچستان جو (توران اور مکران پر مشتمل تھا) پر پچیس سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ رائے سہارس اول حاکم سندھ اور سیوا. سمرا حاکم بلوچستان کے دور حکمرانی میں۔ اکراد بلوچ پنجگانہ کے یہ امراء آمیر بیدار براخوئی۔ آمیر بیکر زنگنہ. آمیر لوسوادر گانی، آمیر بابان مالی، آمیر تاکول کرمانی ان کے ہم عصر تھے۔

## رائے سہاسی کا بادشاہ ہونا ۵۸۰ء تا ۶۰۱ء

رائے سہارس اوّل کے بعد اس کا بیٹا رائے سہاسی سندھ کی مسند حکمرانی پر بیٹھا۔ اس نے اپنے باپ کے نافذ کردہ قوانین زراعت پر سختی سے عمل درآمد شروع کر دیا۔ قصوروار افراد کو سخت سزائیں دیں۔ ان سے مسلسل برسرپیکار رہا۔ اکیس سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ اسکے بعد اس کا بیٹا رائے سہارس ثانی تخت نشین ہوا۔

## ولایت توران ومکران پر سیوا جونین کی حکمرانی سنہ ۵۸۳ء تا ۶۱۳ء

سیوا سمرا کی وفات پر اس کا بیٹا سیوا جونین توران ومکران کی مسندِ امارت پر بیٹھا۔ اُس نے باقاعدگی سے اہل توران ومکران سے خراج وصول کیا۔ ان مفتوحہ علاقوں میں سندھ کے قوانین کا نفاذ کیا۔ اٹھائیس سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ اکراد بلوچ بنجگانہ کے یہ امراء آمیر بسام براخوئی، آمیر تیرداد زنگنہ آمیر تاراب ادرگانی، آمیر مانجان مالی، آمیر ساکور کرمانی، سیوا جونین اور رائے سہاسی اول کے دور حکمرانی کے ہم عصر تھے۔

## رائے سہارس ثانی کا بادشاہ ہونا سنہ ۶۰۱ء تا ۶۳۰ء

رائے سہاسی اول کے بعد رائے سہارس ثانی سندھ کی حکمرانی کی مسند پر متمکن ہوا۔ وہ اپنے حکومتی کاروبار کے انصرام میں مصروف تھا۔ کہ اسکو اطلاع ملی کہ شاہ نیمروز نے مکران پر حملہ کیا ہے۔

## شاہ نیمروز کا مکران پر حملہ

چونکہ مکران کی ولایت جنوبی سیستان سے متصل تھی۔ شاہ نیمروز یا سیستان کے حکمران نے اُسے دوبارہ حاصل کرنے کی ایک کوشش کی۔ رائے سہارس ثانی کو جب اس حملے کی اطلاع ملی تو وہ سندھ سے ایک جرار لشکر لیکر توران کے دارالخلافہ کیکان پہنچا۔ یہاں سے سیوا جونین اپنی افواج کے ساتھ اسکے ہمراہ مکران کے دارالخلافہ فناز بوران پہنچا۔ رائے اور سیوا کے لشکر کے آمد سے پہلے فناز بوران پر شاہ نیمروز قبضہ کرچکا تھا۔ چنانچہ رائے کے لشکر نے شہر کا محاصرہ کرلیا۔ ایک ماہ کے محاصرہ کے بعد۔ دونوں افواج میں لڑائی ہوئی۔ لڑائی اس قدر شدید ہوئی کہ رائے سہارس ثانی اور سیوا جونین اس لڑائی میں کام آئے۔ اور ان کی افواج کو شکست ہوئی۔ شاہ نیمروز کافی مال غنیمت لیکر واپس نیمروز (سیستان) لوٹا۔ چونکہ رائے سہارس ثانی لاولد تھا۔ اسکے مارے جانے کے بعد اس کا بھائی رائے سہاسی ثانی سندھ کی مسند پر بیٹھا۔

## شاہ نیمروز کے حملہ مکران میں اکراد بلوچ کا کردار

اکراد بلوچ توران و مکران کی امارتوں کا ہاتھ سے چلے جانے کے بعد ان کے امراء اپنے ہم قبائیلوں کے ساتھ

زابلستان اور کرمان کے کوہستانی علاقوں میں آکر بود و باش رکھتے تھے۔ زمانہ قدیم میں موجودہ بلوچستان کے دو اضلاع چاغی اور خاران بھی سیستان یا زابلستان کے حصے تھے۔ چنانچہ سیستان کا مشرقی حصہ توران اور جنوبی سرحد مکران سے متصل تھے۔ اکراد بلوچ نے شاہ نیمروز شاہ سیستان کے حملہ مکران کے دوران کا ساتھ دیا۔ اور سندھ کے رائے حکمران اور توران و مکران کے سیوا کے خلاف لڑے۔ ان امرائے اکراد بلوچ کے اسماء یہ ہیں۔ آمیر جادبر اخوئی۔ آمیر اورام زنگنہ، آمیر موسیٰ اردگانی، آمیر سینان مالی۔ آمیر شبان کرمانی۔

## رائے سہاسی ثانی کا بادشاہ ہونا سنہ ۶۳۲ء تا سنہ ۶۴۲ء

جب رائے سہارس ثانی۔ شاہ نیمروز (سیستان) کے حملہ مکران کے دوران مارا گیا۔ تو چونکہ وہ لاولد تھا۔ مملکت سندھ کے اراکین نے اسکے بھائی رائے سہاسی ثانی کو مسند پر بٹھایا۔ اس نے اپنے دور حکمرانی میں۔ اپنی رعایا سے بہت اچھا سلوک کیا۔ رعایا کو محصولات کی ادائیگی میں چھوٹ دی۔ اُس نے اپنے دس سالہ دور حکومت میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ دس سال حکمرانی کرنے کے بعد عین جوانی میں فوت ہوا۔ چونکہ رائے سہاسی ثانی بھی لاولد تھا۔ اسکے وزیر بچ بن سیلائج جو۔ ذات کا برہمن تھا۔

نے مملکت سندھ کی گدی پر قبضہ کر کے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ اس طرح سندھ پر رائے خاندان کی حکمرانی کا دور ختم ہوا۔ اور برہمن خاندان کی حکمرانی کی ابتدا ہوئی۔

## ولایت توران و مکران پر سیوا، آسیار کی حکمرانی سنہ ۶۱۳ء تا سنہ ۶۲۸ء

سیوا۔ آسیار اپنے باپ سیوا جونین کے سیستان کی جنگ میں کام آنے کے بعد سندھ توران پر بیٹھا۔ اسکے دور حکمرانی میں۔ رائے سہاسی ثانی مملکت سندھ کا حکمران تھا۔ مگر عمر نے اسکے ساتھ وفا نہ کی۔ وہ دس سال کے بعد فوت ہوا۔ چونکہ رائے سہاسی ثانی بھی لاولد تھا۔ تو اس کا وزیر بچ بن سیلائج جو بڑا زیرک اور دانا شخص تھا۔ سندھ کی گدی پر قبضہ کر کے بادشاہ بنا۔ سیوا آسیار نے اسکی حکمرانی تسلیم کی اور بچ نے سیوا کی توران اور مکران پر حکمرانی کی توثیق کر دی۔ سیوا۔ آسیار۔ پندرہ سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ یہ اُمرائے اکراد بلوچ پنجگانہ آمیر جان بیگ براخوئی، آمیر سویز زنگنہ، آمیر لادین اورگانی، آمیر کویاں مالی، آمیروان کرمانی اس کے اور رائے سہاسی ثانی کے ہم عصر تھے۔

## چچ بن سیلا ئج برہمن کا بادشاہ ہونا سنہ ۶۴۰ء تا سنہ ۶۶۰ء

جب رائے سہاسی ثانی لاولد فوت ہوا۔ تو اسکی رانی سوہندی نے اسکے وزیر چچ بن سیلا ئج برہمن کو تخت سندھ پر بیٹھا کر اس سے شادی کرلی۔ جملہ اراکین ورؤسائے مملکت کو یہ تبایا۔ کہ رائے سہاسی چونکہ لاولد تھا۔ اس نے یہ وصیت کی تھی۔ کہ اسکے بعد اسکے وزیر چچ بن سیلا ئج جو عمدہ صلاحیتوں اور پسندیدہ عادتوں کا عامل ہے۔ کو اس کا جانشین بنایا جائے رانی سوھندی کی اس بات کو سُن کر اراکین سلطنت نے چچ بن سیلا ئج کے سامنے سرتسلیم خم کردیا۔ اور اسے اپنا حکمران مان لیا۔

## چچ کا رائے مہرتھ سے جنگ

جب رائے مہرتھ حکمران چتروڑ پوان کو اپنے رشتہ دار رائے سہاسی ثانی کی موت کی خبر اور چچ بن سیلا ئج کی اسکی جگہ بادشاہ ہونے کی اطلاع ملی۔ تو اُسے سخت رنج ہوا۔ وہ ایک کثیر فوج لیکر جنگ کے لئے چچ پر چڑھ آیا۔ اروڑ سے جو مملکت

سندھ کا دارالخلافہ تھا۔ تین میل کے فاصلے پر خیمہ زن ہوا۔ چچ کے پاس وفد روانہ کیا۔ اور پیغام بھیجا۔ کہ میں اس ملک کا وارث ہوں۔ یہ ملک میرے باپ دادا کا ہے۔ اس لئے بھائی سہاسی ثانی کی میراث کا میں زیادہ حقدار ہوں اگر تو یہ ملک میرے حوالے کر دے تو تجھے وزارت کے اس عہدے پر بحال رکھا جائے گا۔ اور تیرے ساتھ ہمیشہ مہربانی اور احسان کی روش رکھی جائے گی۔ مگر چچ نے اسکی وراثت سے انکار کیا۔ اور آمادہ جنگ ہوا۔ لڑائی ہوئی۔ دونوں جانب کے بہادر بے جگری سے ایک دوسرے کے ساتھ لڑے۔ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ آخر رائے مرتھ نے چچ سے کہا۔ کہ وہ ایک دوسرے سے جنگ کریں۔ جو بھی فتح مند ہو کر میدان سے باہر نکلے۔ ملک اسی کا ہے۔ چنانچہ چچ نے اس مبازرت کو مان لیا۔ آپسمیں ان کی دوبدو لڑائی ہوئی۔ چچ نے مرتھ کو زخمی کر کے نیچے گرا کر سر تن سے جدا کر دیا۔ اور چتر در پوران کی فوج کو شکست ہوئی۔ چچ فتح کی خوشیاں مناتا ہوا۔ دارالخلافہ ارور میں داخل ہوا۔ اور اپنے بہادروں کو انعام واکرام سے نوازا۔

## ارمابیل کی پیروہت کی اطاعت پذیری

چچ نے مرتھ حکمران چتر در پوران کے حاکم کو شکست دینے کے بعد۔ اپنی مملکت

کے استحکام کو برقرار رکھنے کے لئے دور دست علاقوں کا دورہ شروع کیا۔ چنانچہ وہ بلوچستان کے دورے پر نکلا۔ سب سے پہلے وہ ارمابیل (موجودہ ضلع لسبیلہ) کے علاقے میں وارد ہوا۔ جو توران کا جنوبی علاقہ تھا۔ اس علاقے کا حاکم شمنی پروہت تھا۔ جو بدھ مت کا پروہت تھا۔ خودسر ہو گیا تھا۔ اور چچ کی بادشاہت کے ماننے سے منکر تھا۔ لیکن چچ جب ارمابیل پہنچا۔ تو اس نے اپنے میں مقابلہ طاقت نہ پاکر۔ استقبال کے لئے آیا۔ چچ نے اسکو تسلی دی۔ اور اسکی خطاؤں کو معاف کر دیا۔ تب پروہت شمنی کو اطمینان ہوا۔ اور اس نے چچ کی صدق دل سے اطاعت قبول کرلی۔

## راجہ چچ کا مکران جانا

چچ جب سندھ کے تخت پر بیٹھا۔ تو اس دور میں هُرمُز چہارم بادشاہ فارس فوت ہوچکا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد انتظام ملک پراگندہ ہوچکا تھا اور عنان حکومت عورت کے ہاتھ آگئی تھی۔ ان حالات میں سندھ کی مملکت کی سرحدات کا تعین لازمی تھا۔ چنانچہ وہ ارمابیل سے آگے نکل کر مکران پہنچا۔ اور مکران کے دارالخلافہ فنازبوران میں قیام کیا۔ اس قلعہ کی از سر نو تعمیر کرائی اور وہاں اس نے پنجنوری یعنی پانچ سازوں والی نوبت مقرر کی

جو کہ ہندوؤں کی رسم کے مطابق شام اور پو پھٹنے کے اوّل وقت بجائی جاتی ہے۔ پھر فناز بوران سے وہ اس ندی کے کنارے پہنچا۔ اور خیمہ زن ہوا۔ جو مکران اور کرمان کے درمیان سے گزرتی ہے۔ اس مقام کو اس نے اپنی مملکت کی مغربی سرحد قرار دیا۔ اور ندی کے کنارے کھجوروں کا ایک بڑا جھنڈ لگوا کر۔ اعلان کیا کہ مکران اور کرمان کی سرحد یہ کھجوروں کے درخت ہیں۔ اور ان پر نشان لگا دیا۔ کہ یہ چچ بن سیلائج بن لبساس کے زمانے میں سرحد مقرر ہوئی ہے۔

## چچ کی توران میں آمد

مکران سے چچ دوبارہ آرمابیل کی طرف لوٹا۔ آرمابیل سے وہ توران کے مرکزی شہر قزدار (غزدار) پہنچا۔ لوگوں نے اسکی بیعت کی پھر بدھا کی طرف روانہ ہو کر۔ اسکے صدر مقام قندابیل میں قیام کیا۔ یہاں کے لوگ پہلے لڑائی کے لئے تیار ہوئے مگر بعد میں صلح کر لی۔ لوگوں نے اپنے اوپر ایک سو گھوڑے اور ایک لاکھ درہم سالانہ خراج مقرر کیا۔ اور پھر وہاں سے راجہ چچ اپنے تخت ارور کو واپس آ گیا۔

## ولایت توران و مکران پر

سیوا آسیار کے لاولد فوت ہو جانے کے بعد

## سیوا مائیں کی حکمرانی
## سنہ ۶۲۸ء تا سنہ ۶۴۰ء

اس کا بھائی سیوا مائیں۔ توران و مکران کے تخت پر بیٹھا۔ سیوا مائیں کے دور امارت میں رائے سہاسی ثانی لاولد فوت ہوا۔ چچ بن سیلا بج بن لبتاس۔ سندھ کی گدی پر قبضہ کر کے۔ حکمران بنا۔ جب چچ ارمابیل۔ مکران کے دورے پر نکلا۔ تو سیوا مائیں۔ نے توران کے دار الخلافہ کیکان سے روانہ ہو کر۔ ارمابیل کے صدر مقام فن بیلہ پر اس کا استقبال کیا۔ اور تمام دورے میں اسکے ساتھ رہا۔ سیوا مائیں کی اطاعت گزاری سے خوش ہو کر۔ راجہ چچ نے اُسے انعام و اکرام سے نوازا۔

## اکراد بلوچ
## توران و مکران

راجہ چچ اور سیوا مائیں کے دور میں۔ اکراد بلوچ کے یہ اُمراء، آمیر میر داد براخوئی۔ آمیر سو یدہ زنگنہ۔ آمیر باتاکے ادر گانی، آمیر سرز بخ ماملی۔ آمیر جود کے کرمانی انکے ہم عصر تھے۔ اس دور میں حضرت عمرؓ اسلامی سلطنت کی مسند پر متمکن تھے۔ تو اسلامی سپہ سالار عاصم بن عمروؓ نے سیستان پر فوج کشی کی۔ تو اکراد بلوچ نے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ کیونکہ اکرد بلوچ۔ کرمان کے حملے کے دوران مسلمان ہو چکے تھے۔ اور وہ مسلمانوں کی امداد سے

دوبارہ اپنے توران اور مکران کی کھوئی ہوئی امارتیں حاصل کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ فتح سیستان اور مکران میں انہوں نے مسلمانوں کو بھرپور امداد دی۔ اور ان جنگوں میں اکراد بلوچ کو کافی مال غنیمت ہاتھ آیا۔

## اسلامی افواج کا سیستان اور مکران پر حملہ

سندھ کی حکومت جب راجہ چچ کو ملی۔ تو اسکے دور میں اسلامی سلطنت کی مسند خلافت پر امیر المؤمنین حضرت عمرؓ بن الخطاب متمکن تھے۔ سلطنت فارس کے بادشاہ یزدگرد سوئم کا عراق پر اپنا حق جتلانے کی وجہ سے آئے دن عربوں اور فارسیوں میں چپقلش رہتی تھی۔ جسکی وجہ سے فارس کے اسلامی سلطنت سے تعلقات کشیدہ ہو گئے۔ لڑائی کی نوبت پہنچی — ایران پر حضرت عمرؓ نے عام لشکر کشی کا حکم دے دیا۔ مسلمان ایران کے سارے علاقے یکے بعد دیگرے فتح کرنے لگے۔ کرمان کو مسلمان سپہ سالار سھیلؓ بن عدی نے فتح کیا۔ اسکے بعد سیستان کی باری آئی۔ سپہ سالار۔ عاصم بن عمرو نے سیستان پر فوجکشی کی۔ اسلامی افواج نے سیستان فتح کیا۔ سیستان سے آگے مکران کا علاقہ تھا۔ چنانچہ ایک اور عرب سپہ سالار حکم بن عمرؓو تغلبی مکران کی طرف بڑھا۔ اسکے بڑھنے سے پہلے

راجہ چچ کو اطلاع ہو چکی تھی۔ کہ مسلمانوں نے سیستان کا علاقہ فتح کر لیا ہے۔ ممکن ہے۔ مکران پر حملہ کریں۔ چنانچہ اس نے مکران پر حملے سے پہلے اپنے ایک سپہ سالار (مونا) کو ایک جرار لشکر کے ساتھ توران کے دارالخلافہ کیکان بھیجا۔ جہاں سے (مونا) سیوامائیں کے لشکر کو ساتھ لیکر مکران پہنچا۔ اور سندھ کا یہ لشکر سیستان کے جنوبی علاقہ وادی ہلمند میں داخل ہو کر دشمن کی گھات میں بیٹھ گیا۔ شمال کی جانب سے حکم بن عمرو تغلبی اپنے اسلامی لشکر کے ساتھ سندھ کے لشکر پر حملہ آور ہوا۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ سندھ کا سپہ سالار مونا اور اس کا حلیف سیوا مائیں لڑائی میں مارے گئے۔ اسلامی لشکر نے دشمن کی اکثر و بیشتر فوج کو تہہ تیغ کر دیا۔ مکران کی فتح کے بعد حکم بن عمرو تغلبی نے مکران میں اپنا حاکم مقرر کر کے۔ وہاں کا نظم و نسق سنبھالا۔ اس لڑائی میں حکمران سندھ کے ہاتھ سے بلوچستان کا یہ خطہ جو مکران کہلاتا تھا۔ ہمیشہ کے لئے نکل گیا۔ اور صرف بلوچستان کا خطہ توران کچھ سالوں کیلئے راجہ چچ کے قلمرو میں شامل رہا۔ مکران کی فتح کے بعد امیر المومنین حضرت عمرؓ نے مشرق میں اسلامی افواج کی مزید پیش قدمی پر پابندی لگادی۔ تاکہ سلطنت فارس کے مفتوحہ علاقوں میں اسلامی نظام کو مستحکم بنیادوں پر قائم کیا جاسکے۔ اور اسلامی آفیسروں کی گرفت ان مقبوضات پر مضبوط ہو جائے۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ

نے مکران کو اسلامی افواج کا مستقل فوجی مستقر بنایا۔

## امیر المومنین حضرت عمر رض بن الخطاب کی وفات

امیر المومنین حضرت عمر رض بن الخطاب نے ساڑھے دس سال خلافت کرنے کے بعد ۶۴۵ء میں اس دنیا کو خیر باد کہا۔ اور وفات سے پہلے مسند خلافت کے جانشینی کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ کہ اسلام کے لئے عثمان رض، علی رض، زبیر رض، طلحہ رض، سعد رض، عبدالرحمٰن رض بن عوف نے بڑی نمایاں خدمات انجام دی ہیں ان میں جس پر کثرت رائے ہو جائے، میرے جگہ امیر بنانا۔ اور تاکید کردی کہ تین دن کے اندر اندر یہ مرحلہ طے ہو جائے۔

## حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا خلیفہ ہونا ۶۴۵ء تا ۶۵۵ء

حضرت عمر رض کے بعد حضرت عثمان غنی رض خلیفہ ہوئے۔ آپکے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ (صلعم) کی دو صاجزادیوں کی شادی ہوئی تھی۔ اس لئے آپ ذوالنورین کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ حضرت عثمان رض قریش کی مشہور شاخ بنی امیہ سے تھے۔ پانچویں پشت پر آپ کا

نسب حضرت محمد مصطفےٰ (صلعم) سے مل جاتا ہے۔ بنی اُمیۃ کا خاندان اسلام سے قبل نہایت معزز و مقتدر چلا آتا تھا۔ قریش کا مشہور عہدہ "عقاب" یعنی فوجی نشان کی علمداری اسی خاندان میں تھی۔ چنانچہ مسند خلافت پر آنے کے بعد انہوں نے بھی حضرت عمرؓ کی اس پالیسی کو برقرار رکھا۔ اور اسلامی افواج کو مشرق کی طرف مزید پیش قدمی سے روکے رکھا۔ آپ بارہ سال مسند خلافت پر رہے۔ اور بعد میں سیاسی اختلافات کی وجہ سے آپکو شہید کر دیا گیا۔

## حضرت علی بن ابی طالبؓ رضی اللہ عنہ کا خلیفہ ہونا

### سنہ ۶۵۶ء تا سنہ ۶۶۱ء

جب حضرت علیؓ بن ابی طالب خلیفہ ہوئے۔ تو انہوں نے اسلامی سلطنت کے مفتوحہ علاقوں پر سے عثمانیؓ عمال کو معزول کر کے اپنے عامل بھیجے۔ زغر بن ذعر کو مکران کا نیا والی مقرر کیا گیا۔ زغر نے جب ولایت مکران کے نظم ونسق کو سنبھالا۔ تو اس نے مشرقی علاقوں کی طرف پیش قدمی کرنے کی تیاریاں شروع کیں۔

## ولایت توران ومکران پر سیوا زوراک کی حکمرانی ۶۴۰ء تا ۶۶۰ء

سیوا۔ مائیں اسلامی افواج کے ساتھ وادی ہلمند میں مقابلہ کرتا ہوا مارا گیا۔ تو اس کا بیٹا سیوا زوراک مسند امارت توران ومکران پر بیٹھا۔

## اکراد بلوچ توران ومکران

حضرت عثمانؓ کے شہادت کے بعد حضرت علیؓ بن ابی طالب خلیفہ ہوئے۔ تو اس دور میں اکراد بلوچ پنجگانہ کے امراء یہ تھے۔ آمیر مردان براخوئی۔ آمیر خلف زنگنہ۔ آمیر آلاک ادلہ گانی، آمیر تاکول مالی، آمیر آکول کرمانی۔ یہ امرائے بلوچ مع اپنے قبائل۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب کے دور میں مسلمان ہو چکے تھے۔ چنانچہ وہ غیر مسلموں کے مقابلے میں ہمیشہ مسلمان حکمرانوں کا ساتھ دیتے رہے۔

## کیکان کی پہلی لڑائی

جب حضرت علیؓ بن ابی طالب مسند خلافت پر بیٹھا۔ انہوں نے زغر بن ذعر کو والی مکران بنا کر مکران بھیجا۔ کچھ دنوں بعد

ذغر بن ذعر ایک لیس لشکر کے ساتھ۔ کوہ کردان کے بہاڑی دروں سے گزر کر۔ توران کے دار الخلافہ۔ کیکان پر حملہ آور ہوا۔ سیوا زوراک کو والی مکران کی جنگی تیاریوں کی پہلے سے اطلاع مل چکی تھی۔ اس نے راجہ چچ سے امداد طلب کی۔ اور وہ بھی جنگی تیاریوں میں مصروف ہو گیا۔ جب ذغر۔ کیکان کے قرب وجوار میں پہنچا تو سیوا زوراک۔ بیس ہزار لشکر کے ساتھ۔ اسکے مقابلے کو نکلا۔ اور پہاڑوں کی درہ بندی کرا کر۔ سیوا۔ زوراک کی فوج اسلامی لشکر پر غالب آئی۔ ذغر بن ذغر پسپا ہو کر۔ مکران کی طرف لوٹ گیا۔ راستے میں اُسے حضرت امیر المومنین کی شہادت کی اطلاع ملی وہ دن رات منازل طے کرتے ہوئے مکران پہنچا۔

## شہادت علیؓ بن ابی طالبؓ

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد علیؓ خلیفہ ہوئے۔ حضرت علیؓ کی خلافت حضرت عثمانؓ کے قصاص کے حامیوں اور امیر معاویہؓ کے باعث وجہ نزاع بن گئی پھر شام میں امیر معاویہؓ نے اپنی خلافت کا اعلان کر دیا۔ اس معاملہ نے طول پکڑا۔ اور جنگ صفین اور جنگ جمل کا باعث بنا۔ بالآخر حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ نے معاملہ دو ثالثوں ابوموسی اشعریؓ اور عمرو بن العاصؓ کے سپرد کیا۔ یہ ثالث بھی فریقین کے لئے کوئی قابل قبول راہ نہ پیدا کر سکے۔ اسی زمانہ میں خوارج کا

فرقہ پیدا ہوا۔ یہ لوگ دراصل حضرت علیؓ کے حامی تھے۔ مگر ثالثی کے مسئلہ پر ناراض ہوکر باغی ہوگئے تھے۔ حضرت علیؓ کے عہد میں خلافت دو ٹکڑوں میں بٹ گئی۔ عراق اور نجد و حجاز میں حضرت علیؓ کی خلافت قائم ہوئی۔ اور شام اور اس کے ارد گرد پر امیر معاویہؓ نے اپنی خلافت قائم کرلی۔ حضرت علیؓ نے دارالحکومت مدینہ سے کوفہ منتقل کردیا۔ اور یہیں نماز صبح کے وقت مسجد میں عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں خنجر کی کاری ضرب کھاکر شہید ہوئے۔ چار سال ۹ ماہ خلافت کی مسند پر رہے۔

## معاویہؓ بن ابی سفیان کا خلیفہ ہونا ۶۶۱ء تا ۶۸۰ء

امیر معاویہؓ۔ ابوسفیان بن حرب کے بیٹے تھے۔ ان کا نسب پانچویں پشت پر حضرت محمدؐ مصطفےٰ (صلعم) سے مل جاتا ہے۔ حضرت امام حسنؓ کی دست برداری کے بعد۔ امیر معاویہؓ سارے عالم اسلام کے خلیفہ ہوگئے۔ تو اس نے عبداللہ بن سوار العبدی کو مکران کا والی مقرر کیا۔ اسکے ساتھ چار ہزار مسلح سوار بھی روانہ کردیا۔ کہ وہ مشرقی علاقوں میں اپنی فتوحات کے سلسلہ کی ابتدا کرلے کچھ عرصہ بعد، امیر معاویہؓ نے عمر بن عبداللہ بن عمرؓ کو مزید فوج دے کر۔ عبداللہ بن سوار العبدی کی کمک کے لئے بھیجا۔

تاکہ وہ توران کے سارے علاقے جو کیکانان ، غزدار اور ارمابیل پر مشتمل تھا. فتح کرے ۔ چنانچہ عمر بن عبد اللہؓ اپنے لشکر کے ساتھ مکران پہنچا. اور عبد اللہؓ بن سوار کو خلیفہ اسلام کا پیغام پہنچایا۔

## عبد اللہؓ بن سوار کا والی مکران ہونا

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے ۔ امیر معاویہؓ جب سارے عالم اسلام کا خلیفہ ہو گیا. تو اس نے عبد اللہؓ بن سوار العبدی کو مکران کا والی مقرر کیا۔ اور انکو ہدایت کی. کہ وہ مشرقی علاقوں میں اپنی فتوحات کی ابتدا کرے۔

## کیکان کی دوسری لڑائی

خلیفہ کے اس پیغام کے بعد. والی مکران عبد اللہؓ بن سوار نے جنگ کی تیاری شروع کی. سب سے پہلے وہ توران کے شمالی علاقہ کیکانان کی تسخیر کے لئے روانہ ہوا۔ اور دورانِ سفر اسقدر احتیاط برتی. کہ رات کے وقت کیمپ میں آگ روشن کرنے کی ممانعت کردی تاکہ دشمن کو ان کی نقل و حمل کا پتہ نہ چل سکے.

جب اسلامی لشکر کیکانان کے صدر مقام کیکان پہنچا۔

توسیوا زوراک تیس ہزار لشکر کے ساتھ اسکے مقابلہ کو نکلا۔ یہ لڑائی کوہ کردان وکوہ پایہ کے سلسلوں میں لڑی گئی ۔ گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ اسلامی لشکر کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ عبداللہ بن سوار العبدی نے اپنی شکست خوردہ فوج کو جہاد کی غیرت دلاکر دوبارہ اکٹھا کیا۔ نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے۔ ہندوؤں کے لشکر پر ٹوٹ پڑا۔ سیوا زوراک کو اس دفعہ شکست فاش ہوئی۔ وہ اپنے لشکر کے ساتھ پہاڑی سلسلوں کی گھاٹیوں میں روپوش ہو گیا۔ اور چھاپہ مار جنگ شروع کردی۔ اسلامی لشکر کا ایک سردار جو طائفہ بنی عبدالقیس سے تھا۔ نے ہندوؤں کے لشکر کے ایک سردار جس کا نام۔ ماتان۔ تھا۔ سے مبازرت طلب کی۔ سردار خود باہر نکلا یاسر بن سوار نے سردار بنی عبدالقیس کے ساتھ مل کر ہندو سردار ماتان پر حملہ کر کے اسکے سر کو تن سے جدا کر دیا۔ سیوا زوراک اس وقت اپنے لشکریوں کے ساتھ گھات میں تیار بیٹھا ہوا تھا۔ تاکہ اسلامی لشکر جب ایک جگہ اکٹھا ہو۔ تو وہ اس پر چاروں طرف سے حملہ کرے۔ چنانچہ اسکے سپاہی چاروں طرف سے اسلامی لشکر پر ٹوٹ پڑے۔ اسلامی سپہ سالار عبداللہ بن سوار بن العبدی لڑتا ہوا شہید ہوا۔ میدان کارزار لاشوں سے پٹ گیا۔ اسلامی لشکر پسپا ہو کر مکران کی طرف فرار ہو گیا۔ سیوا زوراک کا لمرانی کا طبل بجاتا ہوا

کوہ کردان وکوہ پایہ کی گھاٹیوں سے نکل کر اپنے فاتح لشکر کے ساتھ کیکان پہنچا۔ اُسے اس جنگ میں کافی مال غنیمت ہاتھ آیا۔ جسے اس نے اپنی افواج میں تقسیم کیا۔

## راشدؓ بن عمرو کا والی مکران ہونا

عبداللہ بن سوار کی شہادت کے بعد۔ امیر معاویہؓ نے راشدؓ بن عمرو کو والی مکران بنایا۔ اس نے مکران آکر۔ لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ اسلام کی تبلیغ کا اچھا بندوبست کیا۔ کافی غیر مسلم مسلمان ہو گئے۔ وہ کوہ پایہ اور کوہ کردان کے راستے توران کے دارالخلافہ کیکان پہنچا۔ سیوانزوراک وہاں سے بھاگ کر۔ سیستان کے علاقہ بھرج اور منذر کے آتش پرستوں سے خفیہ طور پر ملا۔ راشد کیکان کے کے لوگوں سے خراج وصول کرکے۔ سیستان کے راستے مکران روانہ ہوا۔ کوہ منذر اور بھرج کے نواح کے آتش پرست اور سیوانزوراک نے اپنے اہل ہنود جن کی کل تعداد پچاس ہزار کی لگ بھگ تھی۔ راشد کے راستے کو رد کا۔ آخر کار لڑائی ہوئی۔ راشد لڑائی میں کام آیا۔ دشمنوں نے اسکے حاصل کئے ہوئے خراج پر قبضہ کرلیا۔

## اکراد بلوچ توران و مکران

حضرت علیؓ بن ابی طالب اور حضرت امیر معاویہؓ کے دور کے امرائے

اکراد بلوچ۔ آمیر شیراک براخوئی ۔ آمیر بجر زنگنہ۔ آمیر بازوک ادرگانی آمیر جورکان مالمی ۔ آمیر جوسہ کرمانی۔ نے ہر جنگ میں اسلامی سپہ سالاروں کا ساتھ دیا۔ اور غیر مسلموں سے لڑتے رہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ انوشیروان کے دور سے اکراد بلوچ پر اہل فارس کے حکمرانوں نے جبر وستم کا سلسلہ روا رکھا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں کے کرمان پر حملہ کے دوران اکراد بلوچ اسلامی سپہ سالاروں سے مل گئے اور ان سے سمجھوتہ کر کے۔ دین اسلام کو فوری طور پر قبول کر لیا۔

## سنان بن سلمہ کا والی مکران ہونا

راشد بن عمرو کی شہادت کے بعد ابن زیاد جو اسلامی مشرقی سلطنت کا کوفہ میں والیسرائے تھا۔ سنان بن سلمہ کو مکران کا والی مقرر کر کے مکران ان ہدایات کے ساتھ بھیج دیا۔ کہ مکران پہنچتے ہی ولایت توران کو فتح کرے۔ اور بت خانوں کو برباد کرے۔ چنانچہ سنان نے جب مکران کی ولایت کا چارج لیا تو اس نے توران کی فتح کی فوراً تیاری شروع کر دی۔

## کیکان کی تیسری لڑائی اور سیواؤں کی بلوچستان پر حکومت کا خاتمہ

سنان بن سلمہ تیس ہزار لشکر کے ساتھ۔ توران پر حملہ آور ہوا۔ سیوا

زوراک اپنے بیٹے سیوا سنگین کے ساتھ مقابلے کو نکلا۔ کوہ کُرداں اور کوہ بابیہ کے درول میں اسلامی لشکر سے لڑتا ہوا۔ ہر جگہ پسپا ہوتا رہا۔ کیونکہ اس دفعہ اسلامی لشکر ہر قسم کے جنگی سامان سے پورا لیس تھا۔ ان کے مقابلے میں سیوا۔ زوراک کی کوئی جنگی چال کامیاب نہ ہو سکی۔ آخرکار وہ کیکان کے قلعے میں محصور ہو گیا۔ سنان بن سلمہ نے ایک ماہ تک قلعہ کا محاصرہ جاری رکھا۔ آخرکار سیوا زوراک تنگ آ کر میدان جنگ میں نکلا لڑتے ہوئے مارا گیا۔ اس کا بیٹا سیوا سنگین میدان جنگ سے فرار ہو کر۔ نورگان اور بلبلان کے کوہستان میں روپوش ہو گیا۔ سنان بن سلمہ اس کا تعاقب کرتا ہوا۔ کوہستان نورگان پہنچا۔ نورگان کے قلعہ کا محاصرہ کیا۔ جس میں سیوا سنگین محصور تھا۔ آخرکار وہ بھی محاصرہ سے تنگ آ کر۔ باہر نکل کر۔ اسلامی لشکر پر حملہ آور ہوا۔ اور جنگ میں باپ کی طرح کام آیا۔

## سارے بلوچستان پر اسلامی افواج کا قبضہ

توران کی فتح کے بعد سارا بلوچستان اسلامی سلطنت کے زیر نگین آ گیا۔ کیونکہ اس دور کے بلوچستان کے دو خطے تھے۔ مکران اور توران (سطح مرتفع قلات) مکران تو پہلے فتح ہو چکا تھا۔ توران کی فتح کی جنگ جاری تھی۔ اور فتح کا سہرا سنان بن سلمہ اسلامی سپہ سالار کے سر باندھا گیا۔

## بدھا پر حملہ

توران کی فتح کے بعد۔ سنان بن سلمہ نے بدھا پر حملہ کیا۔ جو توران کا ایک ماتحت زیر انتظام علاقہ تھا۔ بدھا کے لوگوں نے سنان بن سلمہ کو دغابازی سے قتل کر دیا۔ بدھاموجودہ علاقہ کچھی کا قدیم نام ہے۔

## راجہ چندر برادر راجہ چچ کا بادشاہ ہونا سنہ ۶۸۰ء تا سنہ ۶۸۸ء

راجہ چچ کی وفات کے بعد۔ اُسکا بھائی راجہ چندر سندھ کی گدی پر بیٹھا۔ کیونکہ راجہ چچ کا بیٹا۔ راجہ داھر صغیر سن تھا۔ اس لئے اراکین مملکت سندھ نے اسکے بھائی چندر کو تخت پر بٹھایا۔ راجہ چندر کے دور حکمرانی میں قدیم بلوچستان، جو توران اور مکران کی ولایتوں پر مشتمل تھا۔ مملکت سندھ کی قلمرو سے نکل چکا تھا۔ راجہ چندر۔ اِن علاقوں کے ہاتھ سے نکل جانے پر سخت غمگین اور شرمسار تھا۔ اسکے بس سے یہ بات باہر تھی۔ کہ وہ ان علاقوں کو دوبارہ حاصل کر سکے۔ کیونکہ اسلامی سلطنت کا ہر طرف غلبہ تھا۔ راجہ چندر آٹھ سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ اس وقت راجہ داھر جوان ہو چکا تھا۔ چنانچہ وہ سندھ کی گدی پر بیٹھا۔

## اکراد بلوچ توران و مکران

سندھ کے حکمران۔ راجہ چندر کے دورِ حکمرانی میں یہ امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ آمیر شیراک براخوئی۔ آمیر بجہ زنگنہ۔ آمیر بازوک اددگانی آمیر موزن مالی۔ آمیر حوسہ کرمانی۔ اسکے ہم عصر تھے۔ اور بلوچستان کی خطوں کی فتوحات میں ہمیشہ اپنے قبائلی لشکر کے ساتھ مسلمانوں کی طرفداری میں لڑتے رہے۔

## شجرہ خاندان سیوا حکمرانان توران و مکران

سیوا۔ توران کے ہندو حکمرانوں کا لقب تھا۔ یہ خاندان طائفہ جونا سے تھے۔ جو قبیلہ بنیان۔ جدگال کا ایک طائفہ تھا۔ رائے سہارس اول نے جب مکران و توران فتح کیا۔ تب اس نے۔ جونا طائفہ کے آمیر جس کا نام سمرا تھا۔ کو یہاں کی حکمرانی عطا کی۔

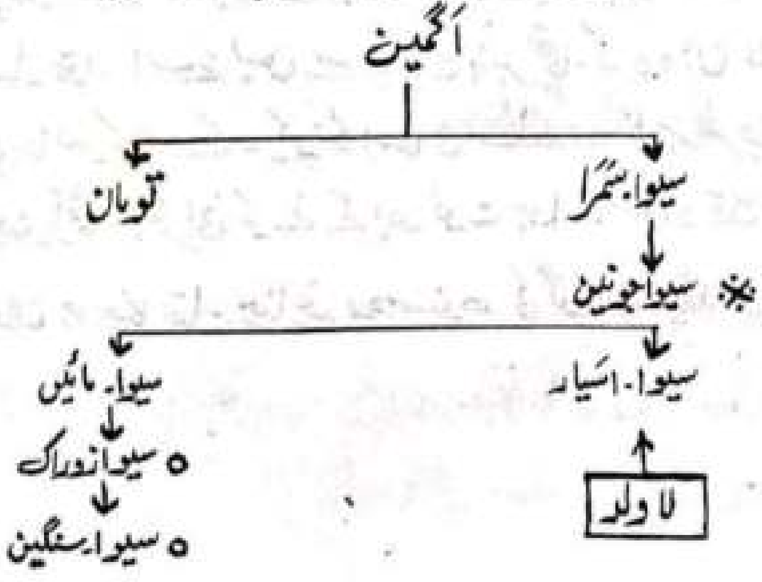

نوٹ ٭ = جب بادشاہ نیمروز نے مکران پر حملہ کیا۔ تو سیوا جونین اسکے ساتھ لڑتا ہوا۔ مارا گیا۔

نوٹ ٥ = سیوا زوراک کے دور میں۔ والی مکران سنان بن سلمہ نے توران کا علاقہ فتح کر کے۔ مکران کی طرح اُسے قلمرو اسلامی میں شامل کردیا۔ دوران فتح۔ توران میں کئی لڑائیاں ہوئیں جن میں سیوا زوراک اور اسکا بیٹا سیوا سنگین توران کا دفاع کرتے ہوئے مارے گئے۔

---

چارٹ۔ نام خاندان سیوا حکمرانانِ توران۔ ہم عصر حکمرانانِ رائے خاندان سندھ۔ وامرائے اکراد بلوچ توران و مکران

| نام امرائے اکراد بلوچ | نام حکمران رائے خاندان سندھ | نام حکمران سیوا خاندان توران | نمبر شمار |
|---|---|---|---|
| (۱) آمیر بیدار براخوئی (۲) آمیر بیکر زنگنہ (۳) آمیر یوسوادرگانی (۴) آمیر بابان مالی (۵) آمیر تاکول کرمانی۔ | رائے سہارس اول سنہ ۵۶۰ء تا سنہ ۵۸۰ء | سیوا۔ سمرا سنہ ۵۶۰ء تا سنہ ۵۸۵ء | ۱ |
| (۱) آمیر بستام براخوئی (۲) آمیر تیرداد زنگنہ (۳) آمیر تاراب ادرگانی (۴) آمیر مانجان مالی (۵) آمیر ساکور کرمانی۔ | رائے سہاسی اول سنہ ۵۸۰ء تا سنہ ۶۲۰ء | سیوا جونین سنہ ۵۸۵ء تا سنہ ۶۱۳ء بادشاہ نیمروز کی لڑائی میں مارا گیا۔ | ۲ |

| نمبر شمار | نام حکمران سیوا خاندان توران | نام حکمران رائے خاندان سندھ | نام امرائے اکراد بلوچ |
| --- | --- | --- | --- |
| ۳ | سیوا. اسپار سنہ ۶۲۳ء تا سنہ ۶۲۸ء | رائے سہارس ثانی سنہ ۶۱۰ء تا سنہ ۶۳۰ء | (۱) آمیر جاد براخوئی (۲) آمیر اورام زنگنہ (۳) آمیر موسیٰ اودگانی (۴) آمیر سینان مالی (۵) آمیر شبان کرمانی |
| ۴ | سیوا. مائیں سنہ ۶۲۸ء تا سنہ ۶۳۳ء اسلامی لشکر کیساتھ وادی ہلمند میں رائے کی سپہ سالار موتا کی ہمراہی میں لڑائی میں مارا گیا۔ اسلامی سپہ سالار حکم بن عمرو تغلبی تھا | رائے سہاسی ثانی سنہ ۶۳۰ء تا سنہ ۶۴۰ء | (۱) آمیر جان بیگ براخوئی (۲) آمیر سوید زنگنہ (۳) آمیر لادینا ادگانی (۴) آمیر کویاں مالی (۵) آمیر وان کرمانی۔ |
| ۵ | سیوا. زوراک سنہ ۶۴۰ء تا سنہ ۶۶۰ء | چچ بن سیلائج سنہ ۶۴۰ء تا سنہ ۶۸۰ء | (۱) آمیر عمرداد براخوئی (۲) آمیر سوید زنگنہ (۳) آمیر یاتاک ادگانی (۴) آمیر برزنج مالی (۵) آمیر جودک کرمانی۔ |

نوٹ :۔ سیوا زوراک. سنان بن سلمہ والی مکران کے ساتھ کیکانان میں لڑتا ہوا مارا گیا۔ اسکا بیٹا سیوا. سنگین. علاقہ نورگان و بلبلان کے کوہستان میں پہنچا. جہاں سیوا. سنگین لڑتا ہوا. باپ کی طرح مارا گیا تھا۔

مسلمانوں نے سارا بلوچستان اسی دور میں فتح کیا۔ یعنی دورِ امیر معاویہؓ میں۔

## چارٹ - رائے حکمرانان سندھ۔ وہم عصر بادشاہان فارس وامرائے اکراد بلوچ۔ توران و مکران

| نمبر شمار | نام رائے حکمران سندھ | نام حکمران فارس | نام اکراد بلوچ امراء توران ومکران |
|---|---|---|---|
| ۱ | رائے دیوانج بن چندرام۔ سنہ ۵۴۵ء تا سنہ ۵۶۱ء | انوشیروان ساسانی سنہ ۵۳۱ء تا سنہ ۵۷۹ء | (۱) امیر بہرام براخوئی (۲) امیر زرین اردگانی (۳) امیر شاگان زنگنہ (۴) امیر رسحان مالی (۵) امیر شمبد کرمانی |
| ۲ | رائے سہارس اول بن دیوانج سنہ ۵۶۱ء تا سنہ ۵۸۰ء | ھرمز چہارم سنہ ۵۷۹ء تا سنہ ۵۹۰ء | (۱) امیر بیدار براخوئی (۲) امیر یوسو اردگانی (۳) امیر بیکر زنگنہ (۴) امیر بابان مالی (۵) امیر تاکول کرمانی |
| ۳ | رائے سہاسی اول بن سہارس اول سنہ ۵۸۰ء تا سنہ ۶۱۰ء | خسرو پرویز سنہ ۵۹۰ء تا سنہ ۶۲۸ء | (۱) امیر بہام براخوئی (۲) امیر تاراب اردگانی (۳) امیر تیرداد زنگنہ (۴) امیر بانجان مالی (۵) امیر ساکور کرمانی |
| ۴ | رائے سہارس ثانی بن سہاسی اول سنہ ۶۱۰ء تا سنہ ۶۳۱ء | کباد دوئم سنہ ۶۲۸ء تا سنہ ۶۲۹ء<br>پوران دخت سنہ ۶۲۹ء تا سنہ ۶۳۱ء<br>آرزمی دخت سنہ ۶۳۱ء تا سنہ ۶۳۵ء | (۱) امیر جاد براخوئی (۲) امیر موسیٰ اردگانی (۳) امیر اودرام زنگنہ (۴) امیر سینان مالی (۵) امیر شبان کرمانی۔ |

| نمبر شمار | نام رائے حکمران فارس | نام حکمران فارس | نام اکراد بلوچ امرائے توران و مکران |
|---|---|---|---|
| ۵ | رائے سہاسی ثانی<br>بن سہارس ثانی<br>سنہ ۶۳۰ء تا سنہ ۶۴۰ء | یزدگرد سوئم<br>سنہ ۶۳۵ء تا سنہ ۶۵۲ء | (۱) آمیر جان بیگ براخوئی (۲) آمیر لادین اودگانی (۳) آمیر سویزنگشہ (۴) آمیر کوریاں مالمی (۵) آمیروان کربانی |
| ۶ | چچ بن سیلائج برہمن<br>سنہ ۶۳۰ء تا سنہ ۶۸۰ء | **خلفائے اسلامی**<br>حضرت ابوبکر رضؓ<br>سنہ ۶۳۲ء تا سنہ ۶۳۴ء<br>حضرت عمر رضؓ<br>سنہ ۶۳۴ء تا سنہ ۶۴۴ء<br>حضرت عثمان رضؓ<br>سنہ ۶۴۴ء تا سنہ ۶۵۶ء<br>حضرت علی رضؓ سنہ ۶۵۶ء تا سنہ ۶۶۰ء | (۱) آمیر مہرداد براخوئی (۲) آمیر یاناک اودگانی (۳) آمیر سویزنگشہ (۴) آمیر برزنج مالمی (۵) آمیر جودک کربانی۔ |

# باب دہم

# بلوچستان کا اسلامی سلطنت کے زیرنگین آنا

۲۱" جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ موجودہ بلوچستان۔ قدیم دور میں دو خطوں پر مشتمل تھا۔ توران و مکران۔ طلوع اسلام کے وقت یہ علاقے سلطنت فارس کے تسلط سے نکل کر۔ سندھ کے رائے حکمرانوں کے قبضے میں آ گئے تھے۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ بن الخطاب کی خلافت کے زمانے میں ابو موسیٰ اشعریؓ عراق کے وائسرائے مقرر ہوئے تو اسلامی سپہ سالار۔ حکمؓ بن عمرو تغلبی نے مکران فتح کیا۔ چونکہ اسلامی افواج۔ مشرق میں کافی علاقے فتح کر چکی تھیں۔ ان کا صحیح معنوں میں انضرام لازمی تھا۔ اس لئے حضرت عمرؓ خلیفہ دوئم مشرقی علاقوں پر اسلامی افواج کی مزید پیش قدمی روک دی۔ جب حضرت عمرؓ بن الخطاب کی شہادت کا واقعہ عمل میں آیا۔ اور خلافت امیر المؤمنین عثمانؓ بن عفان کو ملی۔ تو انہوں نے بھی امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کی جنگ بندی کی پالیسی کو برقرار رکھا۔ جب حضرت عثمانؓ کے بعد امیر المؤمنین حضرت علیؓ بن ابی طالب کو خلافت ملی۔ تو انہوں نے ذغر بن ذعر کو مکران کا والی مقرر کر کے۔ ہندوستان کی سرحد پر مقرر کیا۔ انہوں نے پہلی بار پیش قدمی کر کے۔ توران پر حملہ کیا۔ گو کہ اُسے وقتی طور پر کامیابی نہیں ہوئی اور اسی اثناء میں اُسے امیر المؤمنین حضرت علیؓ ابن ابی طالب کی شہادت کی اطلاع ملی۔ تو وہ توران کی لڑائی سے دست بردار ہو کر۔ واپس مکران پہنچا۔ اور خلافت کی مسند پر معاویہؓ بن ابو سفیان بیٹھا۔

اس طرح خلفائے راشدین کی حکمرانی کا اختتام ہوا۔ معاویہ بن ابوسفیان نے امیہ کے خاندان کی حکمرانی کی بنیاد ڈالی۔

## خاندان بنی اُمیہ

بنو ہاشم اور بنو اُمیہ قریش کے باقی سب قبائل میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ بنو ہاشم تولیت کعبہ کے باعث عزت و احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے۔ اور بنی اُمیہ دنیاوی جاہ و ثروت اور امارت کی بنا پر مشہور تھے قریش کی سپہ سالاری ابتداء میں بنی مخزوم کے پاس تھی۔ مگر بعد میں بنی اُمیہ کے خاندان میں آگئی۔ جس زمانہ میں مسلمانوں اور قریش کے مابین جنگوں کا سلسلہ جاری تھا اُس وقت ابوسفیان یعنی امیر معاویہ کا والد قریش کے سردار تھے۔ انہوں نے اسلام کی مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر فتح مکہ کے دوران میں حضرت عباسؓ کی وساطت سے ابوسفیان نے اسلام قبول کیا اور جان کی امان پائی۔

## بنی اُمیہ کا پہلا خلیفہ۔ معاویہ بن ابوسفیان ۶۶۱ء تا ۶۸۰ء

جب معاویہ بن ابوسفیان مسند خلافت پر بیٹھا۔ وہ بڑے تجربہ کار سپہ سالار تھے تو انہوں نے دوبارہ ملک گیری کا سلسلہ شروع کیا۔ اپنے عہد میں کئی نئے مقامات اور ممالک فتح کیے۔

**عبداللہ بن سوار العبدی کا والی مکران ہونا**

چنانچہ امیر معاویہ نے عبداللہ بن سوار العبدی کو مکران کا والی مقرر کیا۔ اور سخت تاکید کی، کہ توران کی ولایت فتح کرے۔ عبداللہ بن سوار مکران پہنچکر۔ جنگ کی تیاری کی۔ اور توران پر حملہ آور ہوا۔ وہ توران میں جنگ کرتے ہوئے کام آیا۔

**راشد بن عمرو کا والی مکران ہونا**

جب امیر معاویہ کو عبداللہ بن سوار العبدی کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے راشد بن عمرو کو مکران کا والی مقرر کیا۔ وہ بھی توران میں مخالفین کے ساتھ لڑتے ہوئے۔ میدان جنگ میں کام آیا۔

**سنان بن سلمہ کا والی مکران ہونا**

راشد کی شہادت کے بعد۔ سنان بن سلمہ خلافت کے طرف سے مکران کا والی مقرر ہوا اسنے توران فتح کیا۔ اور اس طرح امیر معاویہ کے دور خلافت میں سارا بلوچستان فتح ہوا مگر سنان بن سلمہ نے توران کی فتح پر اکتفا نہ کرتے ہوئے۔ بڑھا۔ توران کے ایک زیر انتظام علاقے پر حملہ کر دیا۔ وہاں کے لوگوں نے اُسے دھوکہ سے قتل کر دیا

## منذر بن جارود بن بشر کا والی توران و مکران ہونا

جب امیر معاویہ کو سنان بن سلمہ کی شہادت کی خبر ملی۔ تو اس نے منذر بن جارود بن بشر کو والی مکران بناکر۔ مکران بھیجا۔ منذر بن جارود مکران پہنچ کر۔ دونوں ولایتوں۔ مکران اور توران کا انتظام سنبھالا۔

## ایک عجیب واقعہ

منذر بن جارود۔ دشمنوں سے جنگ کی تیاری کر رہا تھا۔ اور جب وہ لشکر لے کر مکران کی طرف روانہ ہونے والا تھا۔ تو اس کا جامہ ایک ابھری ہوئی لکڑی سے الجھ کر پھٹ گیا۔ عبیداللہ بن زیاد جو ایک اعلیٰ عہدہ دار تھا۔ نے غمگین ہو کر کہا۔ کہ منذر کی فال اچھی نہیں ہوئی۔ منذر اس سفر سے واپس زندہ نہیں آئے گا۔ اور راستے ہی میں ہلاک ہو جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ منذر جب مکران سے روانہ ہو کر۔ جبذبی توران۔ پڑوالیں (پرالی) کے مقام پر پہنچا۔ بیمار ہوا اور جان خدا کے حوالے کر دی۔

## منذر بن جارود کا اپنے لڑکے کو خط بھیجا

منذر بن جارود جب مکران کا والی ہوا۔ تو اس کا بیٹا حکم بن منذر۔ کرمان کے

میں کسی بڑے عہدے پر فائز تھا اُس نے مقام پر دالین (پرال) سے اپنی بیماری کی اطلاع بیٹے کو بھیجی تھی۔ جب اُسکی موت کی اطلاع دمشق پہنچی۔ اُسکے بھائی نے مکران کی گورنری کو حاصل کرنے کے لئے عبدالعزیز (جو حجاج بن یوسف کا مصائب تھا) سے سفارش کرنے کو کہا عبدالعزیز نے اُسے تسلی دی۔

## عبدالعزیز کو حجاج بن یوسف کا جواب

عبدالعزیز جب حجاج بن یوسف کے دربار میں حاضر ہوا۔ تو اس نے منذر کے بھائی کی سفارش کی۔ اس وقت آذان کی کی آواز آئی۔ حجاج نے عبدالعزیز کی طرف منہ کر کے کہا کہ اگر آذان کی آواز میرے کانوں میں نہ پڑتی۔ تو تجھے منذر کے بھائی کی سفارش کرنے کی وجہ سے سزا دیتا۔ منذر بن جارود ہمارا ایک بزرگ امیر تھا۔ اس نے خدائے تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان فدا کی ہے۔ اُسکی جگہ اُسکا بیٹا موجود ہے۔ لیکن تو اُسکے بھائی کیلئے گورنری طلب کرتا ہے۔

## حکم بن منذر کا والی مکران و توران ہونا۔

حجاج نے حکم بن منذر کو ولایت مکران اور توران کا والی مقرر کیا۔ جب وہ مکران کی طرف روانگی کا قصد کر رہا تھا۔ اور یہ اطلاع عبیداللہ بن زیاد کو ملی۔ تو اس نے حکم بن منذر کو اپنے پاس بلایا۔ اور اُسکے والد کی وفات پر اظہار افسوس کرکے

تین سو ہزار درہم اُسے بطور بخشش دیئے۔ کیونکہ عبیداللہ بن زیاد۔ منذر یعنی حکم کے والد کا بڑا گہرا دوست تھا۔ چنانچہ حکم بن منذر نے مکران آکر۔ گورنری کے عہدے کو سنبھالا۔ اور اپنے فرائض منصبی انجام دینے لگا۔

**اکراد بلوچ توران و مکران**

اس دور میں اکراد بلوچ پنجگان کے اُمرا آمیر شیراک براخوئی۔ آمیر بکمہ زنگنہ آمیر بازوک اور گانی۔ آمیر جورکان مامِلی۔ آمیر جوسہ کرمانی جو بحیثیت سربراہ قبیلہ۔ اپنے قبیلوں کے ساتھ اپنے دیگر فرائض روزگار معاش کی بجا آوری کے علاوہ۔ اسلامی افواج میں بھی فوجی خدمات سرانجام دیتے تھے۔

**وفات آمیر معاویہ**

آمیر معاویہ مسند خلافت پر ۶۶۰ء میں بیٹھے اور ۶۸۰ء میں وفات پائی۔ گویا انہوں نے کوئی بیس سال حکمرانی کی۔ جب وہ بیمار رہوئے اُس وقت یزید کسی مہم پر گیا ہوا تھا۔ جب مرض بڑھا اور زیست کی کوئی اُمید نہ رہی۔ تو امیر نے اپنے معتمد خاص ضحاک کو بلاکر یزید کے نام وصیت لکھوائی۔ اُسکے بعد اپنے بارے میں کچھ وصیتیں کیں اور فوت ہوگئے۔

**یزید اوّل بن معاویہ کا خلیفہ ہونا ۶۸۰ء تا ۶۸۳ء**

آمیر معاویہ کے انتقال کے بعد اُسکا بیٹا یزید اوّل تخت نشین ہوا۔ اس کی پیدائش آمیر معاویہ کے دور امارات میں ہوئی تھی۔ اس لیۓ عیش

ونعم کے گہوارہ میں پرورش پائی۔ اسکی زندگی شاہزادوں اور امیر زادوں کی تھی۔ تعلیم و تربیت نہایت احسن طریقہ پر ہوئی تھی اس لئے علم وادب کا دلدادہ تھا۔ چند ایک معرکہ میں بھی شرکت کی تھی۔ اس لئے اُس میں سپاہگری کے جوہر بھی موجود تھے سیر و شکار کا بڑا دلدادہ تھا۔ امیر معاویہ اپنی زندگی میں اس کی ولی عہدی کی بیعت لے چکے تھے۔ چنانچہ ان کی وفات پر تخت نشین ہوا۔

**شہادت امام حسین رضؓ**

امیر معاویہ کے دور خلافت میں۔ امام حسین رضؓ عبداللہ بن زبیر۔ عبداللہ بن عباس۔ عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضؓ کے سوا تمام عالم اسلام نے یزید کی ولی عہدی کو قبول کر لیا تھا۔ چنانچہ خلیفہ ہوتے ہی۔ اُسکے سامنے سب سے پہلے اِن بزرگوں کی بیعت کا سوال پیدا ہوا۔ اور اُس نے اِن بزرگوں سے بیعت لینے کی جانب توجہ مبذول کی۔ یزید کو سب سے زیادہ خطرہ حضرت امام حسین اور عبداللہ بن زبیر سے تھا۔ بہر حال یزید کو اِن حضرات سے بیعت لینے میں ناکامی ہوئی۔ امام حسین اہل کوفہ کی دعوت پر۔ عراق روانہ ہوئے۔ اور انہوں نے کربلا میں قافلہ اتارا عمر بن سعد۔ چار ہزار فوج لیکر یزید کے حکم سے کربلا پہنچا۔ جو حضرت امام حسینؓ کا قریبی عزیز تھا۔ اس نے مفاہمت کی بہت کوشش کی۔ اور جنگ کے مسئلہ کو ٹالتا رہا۔ عبیداللہ بن زیاد جو بصرہ کا والی تھا۔ اُسکو اندازہ ہو گیا۔ کہ عمر بن سعد جنگ کو ٹال رہا ہے۔ چنانچہ اس نے

شمر ذی الجوشن کو بھیجا اس نے فوج کی کمان عمر بن سعد سے لے لی۔ بیعت کی آخری گفتگو بھی ناکام رہی۔ جنگ شروع ہوگئی۔ حضرت امام حسین اپنے بہتر ساتھیوں کے ساتھ یزیڈ کی چار ہزار فوج کے ساتھ آخر دم تک مقابلہ کرتے ہوئے مورخہ ۱۰ ستمبر ۶۸۱ء میں شہید ہوئے۔ واقعہ کربلا نے عالم اسلام اور خاص کر ایران میں رنج والم کی لہر دوڑا دی اور بنو اُمیہ کے خلاف لوگوں میں نفرت کا جذبہ پیدا ہوگیا شہادت کے دوسرے دن بنو اسد، غاضریہ سے آئے اور انہوں نے امام حسین اور اُن کے ہمرائیوں کو دفن کیا حضرت امام حسین کا جسم مبارک بغیر سر کے دفن کیا گیا۔ سر عبید اللہ ابن زیاد کے ملاحظہ کے لئے کوفہ بھیج دیا گیا۔

## حضرت امام حسین کے شہادت کی اکراد بلوچ پر اثرات

اس دور میں اکراد بلوچ کے قبائل۔ سیستان توران مکران اور کرمان کے کوہستانی علاقوں اور صحراؤں میں خانہ بدوشانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ جیسا کہ اہل فارس کے دوسرے لوگوں پر واقعہ کربلا کا مجملاً اثر ہوا۔ اسی طرح اکراد بلوچ نے بھی یزید کے اس عمل کو بُرا کہا۔ اور اُسکے مخالف ہو گئے اس واقعہ سے پہلے اکراد بلوچ عرب مسلمانوں سے مل کر غیر مسلموں کے ساتھ لڑتے رہے تھے اب اس دوسرے محاذ پر انہوں نے ہر اُس مسلمان گروہ کا ساتھ دیا جو خاندان علی رضہ اور امام حسین کے طرفدار تھا۔

## وفات یزید

افریقہ کے بغاوت کا کوئی تدارک نہیں ہوا تھا کہ ۶۸۵ء میں یزید بہ مقام حوران فوت ہوا۔ گویا اُس نے تین سال ۹۔ ماہ حکمرانی کی۔ وفات کے وقت اُسکا عمر تراسی سال تھا۔

## معاویہ ثانی بن یزید کا خلیفہ ہونا ۶۸۵ء

یزید کی موت کے بعد ۶۸۵ء میں اُسکا بیٹا معاویہ تخت نشین ہوا۔ اس کی عمر اکیس سال تھی۔ بڑا دین دار تھا۔ یزید کے زمانہ میں میں جو حوادث و واقعات پیش آئے۔ اُنہیں دیکھکر۔ معاویہ کا دل حکومت وسلطنت سے پھر گیا۔ اس لئے تین مہینے کے بعد وہ خلافت سے دست بردار ہوگیا۔

## مروان بن حکم کا خلیفہ ہونا ۶۸۵ء تا ۶۸۶ء

مروان بنی امیہ کی دوسری شاخ بنی العاص سے تھا۔ مروان کا باپ۔ حضرت عثمان کا حقیقی چچا تھا۔ چنانچہ معاویہ ثانی کے دست برداری کے بعد مروان بن حکم خلافت کی مسند پر بیٹھا۔ اس نے ۶۸۵ء سے لیکر ۶۸۶ء تک حکمرانی کی۔ یزید اول کے دور سے مسند خلافت پر مسلمانوں کا جھگڑا اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ چنانچہ مروان بن حکم خلافت کی مسند پر بیٹھا۔ تو عبداللہ بن زبیر دوبارہ اپنا حق جتلانے کے لئے۔ خلافت کا دعویٰ کیا۔ یزید اول کی زندگی میں اہل حجاز نے عبداللہ ابن زبیر کے ہاتھوں پر بیعت کرلی تھی۔ مگر مسلم بن عقبہ نے بزور شمشیر دوبارہ اہل مدینہ سے یزید

کی بیعت لے لی تھی۔ یزید کی موت کے بعد اہل حجاز۔ پھر عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ہو گئے۔

**عبداللہ بن زبیر کا حجاز میں خلیفہ ۶۸۵ء تا ۶۹۵ء**

عبداللہ بن زبیر۔ حضرت محمدؐ کے مشہور صحابی اور پھوپھیرے بھائی تھے۔ ان کی ماں۔ آسما حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی بڑی صاحب زادی اور حضرت عائشہ کی حقیقی بہن تھیں۔ عبداللہ بن زبیر نے ایک سیاسی غلطی یہ کی۔ کہ یزید اوّل کے دور میں انہوں نے مکہ اور مدینہ سے بنی امیہ کو نکلوا دیا تھا۔ لیکن واقعہ حرّہ کے بعد جب بنی امیہ کو جنگ میں کامیابی ہوئی تو وہ لوگ پھر لوٹ کر آ گئے تھے یزید کی موت کے بعد اُنکی ہمت اتنی پست ہو چکی تھی۔ کہ مروان ابن حکم اموی تک جو مدینہ کا حاکم تھا۔ بنی اُمیہ۔ ابن زبیر کے ہاتھوں بیعت کرنے کے لئے آمادہ ہوئے تھے۔ لیکن عبداللہ ابن زبیر کو بنی امیہ سے اتنی نفرت تھی۔ کہ انہوں نے انجام کو سوچے بغیر۔ کل بنی امیہ کو جن میں مروان اور اُس کا لڑکا عبدالملک بھی تھا۔ مدینہ سے نکلوا دیا۔ اس وقت عبدالملک چیچک میں مبتلا تھا۔ اس لئے مروان کے لئے مدینہ چھوڑنا بھی مشکل تھا لیکن ابن زبیر نے اُسے ایک لمحہ کے لئے بھی ٹھکنے نہ دیا۔ اور مروان کو اسی حالت میں عبدالملک کو لے کر نکل جانا پڑا

## شام میں مروان کی بیعت

مروان مدینہ سے نکل کر شام پہنچا اس کی حالت اس وقت نہایت ابتر تھی۔ شام کے اضلاع میں ابن زبیر کا اثر تھا۔ یہاں اسی کے حکام اور داعی موجود تھے۔ یہ حالت دیکھکر مروان نے ابن زبیر کے ہاتھوں پر بیعت کر لینے کا ارادہ کیا۔ لیکن اسی دوران عبیداللہ بن زیاد پہنچ گیا اس نے مروان کو روکا۔ کہ آپ قریش کے سردار ابن زبیر کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی وقت نہیں گیا ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے اس نے بنی امیہ کے موالی اور حامیوں کو جمع کرایا۔ انکی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور یہ فیصلہ ہوا خاندان بنی اُمیہ میں مروان سے زیادہ تجربہ کار اور سن رسیدہ کوئی نہیں ہے۔ اسلئے اسے خلیفہ بنانا چاہیئے۔ بلا اختلاف سب نے مروان کے ہاتھوں پر بیعت کر لی اور وہ خلیفہ منتخب ہوا۔ مروان کی بیعت سے بنی اُمیہ کی گرتی ہوئی عمارت سنبھل گئی۔ اور معاویہ بن یزید کی موت کے بعد جو انتشار پیدا ہو گیا تھا۔ وہ جاتا رہا۔ اور بنی اُمیہ کے کل حامی ایک مرکز پر جمع ہو گئے مروان۔ نو مہینے حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہوا۔ کہتے ہیں کہ مروان نے خالد بن یزید اور عمرو بن سعید کو ولی عہد نامزد کیا تھا۔ لیکن بعد میں مروان نے ان دونوں کو ولی عہدی سے خارج کر کے اپنے لڑکے عبدالملک اور اسکے بعد عبدالعزیز کو ولی عہد بنا دیا چنانچہ خالد کی ماں نے اسے زہر دے کر ہلاک کر دیا۔ اور اسی طرح اس سے بدلہ لے لیا۔

# عبدالملک بن مروان کا خلیفہ ہونا

## ۶۵ھ تا ۸۶ھ

مروان کی اچانک موت پر اس کا بیٹا عبدالملک تخت و تاج کا وارث بنا۔ اس کا بچپن اور شباب مدینہ کے اہل کمال کی صحبتوں میں گزرا تھا۔ اسی لئے علم و کمال میں وہ نام پیدا کیا۔ کہ اپنے زمانہ کے ممتاز ترین علما وفضلا میں شمار ہونے لگا۔ کمال علم کے علاوہ وہ ایک بلند پایہ مدبر حوصلہ مند اور مستقل مزاج سیاستدان بھی تھا جس وقت اس نے تخت حکومت پر قدم رکھا۔ ملک کے تمام اہم حصوں میں انقلاب بپا تھا۔ اور بیک وقت مختلف طاقیں عبداللہ بن زبیر۔ شیعان علی۔ خوارج ۔مختار ثقفی۔ بنی آمیہ کے خلاف اور ان سے برسرپیکار تھیں۔ عبدالملک کے پاس صرف مصر و شام تھے۔ دنیائے اسلام کے کل حصے یا ابن زبیر کے ساتھ تھے یا ان میں طوایف الملوکی تھی۔ عبدالملک نے ان تمام مخالف حالات کا مقابلہ کر کے ان پر قابو حاصل کیا۔ وہ مشکل سے مشکل اور نازک سے نازک موقع پر گھبراتا نہ تھا۔ چنانچہ اس نے عراق۔ فارس سرحد ہند کے تمام مقبوضات کے انتظام کو حجاج بن یوسف کے سپرد کر دیا

## سعید بن اسلم کلابی کا والی مکران وتوران ہونا

حجاج بن یوسف نے سعید بن اسلم کلاّبی کو مکران کا والی مقرر کر کے مکران بھیجا۔ سعید بن اسلم کلابی مکران پہنچکر۔ اپنے منصب پر فائیز ہو گیا۔ مالیّہ وصول کرنے کے لئے قابل اعتماد آدمی مقرر کر کے۔ لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے لگا۔

## سفہوی بن للام الحمامی کے قتل کا واقعہ

جب سعید بن اسلم نے مکران و توران کی ولایتوں کا چارج سنبھال لیا۔ تو ایک دن (آزدر) قبیلے کا ایک فرد سفہوی بن لام الحمامی اس سے ملنے آیا۔ سعید نے اس سے تقاضا کیا۔ کہ جہاں بھی رہیے۔ سفہوی اسکے ساتھ رہیے۔ اور اسکی مدد کرے سفہوی بن لام الحمامی نے جواب دیا کہ اسکے۔ پاس فوج نہیں ہے تاکہ وہ اس کی مدد کر سکے اس پر سعید بن اسلم کلاّبی نے کہا۔ میں دفتر خلافت کی طرف سے حکم دیتا ہوں۔ سفہوی نے کہا کہ خدا کی قسم میں تیری ماتحتی اختیار نہیں کروں گا۔ مجھے شرم آتی ہے اس جملے پر سعید بن اسلم کلاّبی غضبناک ہو گیا اور اسے قتل کر ڈالا اُسکی کھال کھچوا کر۔ اس کا سر حجاج کے پاس بھیج دیا۔ اس واقع کے علاوہ۔ سعید ویسے بہت نرم مزاج اور مہربان حاکم تھا اُس نے لوگوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔

## سعید والی مکران کا قتل

سعید نے جب سفہوی بن لام الحمامی کو قتل کیا۔ تو اس قتل کی اطلاع جب اسکے رشتہ داروں کلیب بن خلف المغنی۔ عبداللہ بن عبدالرحیم العلافی۔ اور محمد بن معاویہ العلافی کو ہوئی۔ تو انہوں نے آپسمیں بیٹھ کر مشورہ کیا۔ کہ سفہوی بن لام ہمارے ملک عمان کا باشندہ تھا۔ اور اسکا ہم سے رشتہ بھی تھا آخر سعید کو ہمارے قرابت داروں کے قتل کرنے کا کیا حق تھا۔ وہ اسی تاک میں رہے کہ اُن کو موقع ملے تو وہ سعید بن اسلم کلابی کو جان سے مار دیں اور اپنے عزیز سفہوی کے خون کا بدلہ اس سے لیں چنانچہ جب سعید خراج لئے ہوئے بجرج سے گزر رہا تھا یہ علافی اسکے پاس آئے پہلے تو اس سے گلہ شکوہ کرتے رہے آخر کار نوبت جنگ تک پہنچی۔ علافیوں نے غلبہ کرکے سعید کو قتل کر ڈالا اور خود مکران و توران کے حاکم بن بیٹھے۔ سعید کے ساتھیوں کو مکران سے نکالا۔

## مکران اور توران کی ولایت پر علافیوں کا قبضہ

جب کلیب بن خلف المغنی۔ عبداللہ بن عبدالرحیم العلافی اور محمد بن معاویہ العلافی کا مکران پر قبضہ ہو گیا تو سعید کے ... ہی اور ساتھی کوفہ حجاج کے پاس پہنچے

اس نے سعید کے ساتھیوں سے اسکے بارے میں پوچھا۔ سب خاموش رہے جب چند ایک کو سزا دیا۔ تب انہوں نے یہ راز فاش کر دیا انہوں نے اقرار کیا۔ کہ علافیوں نے بے وفائی کر کے اسے قتل کر ڈالا ہے۔ حجاج نے مشتعل ہوکر۔ بنی کلاب کے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ علافیوں سے بدلہ لے چنانچہ اس نے سلیمان علافی کو قتل کیا۔ اور اسکا سر سعید کے پس ماندوں کے گھر بھیج کر انہیں تشفی دی اور اسکے عزیزوں کو نوازا۔

## مجاعہ بن سعر بن یزید بن حذیفہ التیمی کا والی مکران ہونا

حجاج نے مجاعہ بن سعر کو۔ مکران کا والی مقرر کر کے۔ مکران بھیجا۔ اسکے پہنچنے سے پہلے علافی بھاگ گئے مجاعہ نے انہیں بہت تلاش کیا مگر اسے پتہ چلا۔ کہ وہ سندھ کے راجا داھر بن چچ کے پناہ میں چلے گئے ہیں۔ مجاعہ ایک سال مکران میں اقامت پذیر رہا۔ اور وہیں انتقال کر گیا۔

## مکہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر کی حکومت کا خاتمہ

عراق کے ہاتھ سے نکل جانے پر عبداللہ بن زبیر کی طاقت بالکل کمزور ہو گئی عبدالملک نے اپنے معتمد خاص حجاج بن یوسف کو مکہ فتح کرنے پر مامور کیا۔ حجاج اپنے ٹڈی دل لشکر کے

ساتھ چڑھ آیا۔ ابن زبیر میں تاب مقاومت نہ تھی اس لئے حرم میں پناہ گزین ہوا۔ حجاج نے مکہ کا محاصرہ کیا اور مسلسل کئی ماہ تک سنگ باری جاری رکھی۔ عبد اللہ بن زبیر بالاخر اپنے مٹھی بھر جان نثاروں کے ساتھ مقابلہ کو نکلے۔ بڑی شجاعت اور استقلال کے ساتھ مدافعت کرتے ہوئے شہید ہوا اور اس طرح عبد اللہ ابن زبیر کی متوازی خلافت کا خاتمہ ہوا اور عبدالملک سارے عالم اسلامی کے واحد خلیفہ بن گئے۔

## خلیفہ عبدالملک بن مروان کا انتقال

۸۶ھ میں عبدالملک ایک مختصر سی علالت کے بعد وفات پائی۔ اس نے اکیس سال حکومت کی اس نے اپنی لگاتار کوششوں سے شورش پسند عناصر کا استیصال کر کے ایک مضبوط اور مستحکم حکومت کی بنیاد رکھی اس کی تدبیر اور فراست کی وجہ سے اموی سلطنت کی گرتی ہوئی عمارت سنبھل گئی۔

## ولید بن عبدالملک کا خلیفہ ہونا۔ ۸۶ھ تا ۹۶ھ

عبدالملک کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ولید مسند خلافت پر بیٹھا عبدالملک نے اپنی زندگی میں اس کی بیعت لے لی تھی۔ چنانچہ اس کی وفات کے بعد ولید بغیر کسی دشواری

کے تخت نشین ہوا وہ اپنے باپ کے برعکس۔ علم وفضل سے بالکل بے بہرہ تھا مگر اسکے باوجود وہ ایک اعلیٰ پایہ کا حکمران ثابت ہوا اور بنی امیہ کا کامیاب ترین خلیفہ شمار کیا جاتا ہے

## محمد بن ہارون بن ذراع النمری کا مکران وتوان کا والی ہونا

جب ولید اول مسند خلافت پر بیٹھا تو اس نے محمد بن ہارون بن ذراع النمری کو مکران و توران کا والی مقرر کیا حجاج نے محمد بن ہارون کو اپنی مرضی کے مطابق حکومت چلانے کی پوری آزادی دے کر۔ دیوانی مال وصول کرنے کی۔ تاکید کی اور اسے علافیوں سے سعید کے قتل کا بدلہ لینے کی سخت تاکید کی۔ محمد بن ہارون جب مکران پہنچا تو اس نے سب سے پہلے علافیوں کی تلاش شروع کر دی۔

## ایک علافی کا گرفتار ہونا

مکران میں ایک علافی اتفاقی طور پر پکڑا گیا۔ محمد بن ہارون نے اسے پکڑ کر سعید بن اسلم کلابی والی مکران کے قتل کے انتقام میں سزائے موت دے دی اور اسکے سر کو حجاج بن یوسف کے پاس بھیج کر خط لکھا کہ ایک علافی کو تلوار کا لقمہ بنا دیا گیا ہے اگر عمر نے وفا کی اور بخت نے

یا وری کی تو دوسروں کو بھی گرفتار کیا جائے گا۔

## راجہ داھر بن چچ کا حکمران سندھ ہونا

راجہ چندر نے آٹھ سال حکمرانی کی اور فوت ہوا۔ اسکے بعد راجہ داھر بن چچ سندھ کے تخت پر بیٹھا راجہ داہر کے دور میں اسلامی سلطنت کی خلافت کے مسند پر ولید بن عبدالملک متمکن تھا۔ راجہ داہر نے مکران کے گورنر سعید بن اسلم کے قاتل قبیلہ علافی کے سرداروں کو پناہ دے کر اسلامی حکومت سے رنجش پیدا کر رکھی تھی۔ کہ اسکے فوراً بعد سندھ کے بحری بیڑوں نے دیبل کے بندرگاہ کے قریب ان جہازوں کو لوٹا جسمیں مسلمان سوار تھے۔

## خلیفہ اسلام کو سراندیب کے راجہ کا تحفہ بھیجنا

سراندیب کے راجہ نے کشتیوں کے ذریعے تحفے و تحایف جن میں انواع و اقسام کے موتی و جواہر تھے۔ خلیفہ اسلام ولید بن عبد الملک کے لئے والی بصرہ حجاج بن یوسف کو روانہ کئے تاکہ یہ تحایف وہ اسلامی دارالخلافہ میں خلیفہ ولید کی خدمت میں پیش کرے۔ کچھ مسلمان مرد اور عورتیں بھی کعبہ کی زیارت کی غرض سے ان کے ساتھ ہولیں جب یہ بحری بیڑا قازروں کے قریب پہنچا۔ تو ہوا سخت مخالف ہوگئی جسکی وجہ سے جہازوں

کا رخ پھیر گیا اور وہ دیبل کے کنارے جا لگے یہاں قزاقوں کے ایک گروہ نے جو دیبل کے باشندے تھے ان آٹھوں جہازوں کے بیڑے کو گرفتار کر کے سامان پر قبضہ کر لیا مردوں اور عورتوں کو بھی گرفتار کر لیا۔

## حجاج کا داھر کو قاصد بھیجنا

حجاج کو جب اس واقع کی خبر ہوئی تو وہ بہت برافروختہ ہوا سندھ کے راجہ داہر کو لکھا کہ ڈاکوؤں کو گرفتار کر کر قرار واقعی سزا دو اور نقصان کی تلافی کر کے مسلمان عورتوں اور بچوں کو واپس کر دو اور والی مکران محمد بن ہارون کو بھی خط لکھا کہ کوئی قابل اعتماد آدمی اس کے قاصد کے ساتھ داہر بن چچ کے پاس بھیج دے تاکہ وہ جا کر اس سے کہیں کہ وہ دارالخلافہ کے تحایف واپس کر دے گرفتار شدہ مسلمان عورت اور بچوں کو رہا کر دے جب یہ خط راجہ داھر کو ملا تو خط پڑھ کر پیغامات۔ سن کر اس نے جواب دیا کہ وہ یہ لوگ قزاق میں ہیں ان سے زیادہ طاقتور نہیں وہ میری اطاعت بھی نہیں کرتے حالانکہ قزاق دیبل کے باشندے تھے اور راجہ داھر کی رعایا تھے۔

## پہلا مہم

اس جواب کے سننے کے بعد حجاج نے خلیفہ ولیدؒ اجازت لے کر۔ عبداللہ اسلمی کو چھ ہزار سپاہ

کے ساتھ دیبل روانہ کیا مگر راجہ داہر کی فوجوں نے اسے شکست دی اور قتل کر دیا۔ اسکے بعد ایک دوسری مہم سندھ روانہ کی گئی لیکن وہ بھی ناکام رہی۔

## محمد بن قاسم کو سندھ کے مہم پر روانہ کرنا

ان حملوں کی ناکامی سے حجاج کو اندازہ ہو گیا کہ راجہ داہر کو شکست دینا آسان کام نہیں چنانچہ اس نے محمد بن قاسم کو جو اسکے چچا کا نواسہ تھا اور اس کا داماد تھا کو سندھ کی مہم پر روانہ کر دیا۔ تاکہ وہ راجہ داہر کو سزا دے اور مسلمان قیدیوں کو رہائی دلائے۔

## محمد بن قاسم کا مکران پہنچنا

محمد بن قاسم نے اپنی فوج کے دو حصے کئے ایک حصہ جسمیں تو پخانہ اور پیدل فوج تھی سمندر کی راہ روانہ کیا اور دوسرا حصہ جو سوار دستوں پر مشتمل تھا خود ساتھ لے کر بصرہ سے شیراز پہنچکر ڈیرہ ڈال دیا یہاں عراقی اور شامی افواج کیل کانٹے سے لیس۔ پہنچ گئیں اور یہاں سے محمد بن قاسم مکران کی طرف روانہ ہوا۔ جب مکران پہنچا تو محمد بن ہارون ایک منزل آگے ان کی پیشوائی کے لئے آیا اسکے حکم کا ب پیدل چلنے لگا تو محمد بن

قاسم نے محمد بن ہارون کو سوار کر دیا اور پھر دونوں دالی کی منزل گاہ تک آئے چند دن قیام کرنے کے بعد سندھ کی طرف روانہ ہوئے

## محمد بن ہارون کا محمد بن قاسم کے ساتھ روانہ ہونا

محمد بن قاسم جب مکران سے بطرف ارمابیل روانہ ہوا تو محمد بن ہارون بھی اسکے ساتھ اس مہم کو سر کرنے کے لئے روانہ ہوا حالانکہ محمد بن ہارون بیمار تھا مگر پھر بھی اس نے محمد بن قاسم کے ساتھ سفر میں رفاقت کی راستے میں سفر کی سختی کی وجہ سے اسکی بیماری میں اضافہ ہو گیا اور اسے متواتر دورے پڑنے لگے آخر کار جب ارمابیل کی منزل پر پہنچا تو اس نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی اور اسکے جسد خاکی کو وھیں دفن کر دیا گیا۔

## دیبل کا فتح

محمد بن قاسم نے جب دیبل کے نواح میں آکر پڑاؤ ڈالا تو جب اہل قلعہ نے اسلامی لشکر کو دیکھا تو بت خانہ پر والے رحیم کھول کر وہ بھی جنگ کے لئے مستعد ہو گئے لڑائی شروع ہو گئی اہل شہر بڑی دلیری سے مدافعت کرتے رہے جب بت خانے کی جھنڈی اُڑا دی گئی۔ تو قلعہ فتح ہوا۔

## نیرون کوٹ کی فتح

دیبل کی فتح کے بعد محمد بن قاسم نیرون کوٹ کے قلعہ کی جانب سے روانہ ہوا نیرون کوٹ کے فتح ہو جانے کے بعد محمد بن قاسم نے نیرون کوٹ کے کار وبار کو درست کر کے سیوستان کا رخ کیا۔

## سیوستان کی فتح

محمد بن قاسم نے سیوستان پہنچ کر۔ جنگ شروع کی ایک ہفتہ تک جنگ ہوتی رہی آخر کار اہل قلعہ نے ہتھیار ڈال دیئے۔

## راجہ داہر کا خاتمہ

اسی اثنا میں خبر ملی کہ راجہ داہر پچاس ہزار کا لشکر لے کر دریائے سندھ کے کنارے پہنچ گیا ہے محمد بن قاسم نے بھی ادھر کا رخ کیا اور دریا کے دوسرے کنارے پہنچ کر ڈیرے ڈال دیئے۔ مسلمانوں نے بڑی کوشش کی کہ کشتیوں کا پل بنا کر دریا کو پار کر جائیں۔ مگر راجہ کے تیر انداز مزاحم ہوئے بالآخر رات کی تاریکی میں اسلامی فوج نے دریا عبور کر لیا۔ اور صبح ہوتے ہی راجہ داہر کے کیمپ پر حملہ کیا بڑے گھمسان کا رن پڑا دونوں طرف کے بہادروں نے خوب دادِ شجاعت دی راجہ داہر بھی بڑی بہادری سے لڑا۔ مگر ایک مسلمان نے بڑھ کر اسکے گردن پر تیر مارا وہ ہاتھی سے گرا اور جان بحق ہو گیا اسطرح راجہ داہر کا کام تمام ہوا اور سندھ اسلامی سلطنت میں شامل کر دیا گیا۔

# اکراد بلوچ توران و مکران

یہ امرائے اکراد بلوچ پنجگانہ امیر اسد براخوئی امیر بکرز نگفہ امیر بشر ادرگانی آمیر خنیزان مالی امیر مودان کرمانی۔ خلیفہ عبدالملک بن مروان اور اسکے بیٹے خلیفہ ولید بن عبدالملک کے ہم عصر تھے بہ مطابق کوردگال نامک خلیفہ عبدالملک کمال علم کے علاوہ وہ ایک بلند پایہ مدبر حوصلہ مند اور مستقل مزاج سیاستدان بھی تھا اکراد بلوچ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے توران۔ مکران اور زابلستان کے تمام تجارتی راستوں کی حفاظت پر اپنی اکراد بلوچ کے امرا کو مامور کیا اور انکے لئے باقاعدہ الاونس مقرر کیئے تاکہ شر پسند عناصر امن میں خلل ڈال نہ سکیں اور تجارتی قافلے بہ حفاظت ان راستوں سے آمد و رفت کر سکیں جب محمد بن ہارون مکران اور توران کا والی مقرر ہوا تو مطابق توردگال نامک انہوں نے اکراد بلوچ کے بہت سے طائفوں کو اپنے لشکر میں ملازم رکھا اور انہوں نے محمد بن ہارون کے ساتھ سندھ کو فتح کرنے میں رفاقت کی۔ وہ تمام اکراد بلوچ جو اسکے لشکر میں شامل تھے محمد بن قاسم کے افواج کے ساتھ دوش بدوش دشمن سے لڑتے رہے۔

# چارٹ حکمرانان سندھ۔ وہم عصر خلفائے بنی امیہ۔ اسلامی سلطنت و اُمرائے اکراد بلوچ پنجگانہ

| شمار نمبر | نام حکمران سندھ | نام خلیفہ اسلامی سلطنت | نام اُمرائے اکراد بلوچ ہے۔ |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱ | چندر برادر چچ سنہ ۶۸۰ء تا سنہ ۶۸۸ء | امیر معاویہؓ سنہ ۶۶۰ء تا سنہ ۶۸۰ء | (۱) امیر مردان براخوئی (۲) امیر خلف زنگنہ (۳) امیر آلاک ادرگانی (۴) امیر تاکول مالی (۵) امیر آکول کرمانی۔ |
| ۲ | " " | یزید اول بن معاویہؓ سنہ ۶۸۰ء تا سنہ ۶۸۲ء<br>معاویہؓ بن یزید سنہ ۶۸۲ء<br>مروان بن حکم سنہ ۶۸۲ء تا سنہ ۶۸۵ء | (۱) امیر شیراک براخوئی<br>(۲) امیر بجر زنگنہ۔<br>(۳) امیر بانوک ادرگانی<br>(۴) امیر جدکان مالی۔<br>(۵) امیر جوسہ کرمانی۔ |
| ۳ | داہر بن چچ سنہ ۶۷۹ء تا سنہ ۷۱۲ء<br>" " | عبدالملک بن مروان سنہ ۶۸۵ء تا سنہ ۷۰۵ء<br>ولید بن عبدالملک سنہ ۷۰۵ء تا سنہ ۷۱۵ء | (۱) امیر آسد براخوئی (۲) امیر بجر زنگنہ (۳) امیر بشر ادرگانی (۴) امیر خیزان مالی (۵) امیر مودان کرمانی |

چارٹ خلفائے راشدین وخلفائے بنی امیہ سلطنت اسلامی۔ وہم عصر والیاں مکران وامرائے اکراد بلوچ

| شمار نمبر | نام خلیفہ سلطنت اسلامی | نام والی مکران | نام امرائے اکراد بلوچ |
|---|---|---|---|
| ۱ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سنہ ۶۳۲ء تا سنہ ۶۳۴ء | | (۱) آمیر جان بیگ براخوئی (۲) آمیر لادین ادرگانی (۳) آمیر اودرام زنگنہ (۴) آمیر کویان مالی (۵) آمیر وال کربانی |
| ۲ | حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سنہ ۶۳۴ء تا سنہ ۶۴۴ء | حکم بن عمرو تغلبی | (۱) آمیر مہرداد براخوئی (۲) آمیر پاتاک ادرگانی (۳) آمیر سوید زنگنہ (۴) آمیر برزنج مالی (۵) آمیر جودک کربانی |
| ۳ | حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سنہ ۶۴۴ء تا سنہ ۶۵۶ء | ربیع بن زیاد حارثی | (۱) آمیر مردان براخوئی (۲) آمیر آلاک ادرگانی (۳) آمیر خلف زنگنہ (۴) آمیر تاکول مالی (۵) آمیر آکول کربانی۔ |
| ۴ | حضرت علی رضی اللہ عنہ سنہ ۶۵۶ء تا سنہ ۶۶۱ء | زغر بن ذعر | ″ ″ |

| | نام خلیفہ بنی امیہ | نام والی حکمران و توران | نام امرائے اکراد بلوچ |
|---|---|---|---|
| ۱ (۵) | آمیر معاویہ رضؓ بن ابوسفیان سنہ ۶۶۰ء تا سنہ ۶۸۰ء | (۱) عبداللہ بن سوار العبدی۔ (۲) راشد بن عمرو (۳) سنان بن سلمی (۴) منذر بن جارود بن بشر (۵) حکم بن منذر | (۱) آمیر شیراک براخوئی (۲) آمیر بازوک اڈگانی (۳) آمیر بجر زنگنہ (۴) آمیر جوڈکان مالمی (۵) آمیر حوسہ کرمانی۔ نوٹ: سنان بن سلمہ نے توران فتح کیا۔ |
| ۲ (۶) | یزید اول بن معاویہ رضؓ سنہ ۶۸۰ء تا سنہ ۶۸۲ء | حکم بن منذر | ″ |
| ۳ | معاویہ ثانی بن یزید اول سنہ ۶۸۲ء | حکم بن منذر | (۱) آمیر شیراک براخوئی (۲) آمیر بازوک اودگانی (۳) آمیر بجر زنگنہ (۴) آمیر جوڈکان مالمی (۵) آمیر حوسہ کرمانی |
| ۴ | مروان بن حکم سنہ ۶۸۲ء تا سنہ ۶۸۵ء | حکم بن منذر | (۱) آمیر اسد براخوئی (۲) آمیر بشیر اودگانی (۳) آمیر بجر زنگنہ (۴) آمیر خیزان مالمی (۵) آمیر معدان کرمانی |

# باب یازدهم

# اکراد بلوچ قوم پر
# ایک اجمالی نظر

اس باب میں۔ اکراد بلوچ کی قدیم تاریخ جو پندرہ صدیوں پر محیط ہے۔ یعنی مادستان و فارس میں مادکردوں کی ۸۵۳ ق م میں قیام سلطنت سے لیکر ۶۳۳ء طلوع اسلام تک۔ کے تاریخی مواد اور دستاویزات سے پتہ چلتاہے۔ کہ بلوچ ایک سخت جان۔ نڈر۔ بہادر راست باز۔ معاملہ سبخ۔ اور باہمت قوم ہے۔ اس طویل مدت میں ہر قسم کے انقلابات کے نشیب و فراز کا مقابلہ کرتا ہوا۔ طلوع اسلام تک اپنی قومی وجود کو برقرار رکھتا ہوا۔ آئندہ اسلامی برادری میں۔ بحثیت ایک طاقتور رکن کے شامل ہوا۔

اگرچہ جس خطہ میں اکراد بلوچ رہتے ہیں۔ اس کا تعلق اکثرو بیشتر سلطنت مادستان و فارس سے رہا ہے۔ فن تاریخ انسانیت کے ارتقا کا ریکارڈ اور اس کی تفسیر ہے۔ ایک اور باقاعدہ اور سائنٹیفک مطالعہ کی حیثیت سے انسان کے ماضی کا تعلق محض حقائق سے ہے۔ حقائق جو تاریخ کے خشک ڈھانچے کی ہڈیاں ہیں۔ اُن کو جمع کرنے اور محفوظ کرنے کا کام بہت دیر سے شروع ہوا۔ زمانہ ماقبل تاریخ کے تمدن اور لوگوں کے متعلق چونکہ کوئی مستند اور معتبر تفصیلات نہیں ملتیں لہذا ہمیں قیاس اور مفروضات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ بہرحال۔ علم الانساب

کے ماہرین نے انسان کو چار نسلوں میں تقسیم کیا ہے۔(۱) سفید نسل (۲) سیاہ نسل (۳) سُرخ نسل (۴) زرد نسل۔ بعض ماہرین کا یہ نظریہ ہے۔کہ درحقیقت انسان کی اصل نسلیں دو ہی۔ ہیں۔ یعنی سفید اور سیاہ مؤخرالذکر دو نسلیں یعنی سرخ اور زرد فروعی ہونگی۔ جو سیاہ و سفید نسلوں کے ملاپ سے وجود میں آئی ہونگی۔ بعض ماہرین انساب کا خیال ہے۔کہ ابتدامیں سب انسان سفید رنگ کے ہوں گے جو بعد میں افزائش نسل کی وجہ سے دنیا کے مختلف علاقوں میں معاش کی تلاش میں پھیل گئے۔

چونکہ ہماری اس سرزمین کی آب و ہوا اور موسم مختلف ہیں لہذا ان جغرافیائی اور موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے انسان کے رنگوں میں فرق پیدا ہوا۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اکراد بلوچ کس نسل سے تعلق رکھتا ہے، تاریخ مؤرخ اکراد کو سفید پوست نسل قرار دیتا ہے۔ جو تین ہزار چھ سو سال قبل از مسیح۔ مرکزی ایشیا سے نقل مکانی کر کے موجودہ ایران کے شمال مغربی علاقہ میں سکونت پذیر ہوا یہ سرزمین اکراد کے اہم قبیلہ۔ ماد۔ کی وجہ سے مادستان کے نام سے موسوم ہوئی۔ بعد میں اکراد کے قبائل یہاں سے جنوب کی طرف منتقل ہوئے اور یہ علاقہ ان کے نام سے کردستان موصوم ہوا۔ جو آج تک اسی نام سے موسوم چلا آرہا ہے۔ اکراد ۳۰۰۰ سال قبل از مسیح سے لیکر ۸۵۳ سال قبل از مسیح تک اپنے اصلی مساکن میں۔ کلدانی۔ آشوری۔ بابلی۔ اور عیلامی حکومتوں

کی ماتحتی میں زندگی گزارتے رہے، جو یکے بعد دیگرے ۔ مادستان و فارس اور اس کے نواحی علاقوں پر حکومت کرتے رہے ہیں، چنانچہ اس طویل عرصہ کی ماتحتی کے دور میں ۔ کرد نسل نے کافی تجربے حاصل کئے ۔ اور اپنے قبائل کو ایک لڑی میں پرو دیا ۔ سرزمین مادستان میں ایک بڑے طاقتور گروہ کی حیثیت سے ابھرا ۔ جب گرشاسب ۔ خاندان پیش دادیاں کے آخری فرمان روا کا انتقال ہوا تو سلطنت مادستان اور فارس میں طوائف الملوک کی کا خطرہ پیدا ہو گیا ۔ اس سیاسی خلا کو پُر کرنے کے لئے ۔ اور ملک کو آشورلین کی دوبارہ غلامی سے نجات دلانے کے لئے، اس خطہ میں کردوں کا طاقتور گروہ موجود تھا چنانچہ اُنکے سردار ۔ کیقباد ماد کرد نے ۸۵۳ سال قبل از مسیح ۔ ماد و فارس کی زمام حکومت کو سنبھال کر ۔ اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا ۔ اور اس طرح علاقے کو ۔ افراتفری اور خانہ جنگی سے بچا دیا ۔ چونکہ اس دور میں مادستان اور فارس کے مشرق میں توران کی طاقتور سلطنت وجود رکھتی تھی جسکا دارالخلافہ بلخ تھا ۔ اور فرمان روا ۔ آخراسیاب تھا ۔ جو مادستان اور فارس کے خاندان پیش دادی سے جدی رشتہ رکھتا تھا ۔ کیقباد کرد کو غاصب قرار دے کر اسکو دعوت مبارزت دی ۔ چنانچہ کیقباد اپنے لشکر کے ہمراہ جو تمام کرد قبائل پر مشتمل تھا ۔ اپنے دارالخلافہ (اکباتانا) یعنی موجودہ ہمدان سے روانہ ہو کر علاقہ زرنگ (سیستان) پہنچا سلطنت توران ان پانچ ولایتوں ۔ سغدستان ۔ کابلستان ۔

زابلستان توران (سطح مرتفع تلات) اور مکران پر مشتمل تھا۔ زابلستان کے دارالخلافہ۔زرنگ۔کی فتح کے بعد کیقباد نے۔زرنگ کو اپنے فوجی مستقر کے طور پر استعمال کرکے۔توران کے مختلف علاقوں پر حملہ آور ہوا۔مطابق کوردگال نامک توران کی مملکت بہت وسیع تھی۔لہذا کیقباد نے اپنی فوج کو تین حصوں میں تقسیم کرکے۔تین سمتوں سے توران پر حملہ آور ہوا خود اپنی فوج کے بیشتر حصے کو لیکر شمال کی طرف۔توران کے دارالخلافہ بلنچ پر یلغار کی۔اکراد کے ایک بہت بڑے قبیلہ براخوئی کو۔جو آٹھ طائفوں پر مشتمل تھا۔ان کے امیر۔امیر کیکان براخوئی کے سرکردگی میں۔توران کے مشرقی ولایت توران کو فتح کرنیکی ذمہ داری سونپ دی۔اور اکراد کے ان تین قبائل۔اور گانی۔ماملی کرمانی۔جو ایک جد کے اولاد تھے۔جن کے اُمرا۔آمیر باہو اورگانی امیر مُتراک ماملی۔آمیر لاسین کرمانی تھے مملکت توران کا جنوبی خطہ مکران کی تسخیر کا کام ان کے سپرد ہوا چنانچہ کیقباد اور اس کے سپہ سالاروں کو ہر جگہ کامیابی ہوئی اور سلطنت توران کی تمام ولایتوں پر سلطنت مادستان کا قبضہ ہوگیا۔کیقباد نے اپنی اس وسیع سلطنت کی حفاظت کے لئے ان تمام دور دست مفتوحہ علاقوں کو اپنے کرد قبائل پر تقسیم کر دیا۔توران امیر کیکان براخوئی کو ملا۔ اور مکران۔آمیر باہو اورگانی کو تفویض ہوا۔گویا توران و مکران پر اکراد بلوچ کی حکمرانی ۸۵۳ سال قبل از مسیح شروع ہوتی ہے اور وہ ۵۵۰ سال قبل از مسیح تک ان علاقوں پر حکمرانی کرتے رہے۔

ماد خاندان کے بعد مادستان اور فارس پر ھخنجامنشی خاندان کے امیر
کورش کی حکومت ۵۵۰ سال قبل از مسیح میں قائم ہوئی۔ جو ماں
کی طرف سے ماد کرد تھا۔ اور ماد کرد خاندان کے آخری بادشاہ
ازدیاک، کا نواسہ تھا اس نے بھی ماد خاندان کی پالیسی کو برقرار رکھتے
ہوئے دور دست علاقوں پر کرد امراک حکومتوں کی توثیق کردی
چنانچہ اکراد بلوچ دوبارہ توران و مکران پر ۵۵۰ سال قبل
از مسیح سے لیکر ۳۳۰ سال قبل از مسیح تک بار ثانی حکومت کرتے رہے
گویا اکراد بلوچ کا یہ دور حکمرانی توران و مکران تقریباً پانچ صدیوں
تک محیط رہا۔ اور اس دور میں وہ کئی ایک قومی لڑائیوں میں حصہ
لیتے رہے ہیں۔ اور مملکت سندھ اور ہند کے بادشاہوں کے ساتھ بھی
اُن کی لڑائیاں اپنی سرحدات کے تحفظ کے لئے ہوتی رہی ہیں۔ چونکہ
سندھ کا علاقہ توران سے متصل رہا ہے۔ لہذا۔ اسکی سرحدات کے
تحفظ کے لئے سندھ کے حکمرانوں سے بھی کئی ایک لڑائیاں ہوئیں ہیں
اور ہر جگہ فتح نے اکراد بلوچ کے قدموں کو چوما ہے۔ ان کی زندگی
مسلسل سپاہیانہ رہی ہے۔ اس لئے جنگی چالوں کی انکو کافی مہارت
حاصل تھی۔ جب یونان کے علاقہ مقدونیا کا حکمران سکندر
سلطنت مادستان و فارس پر حملہ آور ہوا اور ھخنجامنشی خاندان
کے آخری بادشاہ۔ دارا سوئم۔ کو شکست دے کر ماد اور
فارس پر قابض ہوگیا۔ تو اس فتح کے بعد اس نے ہند کا رخ کیا۔
اور واپسی پر جب وہ اپنی افواج کے ساتھ جنوبی توران اور

مکران کے ساحلی علاقے سے گزر رہا تھا، تو اس وقت اکراد بلوچ توران و مکران یونانی فتح کی وجہ سے بڑے مصائب اور آلام میں گرفتار تھے۔ ان کی امارتیں بھی ختم ہوگئیں تھیں۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں وہ خاموشی اختیار کر سکتے تھے اور سکندر کی عظیم طاقت کے سامنے سر تسلیم ختم کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے اس ذلت کو قبول نہیں کیا۔ اور کئی ایک مقامات پر اس کی افواج پر حملہ کر کے داد شجاعت دی۔ توران کے جنوبی علاقہ آرمابیل کی وادی گل گالا۔ میں سکندر کے کیمپ پر حملہ کر کے پانچ دن تک یونانی فوج سے لڑتے رہے اس لڑائی میں بمطابق کورد گانامک دس ہزار اکراد بلوچ سرفروشانہ جذبہ کے ساتھ لڑتے ہوئے، کام آئے اور یونانی فتح یاب ہوئے سکندر نے اپنے سپہ سالار۔ لیوناتوس کو اس کامیابی پر سونے کا تاج پہنایا۔ یہ اکراد بلوچ کی یونانیوں سے آخری جنگ تھی۔ جب یونانی فوج یہاں سے آگے بڑھ کر مکران میں داخل ہوئی۔ اگرچہ اکراد کی مزاحمت کی طاقت ختم ہو چکی تھی پھر بھی وہ کرمان تک۔ یونانی فوج کو ہراساں کرتے رہے۔

سکندر کے بابل میں فوت ہو جانے بعد۔ اُسکی یہ مشرق سلطنت اُسکے سپہ سالار سیلوکس کے حصّہ میں آئی۔ اُسکی یہ مشرقی سرحد۔ برصغیر پاک وہند سے ملتی تھی۔ لہذا سیلوکس کے دل میں سکندر کے کھوئے ہوئے مقبوضات کو دوبارہ حاصل کرنے کی خواہش نے سر اٹھایا۔ اس لئے ۳۰۵ سال قبل از مسیح۔ اُس نے

دریائے سندھ کو عبور کیا لیکن چندرگپت کی طاقتور فوج اُسے
شکست دی۔ اُس نے مجبوراً صلح کی۔ اور واپس ہوا۔ اس کو
موجودہ بلوچستان کے خطے توران و مکران اور کچھ دیگر سرحدی
علاقے تاوان جنگ میں ہندوستان کے بادشاہ کو دینے پڑے
اس سیاسی تبدیلی کی وجہ سے ولایت توران و مکران میں حالات
مزید خراب ہوئے، اکراد بلوچ توران اور مکران۔ یونانیوں کی
جنگوں کی وجہ سے نڈھال ہو چکے تھے۔ اب اُن پر ایک اور مصیبت
نازل ہو گئی۔ یعنی چندرگپت کی افواج سے مقابلہ کرنا کیونکہ قدیم دور
میں مملکتوں کا یہ دستور ہوا کرتا تھا۔ کہ وہ مقبوضہ علاقوں میں اپنی ہم
نسل لوگوں کو آباد کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ سندھ کے قبائل نے جنہیں
بلوچی اصطلاح میں جدگال کہا جاتا تھا۔ اور جنکو ہندی حکومت
کی پشت پناہی بھی حاصل تھی۔ ٹڈل دل کی طرح توران اور مکران
پر یلغار کی یہاں پر اکراد بلوچ نے اپنی روایتی جرأت اور مردانگی
سے کام لیتے ہوئے۔ جدگالوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ چونکہ جدگال
تازہ دم بھی تھے۔ اور تعداد میں بھی بہت زیادہ تھے۔ اس لئے وہ
مکران اور توران کے جنوبی حصہ ارمابیل اور وسطی حصہ غزدار
پر قابض ہونے میں کامیاب ہو گئے، اکراد مکران، قبائل اورگان
ماملی اور کرمانی۔ اور اکراد توران قبیلہ براخوئی، توران کے شمالی
خطہ کیکانان میں جمع ہو کر۔ جدگالوں کے شہر آبادان (سوراب)
کے فوجی کیمپ پر حملہ آور ہوئے اور جدگالوں کو شکست دی اس

شکست سے ایک فائدہ یہ ہوا۔ کہ جدگالوں کی پیش قدمی رُک گئی اور جدگالوں کے امیروں نے یہ بہتر سمجھا۔ کہ اکراد بلوچ کے ساتھ صلح کرلیں وادی سُہرآبادان کو جدگالی خطہ اور اکراد بلوچ خطے کے درمیان حد فاصل مقرر کیا گیا۔ چونکہ اس دور میں زابلستان میں اکراد کی حکمرانی تھی۔ جنہوں نے یونانی حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کیا ہوا تھا۔ یہاں پھر اکراد بلوچ۔ توران و مکران نے اپنی سیاسی فراست کا ثبوت دیتے ہوئے۔ علاقہ کیکانان کا الحاق زابلستان سے کیا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ اپنے اس چھوٹے خطے کو آئندہ ادوار میں جدگالوں کی دست برد سے نہیں بچا سکینگے۔ جب تک ان کی پشت پناہی بر کوئی نہ ہو۔ چنانچہ اسطرح انہوں نے اپنے ہم نسل اکراد زابلستان کے ساتھ الحاق کر کے۔ اپنی اور اپنے خطے کے بچاؤ کی صورت نکالی۔ گو کہ اکراد بلوچ توران اور مکران کی امارتیں ختم ہو گئیں تھیں۔ اور وہ دوبارہ اپنی سابقہ حالت میں آگئے تھے۔ جو امارتوں کے حصول سے پہلے تھی۔ مگر انہوں نے پھر سوچ وسمجھ سے کام لیکر زابلستان میں اپنی قبائلی تنظیم نو کا احیا کیا تاکہ ان کے جنگ جویانہ عزم اور حوصلہ کو زک نہ پہنچے۔ چنانچہ انہوں نے زابلستان کے ساتھ کیکانان کے الحاق کے بعد اپنی ایک کنفیڈریسی تشکیل دی۔ جسمیں باسٹھ اکراد بلوچ طائفے شامل ہو گئے اس کنفیڈریسی کی تشکیل کے بعد اکراد بلوچ کی ایک طاقتور۔ وحدت وجود میں آئی۔ اور ان کی اہمیت۔ اندرون

ملک اور خارجی دنیا میں بڑھ گئی۔ انہیں ہر حکمران اپنا حلیف بنانے میں کوشاں رہتا تھا۔ ۲۴۷ سال قبل از مسیح سلطنت ماد ستان وفارس میں۔ اہل مادستان وفارس نے یونانیوں کی خارجی حکومت کا جُوا۔ اُتھار کر پھینک دیا۔ آمیر آشک نے آشکانی خاندان کی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ اس دور میں تمام اکراد بلوچ کے طائفے زرنگ یا زابلستان میں سکونت پذیر تھے۔ اور توران کا شمالی خطہ کیکانان زابلستان کا ایک صوبہ تھا۔ یونانیوں کو ملک سے نکالنے کی تحریک میں۔ اکراد بلوچ نے بھرپور طور پر آشکانی خاندان کے حکمرانوں کو امداد۔ دی چنانچہ اکراد بلوچ نے مہرداد اوّل۔ پانچویں۔ آشکانی بادشاہ کی کمک سے ۱۷۱ سال قبل از مسیح۔ اپنے آبائی وطن توران ومکران کو دوبارہ اقوام جدگال سے فتح کیا۔ توران اور مکران میں۔ کئی ایک مقامات پر جدگالوں کو عبرت ناک شکستیں دے کر۔ سارے توران ومکران پر قابض ہو گیا۔ اور آشکانی فرمان برداری کی وساطت سے توران اور مکران میں کوئی ڈیڑھ سو صدی بعد تیسری مرتبہ اپنی امارتیں قائم کیں۔ دستور کے مطابق اکراد براخوئی نے توران کی امارت کو بحال۔ اور اکراد ادگان نے اپنے دو دیگر۔ ہم جد۔ طائفوں ماملی اور کرمانی کے ساتھ مل کر۔ امارت مکران کا احیا کیا۔ آشکانیوں کے دور حکمرانی میں مرکزی ایشیا سے ساکا قبائل کا خروج شروع ہوا جن کی آمد کے سیلاب کو روکنے کے لئے انہوں نے ہر طرح سے آشکانی حکمرانوں

کی امداد کی۔ بعد میں جب ساکا قبائل نے زابلستان میں داخل ہو کر۔ اُسمیں مستقل سکونت اختیار کی اور آشکانی فرمانرواؤں کی بالادستی کو قبول کیا۔ تو انہوں نے اکراد بلوچ کے ساتھ بھی سمجھوتے کو ضروری سمجھا۔ کیونکہ زابلستان کے علاقے توران اور مکران سے متصل تھے۔ بلکہ بعد میں ساکا مقامی لوگوں میں گھل مل گئے اور اُسکے نتیجے میں زابلستان کا نام سکستان پڑگیا۔ جو آج کل سیستان کہلاتا ہے۔ گو دُرز۔ اول۔ جو آشکانی خاندان کا نوان فرمانروا تھا۔ کے دور میں ساکا ہوں نے آشکانی حکمرانوں کی بالادستی کو تسلیم کر لیا تھا۔ اور زابلستان میں سکونت پذیر تھے۔ انہوں نے اکراد بلوچ توران و مکران کے ساتھ ایک اتحاد قائم کیا تاکہ باہر کے حملہ آور دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جاسکے۔ بعد میں مرکزی ایشیا سے ایک اور قوم کی یلغار بطرف جنوب شروع ہوئی۔ جو کوشانی کہلاتے تھے۔ انہوں نے باختر (بلخ) کابلستان آراسوشیا (کندارا) کے علاقے آشکانی حکمرانوں سے فتح کر کے اپنی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ان کا پہلا حکمران کجولا کدفیزس تھا۔

جب اکراد بلوچ اس سیاسی تغیر سے دو چار ہوئے۔ تو انہوں نے اپنی تدبر کا ثبوت دیتے ہوئے۔ کوشانیوں سے دوستانہ مراسم قائم کر لئے۔ چنانچہ ان کی امارت کو کوشانی حکمرانوں کی پشت پناہی حاصل رہی کوشانی حکمران کنشکیس جو بڑا نامور حکمران گزرا ہے۔ اُسکے دور میں بدھ مت کی زور و شور سے تبلیغ شروع

ہوئی۔ لیکن اکراد بلوچ اپنی ثابت قدمی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے آبائی مذہب۔ زرتشتی ازم کو بلکل ترک نہیں کیا۔ اور نہ ہی کنشکیں کے مبلغوں کے زیر اثر آئے وہ اپنے مذہبی اصولوں پر سختی سے قائم رہے ۲۲۶ء میں فارس کی آشکانی سلطنت کو ساسانیوں نے نیست و نابود کر کے خود ماد ستان و فارس پر قابض ہو گئے۔ اردشیر ساسانی نے اپنی بادشاہت کا اعلان کیا اور اس طرح سلطنت مادستان و فارس پر ساسانی خاندان کی حکمرانی کی ابتدا ہوئی۔ جب اُسکا بیٹا شاہ پور اوّل۔ تخت نشین ہوا۔ تو اس دور میں مانی۔ جو ہمدان کا باشندہ تھا۔ نے اپنی پیغمبری کا اعلان کیا۔ درحقیقت وہ زرتشت کے مذہب کو تمام بُری رسومات سے پاک کرنا چاہتا تھا۔ اس سے زرتشتی معبدوں میں اضطراب پیدا ہوا۔ انہوں نے اپنی قیادت کو خطرے میں دیکھکر مانی۔ کی مخالفت شروع کر دی ہرمز کی دور حکمرانی میں مانی۔ کے خلیفہ کسون۔ کے ہاتھوں اکراد بلوچ اور اہل زابلستان نے بیعت کی بہرام اوّل نے مانی کو بے دین قرار دیکر بہرام دوئیم کو مانی کے دین سے سخت نفرت تھی۔ زابلستان توران اور مکران کے آمیر اور قبائلی اُسکے پیرو کار تھے۔ جنانچہ اس نے ان علاقوں پر فوج کشی کی اور ان امیروں کو اُن کی مسند سے معزول کر دیا۔ اور کوشش کی کہ یہ لوگ تائب ہو کر۔ دوبارہ زرتشتی مذہب کو قبول کرلیں۔ مگر اکراد بلوچ راہ حق سے نہ بھٹکے۔ اور اپنے عقیدہ پر قائم رہے۔ مانی ؑ

مذہبی اصول بڑے سیدھے سادے تھے۔ عوام میں اُسکا مذہب بہت مقبول ہوا۔ مگر زرتشتی معبدوں اور ساسانی حکمرانوں کے خوف سے مانی سکے۔ خلیفے خفیہ طور پر اپنے مذہب کا پرچار کرتے رہے بعد میں کباد۔ اول۔ کے دور میں مانی کے قتل کے کوئی دو صدی بعد مزدک کا خروج ہوا۔ مزدک کا مشن پیغمبر مانی کے مذہب کا احیا کرنا تھا۔ وہ لوگوں میں دنیا کی مادی آشیا کی مساوی تقسیم چاہتا تھا اور وہ یہ کام اپنے دین کے ذریعہ سرانجام دینا چاہتا تھا۔ مزدک صاحب علم و دانشمند شخص تھا۔ اُسکی مقبولیت، فضیلت اور خوش گفتاری کے سبب لوگ آبنوہ در آبنوہ اُسکے دین میں شامل ہوگئے اُسکے دینی عقائد ترقی پسندانہ تھے۔ جس سے عوام کو فائدہ پہنچتا تھا جب کباد کا بیٹا۔ انوشیروان تخت نشین ہوا۔ تو اس نے مزدک کے زرتشتی معبدوں کے ساتھ مناظرہ کرا کر۔ مزدک کو کافر مزدک قرار دیکر قتل کر دیا۔ اور اُسکے پیروکاروں کے قتل عام کا حکم دیا۔ بہرام دوئم کے زمانے میں اکراد بلوچ کو اپنی امارتوں سے ہاتھ دھونا پڑا اور انوشیروان کے عہد میں قتل عام کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر وہ وہ اپنی راہ حق پر استقامت سے قائم رہے حق کو باطل قرار نہ دیا۔ انوشیروان کے زمانہ میں مکہ معظمہ میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی ولادت مسعود ہوئی۔ انوشیروان کی وفات کے بعد سلطنت فارس میں ھرمز چہارم کے دور میں طوائف الملوکی کا پھر دور دورہ شروع ہوا۔ اس دور میں سندھ کی مملکت رائے خاندان کے حکمران اپنی ... کے عروج پر تھے۔ انہوں نے فارس کی

کی سیاسی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ولایت توران اور مکران کو اپنے تصرف میں لاکر۔ اپنی سلطنت میں شامل کر دیا۔ چونکہ اکراد بلوچ توران و مکران۔ النوشیروان کے دورِ حکمرانی میں اپنے اوپر ڈھائے ہوئے ظلم و تشدد سے نڈھال ہو چکے تھے۔ اس سیاسی تبدیلی کو اپنے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ جانا۔ رائے خاندان کے تعلقات مقامی باشندوں سے بہت اچھے تھے۔ انکو اپنے مذہب کے عقائد۔ پر عمل کرنے کا مکمل آزادی حاصل تھی۔ اس دور میں جو حکمران خاندان توران و مکران پر۔ رائے خاندان کی طرف سے حکمرانی کرتا تھا۔ اس کا لقب۔ سیوا۔ تھا۔ سیوا جونین کے دورِ حکمرانی میں [illegible] میں شاہ نیمروز نے مکران پر حملہ کیا۔ اکراد نے اس لڑائی میں شاہ نیمروز کی طرفداری کی۔ اور سیوا جونین اور رائے سہاسی ثانی سے لڑے۔ کیونکہ اہل نیمروز نسلی لحاظ سے اکراد بلوچ کے قریب تر تھے۔ ۶۱۰ء میں پیغمبر اسلام۔ حضرت محمد مصطفٰے صلعم نے اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ اور اُن کی حین حیات میں جزیرۃ العرب کے باشندے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ۶۲۳ء میں حضرت محمد مصطفٰے صلعم پیغمبر اسلام کا وصال ہوا۔ اُن کی مسند خلافت پر حضرت ابو بکر صدیق رض متمکن ہوئے کوئی ڈھائی سال بعد۔ حضرت ابو بکر کا انتقال ہوا۔ اور حضرت عمر بن الخطاب رض۔ اُن کے جانشین مقرر ہوئے۔ اہل فارس کو اسلام کے پھیلنے سے خطرہ محسوس ہوا۔ انہوں نے اسلامی اثرات سے بچنے کیلئے جنگی تیاری شروع کر دی۔ اس دور میں ساسانی خاندان کا آخری

آخری بادشاہ۔ یزدگرد سویم حکمران تھا۔ چنانچہ سلطنت فارس اور اسلامی مملکت کے تعلقات کشیدہ ہوگئے اُن کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ کہی مقامات پر سلطنت فارس کی افواج کو اسلامی افواج نے شکست دی۔ اور سارے فارس پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ چونکہ اس دور میں ولایت توران اور مکران پر سندھ کے ہندو حکمران خاندان کا قبضہ تھا۔ اس لئے فارس کی فتح کے بعد اسلامی لشکر نے مکران کا رخ کیا اور اسلامی سپہ سالار عمرو بن تغلبی نے مکران فتح کیا۔ اور اس کے بعد امیر معاویہ بنی اُمیہ خاندان کے پہلے خلیفہ کے دورِ حکمرانی میں بلوچستان کا بقایا حصہ ولایت توران بھی فتح ہوا۔ اور سارا بلوچستان اسلامی سلطنت کے زیر نگیں آ گیا۔ اس دور میں بھی اکراد بلوچ کے اُمرا نے اپنی روایتی فراست اور تدبر سے کام لیتے ہوئے۔ اسلامی سپہ سالاروں سے رابطہ قائم کیا۔ اور جب فارس کے جنوب مشرقی علاقوں کی فتح کے بعد اسلامی سپہ سالار اعلیٰ رر ابو موسیٰ اشعری محاذ کے معائنہ کے لئے آیا۔ تو اکراد بلوچ نے اس کے ساتھ سمجھوتہ کرلیا۔ اور اُسکے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوئے اور آئندہ فتوحات میں اسلامی افواج کے ساتھ مل کر دشمنوں سے لڑتے رہے ان حالات کے بیان کے بعد۔ اکراد بلوچ کی چند خصوصیات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ اپنے عقائد پر کتنے راسخ تھے۔ کہ اس طویل عرصہ میں کئی ایک نشیب و فراز سے ان کو دوچار ہونا پڑا۔ مگران کے جنگی عزم میں کوئی کمی نہیں آئی۔ بلکہ اسی طرح وہ اس عزم کے

ساتھ آگے بڑھتے گئے۔ دوئم یہ کہ انہوں نے مذہبی عقائد بار بار نہیں بدلے۔ اگرچہ اسلام سے پہلے وہ زرتشت مذہب کو اختیار کر چکے تھے۔ تو اسی پر قائم رہے۔ نہ بدھ مت، نہ جین مت۔ نہ ہندو مت نے اُنکو متاثر کیا۔ اگر انہوں نے مانی اور مزدک کے مذہب کو اختیار کیا۔ تو وہ زرتشت کے مذہب سے کوئی جدا مذہب نہ تھا۔ بلکہ زرتشتی مذہب کو آلائشوں سے پاک کرنا تھا۔ یعنی غیر مذہبی رسومات۔ جنکو معبدوں نے اپنی بالادستی قائم رکھنے کیلئے زرتشتی مذہب میں داخل کیا تھا جب اسلام کا طلوع ہوا۔ تو اکراد کا تعلق اسلامی دنیا سے پیدا ہوا۔ اور انہوں نے اس مذہب کو اُسکی خوبیوں کی وجہ سے زرتشتی مذہب پر ترجیح دی۔ اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔ تیسرا یہ کہ وہ ہمیشہ حق بات کہنے سے نہیں گبراسئے۔ اگرچہ اُن کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ چوتھا۔ انہوں نے ہمیشہ حق کے پرچار کرنے والے گروہ کا ساتھ دیا۔ حق کو سربلند کرنے کے لئے ہمیشہ سُر کی بازی لگائی ت پانچواں اکراد بلوچ کی ننگداری کے اصول کے مطابق۔ للکارنے بغیر۔ کبھی بھی دشمن پر حملہ نہ کیا۔ چھٹا۔ بھاگتے دشمن کو کبھی نہیں مارا ساتواں اپنی پناہ میں آئے ہوئے۔ شخص کی حفاظت کے لئے اپنی جان و مال سے دریغ نہیں کیا۔ آٹھواں ہمیشہ اپنے قول کی پابندی کرتے رہے۔ خواہ اس میں ان کی جان کیوں نہ چلی جاتی۔ تو ان اپنے

خون کا انتقام لے لینا۔ خواہ اسمیں صدیاں ہی کیوں نہ گزر جائیں۔ دسواں اپنی بیوی۔ بیٹی۔ بہنوں کی عزت و ناموس کی خاطر کٹ مرنا۔ گیارہواں۔ اپنی سرزمین کی حفاظت اپنے خون سے کرنا۔ لہذا اس تاریخ کے بیان سے ثابت ہوتا ہے، کہ افراد بلوچ نے وقت آنے پر یکساں طور پر اپنے۔ کوڈآف آنر۔ یعنی بلوچی ننگ داری کی حفاظت کی ہے۔

---

| نمبر شمار | نام خلیفہ بنی امیہ | نام والی مکران و توران | نام امرائے اکراد بلوچ |
|---|---|---|---|
| ۵ | عبدالملک بن مروان سنہ ۶۸۵ء تا سنہ ۷۰۵ء | سعید ابن اسلم کلابی۔ | (۱) آمیر اسد براھوئی۔ (۲) آمیر بشر اورگافی (۳) آمیر بجر زنگنہ (۴) آمیر خیزران ملی (۵) آمیر موردان کرمانی |
| ۶ | ولید بن عبدالملک سنہ ۷۰۵ء تا سنہ ۷۱۵ء | (۱) مجاعہ بن سعر بن یزید بن حذیفہ (۲) محمد بن ھارون بن ذراع النمری | " |

# شجرہ خلفائے بنی امیہ

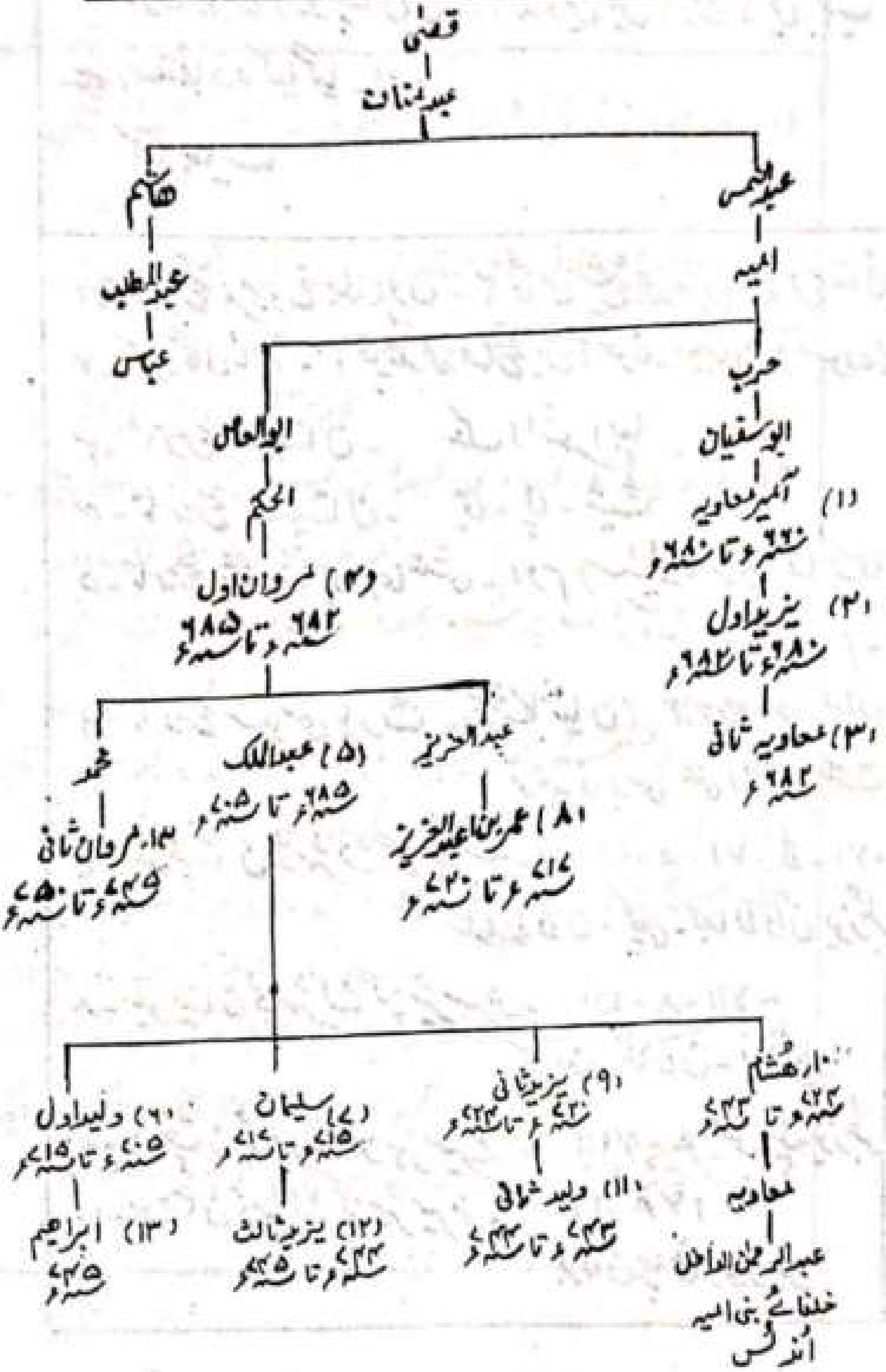

تاریخ بلوچ و بلوچستان کی... تدوین میں درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

## کتابیات


۱۔ تاریخ مردوخ جلد اول۔ آقای شیخ محمد مردوخ کردستانی

۲۔ کردگال نامہ۔ آخوند محمد صالح بن آخوند سلیمان (مسودہ)

۳۔ تاریخ سیستان۔ ملک الشعرا بہار

۴۔ تاریخ سیستان۔ جی۔ پی۔ ٹیٹ

۵۔ تاریخ شاہنشاہی ہخامنشی۔ اوم اسٹیڈ۔ ترجمہ فارسی ڈاکٹر محمد مقدم۔

۶۔ تاریخ سیاسی پارث۔ (آشکانیان) نیلسن دوبواز۔ ترجمہ فارسی علی اصغر حکمت

۷۔ بلوچستان ڈسٹرکٹ گزیٹیر سیریز VI. VI-A. VI-B. سراوان۔ کچھی۔ جھالاوان یوزیگر

۸۔ بلوچستان ڈسٹرکٹ گزیٹیر سیریز۔ VII-A-VII۔ مکران۔ خاران۔ یوزیگر

۹۔ بلوچستان ڈسٹرکٹ گزیٹیر سیریز۔ VIII-A لس بیلہ یوزیگر

۱۰۔ بلوچستان ڈسٹرکٹ گزیٹیر سیریز۔ IX-A-IX بولان چاغی۔ یوزیگر

# کتابیات


۱۱۔ بلوچستان ڈسٹرکٹ گزیٹرز سیریز۔ ۷۔ کرنٹ پیٹین یوز ٹیلر۔

۱۲۔ دی کنٹری آف بلوچستان۔ اے ڈبلیو ہیوز۔

۱۳۔ ٹریولز ان بلوچستان اینڈ سندھ۔

لفٹیننٹ ہنری پوٹنجر۔

۱۴۔ دی لینڈز آف دی ایسٹرن کیلیفیٹ۔ جی اسٹرینج۔

ترجمہ فارسی محمود عرفان۔

۱۵۔ ہسٹری آف پرشیا۔ جلد اول، دوم۔ سر پرسی سائکس۔

۱۶۔ ورلڈ ہسٹری آئیٹ اے گلانس۔ جیوسف رتین۔

۱۷۔ دی چیلنج آف پاکستان۔ گیٹنڈرسکی۔

۱۸۔ ہسٹری آف انڈیا۔ جلد اول۔ دوم۔ سوم۔ ایلیٹ۔

۱۹۔ ہسٹری آف۔ بلوچ ریس اینڈ بلوچستان۔

محمد سردار خان بلوچ۔ ایم۔ اے علیگ

۲۰۔ تاریخ بلوچستان۔ رائے بہادر لالہ ہیتو رام۔

# کتابیات


۲۱۔ سرچ لائیٹس آن بلوچیز۔ اینڈ بلوچستان۔
جسٹس میر خدا بخش بجارانی مری بلوچ

۲۲۔ تاریخ بلوچستان۔ جلد اول۔ دوئم
میر گل خان نصیر۔

۲۳۔ کوہج بلوچ۔ میر گل خان نصیر۔

۲۴۔ بلوچ قوم اور اسکی تاریخ۔
مولانا نور احمد خان فریدی۔

۲۵۔ تاریخ مختصر افغانستان۔
علیدلحئی حبیبی۔

۲۶۔ تواریخ بلوچ۔ بلوچ قوم کا حسب و نسب۔
ڈاکٹر میر عالم خان راقب

۲۷۔ انسائیڈ بلوچستان۔ خان میر احمد یار خان مرحوم
خان آف قلات۔

۲۸۔ دی بلوچیز تھرو سینچریز۔ ہسٹری ورسس لیجنیڈ۔
جسٹس میر خدا بخش بجارانی
مری بلوچ۔

# کتابیات

۲۹۔ بلوچستان ما قبل تاریخ۔
ملک محمد سعید بلوچ

۳۰۔ فتح نامہ سندھ عرف چچ نامہ۔ علی کوفی
اردو ترجمہ سندھ ادبی بورڈ

۳۱۔ تاریخ معصومی۔ میر محمد معصوم بکھری۔

۳۲۔ تاریخ بلدہ ٹھٹھہ۔ المعروف بہ تاریخ طاہری۔
سید طاہر محمد نسیانی ٹھٹھوی۔

۳۳۔ تحفتہ الکریم۔ میر علی شیر قانع ٹھٹھوی۔

۳۴۔ تاریخ سندھ۔ جلد اول۔ دوئم اعجاز الحق قدوسی۔
مرکزی اردو بورڈ۔
لاہور۔

۳۵۔ تاریخ سندھ۔ جلد ششم۔ حصہ اول۔ دوئم عہد کلہوڑہ
غلام رسول مہر۔

۳۶۔ تاریخ اسلام۔ جلد اول۔ دوئم۔ سوئم۔ چہارم۔
شاہ معین الدین احمد ندوی۔

۳۷۔ تاریخ ابن خلدون اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی

# کتابیات


جلد اول۔ دوئم۔ سوئم۔ چہارم۔ پنجم۔ ششم۔ ہفتم

۳۸۔ تاریخ ابن خلدون۔ قبل از اسلام۔ اردو ترجمہ
نفیس اکیڈیمی۔ کراچی
جلد اول۔ دوئم

۳۹۔ فتوح البلدان۔ البلاذری۔ اردو ترجمہ نفیس اکیڈیمی
کراچی۔ جلد اول۔ دوئم

۴۰۔ رحمت اللعالمین۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری۔
جلد اول۔ دوئم، سوئم۔

۴۱۔ تاریخ افکار و سیاسیات اسلامی۔ عبدالوحید خان
بی۔ اے۔ ایل۔ بی

۴۲۔ تاریخ فیروز شاہی۔ سراج عفیف۔ اردو ترجمہ۔
محمد فدا علی طالب۔

۴۳۔ تاریخ اسلام تاریخ طبری۔
اردو ترجمہ
عبداللہ العمادی۔

۴۴۔ آوٹ لائنز آف اسلامک کلچر۔ پروفیسر شاستری۔
پروفیسر ایرانی۔ زبان میسور

# کتابیات


یونیورسٹی۔ جلد اول۔ دوئم

۴۵۔ تزک تیموری۔ اردو ترجمہ۔ سید ابوالہاشم ندوی۔ بی۔ اے۔

۴۶۔ تزک بابری۔ اردو ترجمہ۔ رشید اختر ندوی سنگ میل پبلی کیشنز۔ لاہور۔

۴۷۔ ہمایوں نامہ۔ اردو ترجمہ۔ رشید اختر ندوی۔

۴۸۔ تزک جہانگیری۔ اردو ترجمہ۔ مولوی احمد علی صاحب رام پوری۔

۴۹۔ ابوریحان البیرونی۔ اردو ترجمہ سنگ میل پبلی کیشنز۔ لاہور

۵۰۔ منتخب اللباب۔ خافی خان۔ نظام الملک۔ اردو ترجمہ محمود احمد فاروقی۔ جلد اول، دوئم سوئم۔ چہارم۔ نفیس اکیڈمی۔ کراچی

۵۱۔ دی ٹرائی لیوز فرام نیگ امیجیٹ (عبرت کدہ سندھ) اردو ترجمہ۔ سید محمد ضامن کنتوری نفیس اکیڈمی۔ کراچی۔

# کتابیات


۵۲۔ حیات افغانی۔ نواب محمد حیات خان گنڈا پوری۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔

۵۳۔ اے ہسٹری آف ۔ دُرانی ماٹرکی مونٹ اسٹورٹ الیفنسٹن ۔ جلد اول ۔ دوئم ۔

۵۴۔ سیر المتاخرین ۔ سر آمار مور خان۔ جلد اول ۔

۵۵۔ فالیوگریٹ مانرکیز آف اینشنٹ الیسٹرن ورلڈ۔ جی رالنسن۔ جلد اول ۔ دوئم ۔ سوئم ۔ چہارم

۵۶۔ ایٹرین اکونٹ آف نیارکوس۔

۵۷۔ تاریخ ہندوستان۔ ونسینٹ اے سمتھ۔

۵۸۔ ایکراس دی بورڈر۔ پٹھان اینڈ بلوچ ۔ ایڈورڈ ای۔ آلور۔

۵۹۔ آئین اکبری۔ انگریزی ترجمہ فرانسس گلیڈون ۔

۶۰۔ دی کنٹریز ۔ ایڈجسنٹ ٹو انڈیا۔ آن دی نارتھ ویسٹ سندھ ۔ افغانستان ۔ بلوچستان، پنجاب ۔ ایڈورڈ تارنٹن ۔

۶۱۔ ارض القرآن ۔ سید سلیمان صاحب ندوی ۔

۶۲۔ جنتری تبدیلات۔ چارلس میسن ۔

# کتابیات


۶۳۔ امپیریل گزیٹیر آف انڈیا۔ پراونشل سیریز۔ بلوچستان
یونیکلیر۔

۶۴۔ وانڈرنگ۔ اِن بلوچستان۔ میجر جنرل میگریگر۔

۶۵۔ دی فرنٹیریز آف بلوچستان۔ جی۔ پی۔ ٹیٹ۔

۶۶۔ آن ایکسپلورڈ بلوچستان۔ ارنیسٹ ایگو نلویر۔

۶۷۔ جہانگشائی نادری۔ مرزا مہدی خان۔ استرآبادی۔

۶۸۔ دی انڈین بورڈر لینڈ۔ کرنل ہینگر فورڈ ہولڈیچ۔

۶۹۔ دی فارورڈ پالیسی اینڈ اِٹس ریزلٹ رچرڈ۔ بروس۔

۷۰۔ مختصر تاریخ قوم بلوچ و خوانین بلوچ۔ خان میر احمد یار
خان مرحوم۔ خان آف قلات۔

۷۱۔ قلات آفیرز۔

۷۲۔ قلات۔ اے میموئیر آف دی کنٹری۔ اینڈ فیملی آف
احمدزئی خانز آف قلات۔
جی۔ پی ٹیٹ۔

۷۳۔ ہسٹری آف مسلم کلچر ان۔ انڈیا پاکستان:۔
ایس۔ ایم۔ اِکرام

# کتابیات

۷۴. دی پٹھان۔ سر دولف کیرو۔
۷۵۔ قصص الانبیاء۔
۷۶۔ فسٹ افغان وار۔
۷۷۔ اینشنٹ نیشنز آف انڈیا۔
۷۸۔ پرنسپل نیشنز آف انڈیا۔
۷۹۔ کرانولوجی آف اینشنٹ نیشنز۔
۸۰۔ انڈیا ترو ایجیز۔
۸۱۔ تاریخ ایران۔ سر جان ملکم۔
۸۲۔ تاریخ ایران قدیم۔ اسٹرابون۔
۸۳۔ تاریخ ایران قدیم۔ (پیرنیا)
۸۴۔ دائرۃ المعارف انگلیسی۔
۸۵۔ شاہنامہ فردوسی۔
۸۶۔ درائی ول یا ورتران سینٹرل ایشیا۔ جوزف پوپودسکی
۸۷۔ اے شارٹ ہسٹری آف سارسنز۔ امیر علی۔
۸۸۔ احمد شاہ درانی۔ گنڈا سنگھ۔
۸۹۔ بیپل وداوٹ اے کنٹری۔ کرز و کردستان۔
ترجمہ میخائل بیلیس۔ انگریزی۔

# کتابیات


۹۰۔ اسلامی مذاہب۔ پروفیسر غلام احمد حریری۔ ایم۔اے۔ ڈین عربی محکمہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد۔

۹۱۔ ڈریسنرز آف مین کائینڈ۔ ایم نیسترخ۔

۹۲۔ دی مہران آف سندھ۔ ایچ۔جی۔ روورٹی۔

۹۳۔ دی کنکولیسٹ آف سندھ۔ کرنل آؤٹ رم۔

۹۴۔ لونگ بائیوگرافیز آف ریجس لیڈرز ہنری تھامس وڈانا لی تھامس۔

۹۵۔ لیٹر مغل۔ ہسٹری آف دی پنجاب 1707 - 1793ء۔

۹۶۔ برٹش ڈومنین ان انڈیا۔ سر۔ اے۔ لائل۔

۹۷۔ دی نوٹس آن انڈس بیسن۔ ایم۔ پی۔ پتھاوالا۔

۹۸۔ پاپولر پوئیٹری آف دی بلوچیز۔ ایم۔ ایل۔ ڈیمز۔

۹۹۔ دی گیٹ ویز آف انڈیا۔ سر۔ ٹی۔ ایچ۔ ہولڈیچ

۱۰۰۔ رائیز اینڈ فال آف رومن ایمپائر۔ ای گبن۔

۱۰۱۔ جرنی ان۔ بلوچستان، افغانستان اینڈ دی پنجاب۔ چارلس میسن۔

۱۰۲۔ سینٹرل ایشیا۔ جی ہوسٹن۔

# کتابیات


۱۰۳۔ رولرز آف انڈیا۔ ایچ۔ ایم اسٹی فنز۔

۱۰۴۔ اے نرے ٹیو۔ آف وزٹ۔ ٹو۔ دی۔ کورٹ آف سندھ۔ ایڈنبرگ۔

۱۰۵۔ رولرز آف انڈیا۔ جے۔ ایس۔ کاٹن۔

۱۰۶۔ براہوئی پرابلیم۔ سر۔ ڈی۔ برے

۱۰۷۔ ہسٹری آف۔ افغانستان۔ جے۔ بی۔ میل سن۔

۱۰۸۔ ہسٹری آف اورنگ زیب۔ جے۔ سرکار

۱۰۹۔ دی اسٹوری۔ آف نیشنز۔ زیڈ۔ آر۔ آگازین۔

۱۱۰۔ ہسٹری آف آبلیین نیشنز۔ آف۔ دی۔ پراونس۔ آف سندھ۔

۱۱۱۔ ہسٹری آف برٹش ایمپائر۔ اِن انڈیا۔ ای۔ نارتھن

۱۱۲۔ برٹش انڈیا۔ آر۔ ڈبلیو۔ فریزر۔

۱۱۳۔ رولرز آف انڈیا۔ رنجیت سنگھ۔ سر ایل۔ گریفن۔

۱۱۴۔ ہسٹری آف انڈیا۔ ڈبلیو۔ ہنٹر۔

۱۱۵۔ سندھ۔ ری۔ وزیٹڈ۔ آر۔ برٹن۔

۱۱۶۔ مسلم رسینز فونڈ اِن سندھ بلوچستان اینڈ افغانستان۔

# کتابیات


۱۱۷۔ دی ہسٹری آف اَنتروپالوجی (VOL I) بنیڈی بنی

۱۱۸۔ یونٹی آف ہیومن ریسز۔ سمتھ۔

۱۱۹۔ اے۔ ہسٹاریکل اینڈ۔ ایتھنولوجیکل اسپکیٹ آف بلوچ ریس۔ ایم۔ ایل۔ ڈیمز

۱۲۰۔ سینٹ تھامس۔ دی۔ آپاسٹل ان انڈیا۔ ایف۔ اے ڈی۔ کرز

۱۲۱۔ دی اسپرٹ آف اسلام۔ سید امیر علی۔

۱۲۲۔ اے ہسٹری آف دی پنجاب۔ سید محمد لطیف۔

۱۲۳۔ پارچوگیز۔ ایشیا۔ جے۔ اسٹی وتر۔

۱۲۴۔ رولرز آف انڈیا۔ آرل۔ آف۔ منٹو۔

۱۲۵۔ این شنٹ سندھ۔ این۔ ایم۔ بل موریا۔

۱۲۶۔ یادگار تاجپوشی ریاست قلات۔ مولوی دین محمد ککوکھر۔

۱۲۷۔ تاریخ فرشتہ۔ حکیم محمد قاسم فرشتہ۔

۱۲۸۔ عرب وہند کے تعلقات۔ سید سلیمان ندوی۔

۱۲۹۔ تاریخ ہندوستان اقبال نامہ اکبری۔ مولوی ذکاء اللہ

۱۳۰۔ یورپ۔ ابن بیطار۔

# کتابیات


۱۳۱۔ یورپ۔ — تاریخ یعقوبی۔

۱۳۲۔ معجم البلدان۔ — یاقوت حموی۔

۱۳۳۔ تاریخ سن والملوک۔ — حمزہ اصفہانی۔

۱۳۴۔ تمدن عرب۔ — سید علی بلگرامی۔

۱۳۵۔ تاریخ افغانستان۔ — جمال الدین افغانی

۱۳۶۔ طبقات ناصری۔ — جلد اول و دوم۔ منہاج سراج ترجمہ اردو غلام رسول مہر

۱۳۷۔ سلجوق نامہ۔ — علامہ یحییٰ ابن محمد اردو ترجمہ محمد زکریا مائل۔

۱۳۸۔ نئی تاریخ سندھ۔ — خداداد خان۔

۱۳۹۔ دی کیلی فیٹ۔ — ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ۔

۱۴۰۔ تاریخ بلوچستان۔ — ملک صالح محمد لہڑی۔

۱۴۱۔ اخبار۔ ابرار۔ — آخوند محمد صدیق۔

۱۴۲۔ تاریخ بارودزئی پنی۔ — ملا فاضل شیخ۔ مسودہ

۱۴۳۔ کرانو۔ لوجی۔ آف انڈیا فرام ارلی ارسٹ ٹائمز ٹو۔ دی بگننگ آف سیکنڈ سینچری۔ — سی۔ میبل ڈف۔

# کتابیات

۱۴۴۔ اے کمپری ہنسیو ہسٹری آف انڈیا۔ ہنیری بیورج

VOL-III x VOL-II + VOL I

۱۴۵۔ دی ہسٹری آف انڈیا و پاکستان ۔ سید نیاض محمود

۱۴۶۔ دی آکسفورڈ ہسٹری آف انڈیا ۔ ون سینٹ ۔ اے سمتھ

۱۴۷۔ اکبر نامہ ۔ ابوالفضل

VOL III x VOL-II x VOL-I

۱۴۸۔ صحافت وادی بولان میں ۔ کمال الدین احمد۔

۱۴۹۔ بلوچستان کے سرحدی چھاپہ مار۔

۱۵۰۔ بلوچستان قدیم اور جدید تاریخ کی روشنی میں۔

میر گل خان نصیر

کتابت: ر دین محمد شاہوانی

# ہماری چند اہم مطبوعات

| | |
|---|---|
| بلوچستان کی کہانی شاعروں کی زبانی | مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعراء |
| بلوچستان ماقبل تاریخ | ملک محمد سعید بلوچ |
| شبِ چراگ | بشیر بلوچ |
| بلوچی گرامر (اردو میں) | آغا میر نصیر خان احمدزئی |
| بلوچی کارگونگ | آغا میر نصیر خان احمدزئی |
| بلوچی گرامر (انگریزی میں) | آغا میر نصیر خان احمدزئی |
| بلوچی عشقیہ شاعری | مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعراء |
| بلوچی رزمیہ شاعری | مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعراء |
| تبل وگالوار | غوث بخش صابر |
| توکلی مست | مرحوم میر مٹھا خان مری |
| ریچکیں لال | محمد یوسف گچکی |
| تاریخ بلوچستان | لالہ ہتو رام |
| پرنگ | مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعراء |
| گاریں گوہر | مرحوم ڈاکٹر محمد حیات مری |

بلوچی اکیڈمی، کوئٹہ